LUCKNOW روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 352 Saturday , September 27 2025 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۳۵۲) لکھنؤ، بروز ہفتہ ۲۷-ستمبر ۲۰۲۵ء مطابق ۴-ربیع الآخر ۱۴۴۷ھ صفحات-۸

الہ آباد ہائی کورٹ کے لئے 24 ججوں کی تقرری

نئی دہلی (یو این آئی) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے الہ آباد ہائی کورٹ میں 24 ججوں کی تقرری کی ہے۔ مرکزی وزارت قانون وانصاف نے جمعہ کو ان کی تقرریوں کے بارے میں ایک نوٹیفکیشن جاری کیا۔ نوٹیفکیشن کے مطابق صدر جمہوریہ نے آئین کے آرٹیکل 217 کی شق (1) کے ذریعے عطا کردہ اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے مسٹر وویک سرن، وویک کمار سنگھ، محترمہ گریما پرساد، سدھانشو چوہان، ابھدیش کمار چودھری، محترمہ سوروپما چترویدی، سدھارتھ نندن، کنال روی سنگھ، اندراجیت شکلا اور ستیہ ویر سنگھ کو بطور جج مقرر کیا ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر اجے کمار-II، چوان پرکاش، دیویش چندر سامنت، پرشانت مشرا-ایک، ترون سکسینہ، راجیو بھارتی، پدم نارائن مشرا، لکشمی کانت شکلا، جئے پرکاش تیواری، دیویندر سنگھ-I، سنجیو کمار، محترمہ وانی رنجن اگروال، اچل سچدیوا اور محترمہ ببیتا رانی کو الہ آباد ہائی کورٹ کا جج مقرر کیا گیا ہے۔

روسی فوج میں بھرتی ہندوستانیوں کو رہا کیا جائے: ماسکو سے بھارت کا مطالبہ

نئی دہلی: وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے حال ہی میں ایک اہم بیان جاری کیا۔ انہوں نے بتایا کہ مزید 27 بھارتی شہری روسی فوج میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان کے اہل خانہ سے نئی معلومات موصول ہوئی ہیں۔ بھارت نے اس معاملے کو روسی حکام کے ساتھ سختی سے اٹھایا ہے۔ نئی دہلی نے ماسکو اور نئی دہلی میں روسی سفارت خانے سے رابطہ کیا ہے۔ بھارت ان شہریوں کی جلد از جلد رہائی کا مطالبہ کر رہا ہے۔ وزارت خارجہ نے تمام بھارتی شہریوں کو ایک بار پھر خبردار کیا ہے۔ انہیں روسی فوج میں شامل ہونے کی پیشکشوں سے دور رہنے کی تاکید کی گئی ہے۔ یہ پیشکشیں جان لیوا خطرات سے بھری ہوئی ہیں۔ ایسی اطلاعات ہیں کہ کچھ بھارتی شہری، جو طالب علم یا کاروباری ویزوں پر تھے، انہیں روسی فوج میں شامل ہونے پر مجبور کیا گیا۔ یہ افراد یوکرین میں جنگ کے محاذوں پر تعینات ہیں۔

بریلی، مئو: 'آئی لو محمدؐ' جلوس میں کشیدگی، مظاہرین پر لاٹھی چارج

نماز جمعہ کے بعد سینکڑوں افراد سڑکوں پر نکل آئے اور نعرے بازی کی، جھڑپ میں کئی افراد زخمی، پولیس نے آنسو گیس کے گولے داغے، کئی افراد حراست میں، اضافی نفری تعینات

بریلی/مئو (ایجنسی) اتر پردیش کے بریلی اور مئو ضلع میں جمعہ کی نماز کے بعد اچانک کشیدگی بڑھ گئی۔ بتایا جا رہا ہے کہ 'آئی لو محمد ﷺ' لکھے جانے کے تنازع پر بڑی تعداد میں لوگ سڑکوں پر اتر آئے۔ نماز جمعہ کے بعد سینکڑوں افراد سڑکوں پر نکل آئے اور نعرے بازی کی۔ صورتحال قابو سے باہر ہوتی دکھائی دے رہی تھی۔ جب پولیس نے انہیں روکنے کی کوشش کی تو جھڑپیں شروع ہوگئیں جس کے بعد لاٹھی چارج کیا گیا۔ جس کے بعد حالات بے قابو ہوگئے۔ پولیس نے صورتِ حال پر قابو پانے کے لیے لاٹھی چارج کیا اور ہجوم کو منتشر کرنے کی کوشش کی۔ پولیس سی سی ٹی وی فوٹیج کی بنیاد پر افراد کی شناخت کر رہی ہے۔ ابتدائی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ کئی افراد زخمی ہوئے ہیں اور کچھ گاڑیوں کو نقصان بھی پہنچا ہے۔ پولیس فورس علاقے میں تعینات کر دی گئی ہے اور حساس مقامات پر اضافی نفری بھیجی گئی ہے۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ حالات قابو میں ہیں، لیکن احتیاطی طور پر بریلی اور مئو کے کچھ حصوں میں سکیورٹی بڑھا دی گئی ہے۔

بریلی میں عالم دین اور اتحادِ ملت کونسل کے سربراہ مولانا توقیر رضا کی اپیل پر سڑکوں پر اترنے والے مظاہرین پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس کے گولے داغے۔ اس دوران کئی افراد کو حراست میں لے کر تھانے بھیج دیا گیا۔ پولیس کے مطابق مظاہرین مولانا توقیر رضا کی قیادت میں پیغمبر محمدؐ کے احترام اور محبت کا اظہار کر رہے تھے، جسے وہ اظہار رائے کی آزادی کے دائرے میں سمجھتے ہیں۔ نماز کے بعد کوتوالی علاقے میں مولانا توقیر کے رہائش گاہ اور مسجد کے سامنے بڑی تعداد میں لوگ جمع ہوگئے۔

مقامی حکام کی جانب سے احتجاج کی اجازت نہ ملنے پر مظاہرین نے ناراضگی ظاہر کی، جس کے بعد پولیس نے جلوس کو روکنے کے لیے لاٹھی چارج کیا۔ رپوٹ کے مطابق، کچھ مقامات پر پتھراؤ بھی کیا گیا، جس کے جواب میں پولیس نے مظاہرین پر لاٹھی چلائی اور آنسو گیس کے گولے استعمال کیے۔ سوشل میڈیا اور ٹی وی چینلز پر دکھائی گئی تصاویر میں پولیس اہلکار مظاہرین کے پیچھے بھاگتے ہوئے لاٹھیاں چلاتے نظر آ رہے ہیں۔ واقعے کے بعد سینئر افسران موقع پر پہنچ گئے اور صورتحال کا جائزہ لیا۔ ضلع مجسٹریٹ اویناش سنگھ نے کہا کہ "صورتِ حال اب معمول پر ہے اور کسی بھی ناخوشگوار واقعے کی اطلاع نہیں ملی۔ ہم شہریوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ امن اور ہم آہنگی قائم رکھیں۔" پولیس نے بتایا کہ مسجد کے باہر سڑکوں پر مظاہرہ کرنے والے نمازیوں نے 'آئی لو محمدؐ' اور 'نعرہ تکبیر اللہ اکبر' جیسے نعرے لگائے، ہجوم لگنے پر پولیس کو لاٹھی چارج اور آنسو گیس کا سہارا لینا پڑا۔

مولانا توقیر رضا نے "میں محمد سے محبت کرتا ہوں" کے تبصروں کے خلاف جمعہ کی نماز کے بعد اسلامیہ انٹر کالج گراؤنڈ میں احتجاج اور اس کے بعد میمورنڈم دینے کا اعلان کیا تھا۔ سی آر پی سی کی دفعہ 123 فی الحال ضلع میں نافذ ہے، جس میں کسی کو بھی بغیر اجازت ریلیاں، احتجاج یا دیگر تقریبات منعقد کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ضلعی انتظامیہ نے بغیر اجازت تقریبات منعقد کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا بھی انتباہ دیا ہے۔

خیال رہے کہ یہ تنازعہ کانپور سے شروع ہوا تھا، جہاں عید میلاد النبیؐ کے جلوس میں 'آئی لو محمدؐ' کے بینر پر 25 نوجوانوں کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی تھی، تاہم پولیس کا کہنا تھا کہ ایف آئی آر بینر کے سبب نہیں بلکہ راستہ بلاک کرنے اور دوسرے مذہب کے جذبات مجروح کرنے پر درج کی گئی تھی۔ بریلی کی معروف درگاہ اعلیٰ حضرت نے اس کارروائی کی مذمت کی اور جماعت رضا مصطفیٰ کے تحت شہر بھر میں حمایت کے لیے پوسٹر مہم چلائی۔ گزشتہ ہفتے سے کئی علاقوں میں بینر لگائے گئے تھے۔

جمعہ کی نماز کے بعد مولانا توقیر رضا نے امن اور پرامن مظاہرہ کی اپیل کی، مگر نمازی سڑکوں پر نکل آئے اور زور زور سے نعرے لگانے لگے۔ بریلی رینج کے ڈی آئی جی اجے سہنی کی قیادت میں پولیس کی بھاری نفری نے صورتحال پر قابو پایا۔ ڈی آئی جی نے کہا کہ "ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی کی جارہی ہے اور قانون کی خلاف ورزی برداشت نہیں کی جائے گی۔" بریلی رینج کے چاروں اضلاع میں حفاظتی انتظامات سخت کردیے گئے ہیں۔

پی ایم مودی نے بہار میں مکھیہ منتری مہیلا روزگار یوجنا کا آغاز کیا

بہار میں خواتین کو بااختیار بنانے کی اسکیموں سے کنبہ، گاؤں اور معاشرے میں مثبت تبدیلی آئی ہے

پٹنہ (یو این آئی): وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعہ کے روز ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ بہار میں مکھیہ منتری مہیلا روزگار یوجنا کا آغاز کیا اور 75 لاکھ خواتین کے بینک اکاؤنٹس میں براہ راست دس ہزار روپے منتقل کیے جس کی کل رقم 500,7 کروڑ روپے ہے اس اسکیم کے تحت ہر کنبے کی ایک خاتون کو روزگار شروع کرنے کے لیے مالی امداد دی جائے گی جو دس ہزار روپے پر مشتمل ہے اور اگر ضرورت ہوئی تو روزگار شروع ہونے کے بعد 2 لاکھ روپے تک اضافی مدد بھی کی جائے گی۔ یہ اسکیم خواتین کو خود کفیل بنانے اور روز گار سے جوڑنے کے لیے شروع کی گئی ہے۔ یہ اسکیم سبھی کے لیے ہے جس کے تحت ریاست کے ہر کنبے کی ایک خاتون کو مالی مدد فراہم کی جائے گی، تاکہ وہ اپنی پسند کا روزگار شروع کر سکے۔ یہ اسکیم کمیونٹی کے ذریعے چلائی جائے گی، جس میں مالی امداد کے علاوہ خود امدادی گروپس کے ذریعے ان خواتین کی حوصلہ افزائی کی خاطر تربیت کا انتظام بھی ہوگا۔ اس اسکیم کے تحت خواتین کے ذریعے تیار کردہ مصنوعات کی خرید وفروخت کو فروغ دینے کے لیے ریاست کے دیہی ہاٹ بازاروں کو پہلے سے بہتر بنانے کا بھی منصوبہ ہے۔

مودی نے جمعہ کو وزیر اعلیٰ خواتین روزگار اسکیم کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ بہار میں خواتین کو بااختیار بنانے کی اسکیموں سے کنبہ، گاؤں اور سماج میں مثبت تبدیلی آئی ہے۔ مسٹر مودی نے کہا کہ بہار میں آج سے وزیر اعلیٰ خواتین روزگار اسکیم شروع کی جارہی ہے جس کا آغاز 75 لاکھ خواتین کے کھاتوں میں 10-10 ہزار روپے منتقل کرکے کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوراتری کے اس پر مسرت تہوار کے موقع پر بہار کی خواتین کے ساتھ ان کی خوشیوں میں شریک ہونا بے حد خوشی کا لمحہ ہے۔ وزیر اعظم نے ورچوئل افتتاح کے موقع پر کہا کہ اسکرین پر لاکھوں خواتین کو دیکھ کر انہیں محسوس ہو رہا ہے کہ واقعی بہار کی نتیش کمار حکومت نے کتنا اہم قدم اٹھایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب کوئی بہن یا بیٹی روزگار یا اپنا روزگار کرتی ہے تو اس کے خوابوں کو نئے پنکھ لگتے ہیں اور معاشرے میں اس کی عزت بھی بڑھ جاتی ہے۔

سپریم کورٹ سے اتراکھنڈ کے ریاستی الیکشن کمیشن کو بڑا جھٹکا، 2 لاکھ کا جرمانہ لگا

کانگریس نے 'ووٹ چوری' پر عدالتی مہر قرار دیا

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے اتراکھنڈ کے ریاستی الیکشن کمیشن کو بڑا جھٹکا دیتے ہوئے اس پر 2 لاکھ روپے کا جرمانہ عائد کیا ہے۔ عدالت عظمیٰ نے کمیشن کی اس درخواست کو خارج کر دیا، جس میں اس نے ہائی کورٹ کے فیصلے کو چیلنج کیا تھا۔ ہائی کورٹ نے اپنے فیصلے میں کہا تھا کہ وہ امیدوار جن کے نام 2 یا اس سے زیادہ ووٹر لسٹوں میں درج ہیں، انہیں پنچایتی انتخابات میں امیدوار بننے کی اجازت نہیں دی جاسکتی لیکن کمیشن نے اس کے برخلاف حکم جاری کرتے ہوئے ایسے امیدواروں کے کاغذات نامزدگی مسترد کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ سپریم کورٹ کے جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا کی بنچ نے ریاستی الیکشن کمیشن سے سوال کیا کہ آپ کس طرح قانونی دفعات کے خلاف فیصلہ لے سکتے ہیں؟ عدالت نے کہا کہ کمیشن کا رویہ نہ صرف قانون کے منافی ہے بلکہ اس نے اپنی آئینی ذمہ داریوں کو بھی فراموش کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کمیشن کی درخواست کو خارج کرتے ہوئے اس پر 2 لاکھ روپے جرمانہ بھی عائد کیا گیا۔ اصل معاملہ اس وقت شروع ہوا جب اتراکھنڈ میں پنچایتی انتخابات کے دوران کئی امیدواروں کے نام ایک سے زائد ووٹر لسٹوں میں پائے گئے۔ قانونی طور پر ایسا شخص انتخاب لڑنے کا اہل نہیں ہوتا لیکن الیکشن کمیشن نے ان کے کاغذات نامزدگی مسترد کرنے سے انکار کردیا۔

لیہ تشدد: سماجی کارکن سونم وانگ چک گرفتار، قومی سلامتی قانون کے تحت کارروائی

لیہ (ایجنسی) لداخ کے لیہ میں پیش آنے والے تشدد کے بعد مشہور سماجی کارکن اور ماحولیاتی تحفظ کے علمبردار سونم وانگ چک کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان کے خلاف یہ کارروائی قومی سلامتی قانون (این ایس اے) کے تحت کی گئی ہے۔ پولیس نے انہیں ڈی جی پی ایس ڈی سنگھ جاموال کی قیادت میں گرفتار کیا اور فوری طور پر حفاظتی انتظامات سخت کر دیے۔ وانگ چک کی گرفتاری کے بعد لیہ میں موبائل انٹرنیٹ بند اور براڈ بینڈ کی رفتار محدود کر دی گئی۔ یہ اقدام 24 ستمبر کو ہوئے پر تشدد واقعات کے بعد سامنے آیا ہے۔ اس دن مظاہروں کے دوران جھڑپیں ہوئیں جن میں 4 افراد ہلاک اور کم از کم 90 زخمی ہوئے۔ تشدد کے بعد پورے لیہ میں کرفیو نافذ کیا گیا اور پولیس و نیم فوجی دستوں کو سختی سے اس پر عمل کرانے کی ہدایت دی گئی۔ اب تک 50 سے زائد افراد کو حراست میں لیا جا چکا ہے۔ ضلعی انتظامیہ نے صورتحال کو قابو میں رکھنے کے لیے لیہ کے ساتھ کرگل اور دیگر شہروں میں بھی دفعہ 144 نافذ کر دی ہے۔ ضلع مجسٹریٹ نے دو دن کے لیے تمام سرکاری و نجی اسکول، کالج اور آنگن واڑی مراکز بند کرنے کا حکم دیا۔ مرکزی وزارت داخلہ کا الزام ہے کہ سونم وانگ چک کے بیانات نے حالات کو مزید بگاڑا۔ وزارت نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے اپنے خطاب میں عرب بہار اور نیپال کی 'جین زی' تحریکوں کا حوالہ دیا، جس سے مظاہرین بھڑک اٹھے۔ ان کے تقریر کے بعد مشتعل ہجوم نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے دفتر اور لیہ کی ضلعی کونسل (سی ای سی) کے دفتر پر حملہ کیا۔

ٹرمپ کے '100 فیصد ٹیرف' والے اعلان سے ہندوستانی شیئر بازار میں کہرام

نئی دلی۔ (ایجنسی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے ذریعہ فارما سمیت کچھ دیگر سیکٹرس پر ٹیرف سے متعلق نئے اعلان نے ہندوستانی شیئر بازار میں کہرام برپا کر دیا ہے۔ خاص طور سے فارما پر '100 فیصد ٹیرف' لگانے کے اعلان کا اثر ہندوستانی فارما کمپنیوں کے شیئرس پر خاطر خواہ پڑتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ آج صبح سے ہی ہندوستانی شیئر بازار دباؤ میں کاروبار کر رہا ہے۔ فی الحال سنسیکس 412.67 پوائنٹس گر کر 80747.01 پر ہے اور نفٹی 115 پوائنٹس گر کر 24776 پر نظر آرہا ہے۔ فارما شیئرس، جن کا امریکہ میں بڑا ایکسپوزر ہے، پوری طرح بکھرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ فارما پروڈکٹس سے متعلق ٹرمپ کے اعلان سے ہندوستان کے 5 فارما [illegible]

دیوالی پر مفت ملے گا سلینڈر، چھوٹے طلبہ کو ملے گی اسکالرشپ

تین نئی نجی یونیورسٹیوں کے قیام کو منظوری، سیاحت افسر کے 50 فیصد عہدے لوک سروس کمیشن سے پُر کیے جائیں گے، یوپی کابینہ اجلاس میں کئی اہم فیصلوں پر لگی مہر

لکھنؤ۔ راجدھانی لکھنؤ میں جمعہ کو وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی صدارت میں کابینہ میٹنگ ہوئی۔ اس میں 22 تجویزیں پیش کی گئیں۔ سبھی پر مہر لگ گئی۔ میٹنگ میں طے ہوا کہ اُجوالا یوجنا کے تحت دو سلینڈر مفت ملیں گے۔ اس سے 1.86 کروڑ لوگوں کو فائدہ ملے گا۔ اس کے تحت پہلا سلینڈر دیوالی میں دیا جائے گا۔ یوپی سیمی کنڈکٹر پالیسی کے تحت فاکسکون کو مقام تبدیلی کی منظوری دی گئی۔ ضلع معدنی نیاس ضابطہ کو بھی منظوری مل گئی ہے۔ 70 فیصد فنڈ پینے کے پانی کی فراہمی، صحت وغیرہ میں خرچ ہوگا۔ جبکہ 30 فیصد بنیادی ترقی، تعلیم وغیرہ میں خرچ ہوگا۔ اس کے علاوہ ارضیات اور معدنیات کی تجویز کو بھی منظوری دی گئی۔ کپڑا پالیسی 2017 کے تحت ایک ٹیکسٹائل اینڈ اپیرل پارک اسکیم کو منظوری دی گئی ہے۔ پی پی پی ماڈل پر 50 ایکڑ زمین پر بنے گا۔ ایک پارک میں 1500 سے زیادہ لوگوں کو روزگار ملے گا۔ پردھان منتری اُجوالا یوجنا کے تحت ہولی-دیوالی کے موقع پر 1 کروڑ 86 لاکھ مستفید خاندانوں کو پچھلے سال کی طرح ہی دو بلا معاوضہ ایل پی جی گیس سلینڈر فراہم کیے جائیں گے۔ اس تعلق سے لائی گئی تجویز کو کابینہ نے منظوری دے دی ہے۔ رواں مالی سال میں اس پر 1385.34 کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔

اتر پردیش میں تین نئی نجی یونیورسٹیوں کے قیام کو منظوری دی گئی ہے۔ دو نئی نجی یونیورسٹیاں قائم کی جائیں گی، کابینہ نے ایک موجودہ یونیورسٹی کو چلانے کی منظوری دے دی ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے وزیر یوگیندر اپادھیائے نے بتایا کہ سنبھل کے چندوسی میں رادھا گووند یونیورسٹی کے قیام کی تجویز کو منظوری دی گئی۔ سوّل ایجوکیشنل سوسائٹی، متھرا کے زیر اہتمام، یونیورسٹی 22.05 ایکڑ اراضی پر واقع ہے۔ آج کابینہ نے اس کے آپریشن کی منظوری دے دی ہے۔

سیاحت محکمہ کی جانب سے پچھلے دنوں اپنے یہاں مختلف عہدوں کا از سر نو ڈھانچہ اور نئے عہدوں کی تخلیق کی گئی تھی۔ اس کے تحت ہر ضلع میں سیاحت افسر کی تقرری کرنے کا فیصلہ ہوا تھا۔ اسی سلسلے میں کابینہ نے اتر پردیش ٹورزم سروس ضابطہ 2025 کو جمعہ کو ہری جھنڈی دے دی ہے۔ اس کے مطابق ضلع سیاحت افسر کے 50 فیصد عہدے لوک سیوا کمیشن سے سیدھی بھرتی سے پر کیے جائیں گے۔ جبکہ 50 فیصد عہدے بنیادی طور پر مقررہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ ٹورزم آفیسرز میں سے ترقی کے ذریعے پر کیے جائیں گے۔ ان کو چھ سال کی سروس پوری کرنی ہوگی۔ محکمہ نے پچھلے دنوں ضلع سیاحت افسر کے 59 عہدے تخلیق کیے ہیں۔

ریاستی حکومت نے ریاست میں سیمی کنڈکٹر صنعت کو فروغ دینے کے لیے بڑا قدم اٹھایا ہے۔ اتر پردیش سیمی کنڈکٹر پالیسی 2024 کے تحت واما سندری انویسٹمنٹس (دہلی) پرائیویٹ لمیٹڈ کی مجوزہ سیمی کنڈکٹر پروجیکٹ 'فاکسکون' کو لے کر نظر ثانی شدہ لیٹر آف کمفرٹ جاری کرنے کو کابینہ نے منظوری دے دی۔ اس منصوبے میں تقریباً 3706.12 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری ہوگی۔ مستقبل میں گروپ اپنی سرمایہ کاری بڑھا کر ایک لاکھ کروڑ روپے تک کرے گا۔

اس تعلق سے آئی ٹی و الیکٹرانکس وزیر سنیل شرما نے بتایا کہ یامنا ایکسپریس وے انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اتھارٹی (یوپیڈا) کی طرف سے فاکسکون کو الاٹ شدہ پروجیکٹ مقام میں تبدیلی کی گئی ہے۔ اس کے بعد سرمایہ کار نے زمین کی لاگت کو لے کر کچھ رعایتیں مانگی تھیں۔ ان میں زمین کے پریمیم، اسٹامپ ڈیوٹی اور رجسٹریشن فیس کو سابقہ سیکٹر ریٹ پر منظور کرنے، جبکہ لوکیشنل پریمیم اور ون ٹائم لیز رینٹ کو معاف کرنے کی درخواست شامل تھی۔ [illegible]

پیپر لیک کرانے والی بی جے پی کا دوسرا نام پیپر چور پارٹی: راہل گاندھی

نئی دہلی۔ (ایجنسی) اتراکھنڈ میں یو کے ایس ایس ایس سی (اتراکھنڈ سب آرڈینیٹ سروس سلیکشن کمیشن) 'گریجویٹ لیول' کی بھرتی کا پرچہ لیک ہونے کے بعد نوجوانوں میں غصے کی لہر دوڑ گئی ہے۔ محنت کے باوجود امتحان کا پیپر افشا ہونے پر طلبہ وطالبات اور بے روزگار نوجوان سڑکوں پر نکل آئے ہیں اور جگہ جگہ حکومت کے خلاف مظاہرے ہو رہے ہیں۔ معاملہ سنگین صورت اختیار کرتا جارہا ہے اور اپوزیشن بھی اسے اس معاملہ پر حکومت پر شدید حملہ کر رہی ہے۔ کانگریس نے جمعہ کو اعلان کیا کہ ریاست کے تمام ضلعی ہیڈ کوارٹروں پر احتجاجی مظاہرے کیے جائیں گے۔ اسی دوران کانگریس کے سینئر رہنما اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے ایکس پر سخت بیان دیتے ہوئے بی جے پی کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے بی جے پی کو 'پیپر چور' قرار دیا اور کہا کہ یہ صرف روزگار کی نہیں بلکہ انصاف اور جمہوریت کی جنگ ہے۔ راہل گاندھی نے اپنے بیان میں کہا، "آج بی جے پی کا دوسرا نام ہے پیپر چور! ملک بھر میں بار بار پیپر لیک ہونے سے کروڑوں محنتی نوجوانوں کی زندگی اور ان کے خواب تباہ ہوگئے ہیں۔ اتراکھنڈ کا یو کے ایس ایس ایس سی پیپر لیک اس کی تازہ ترین مثال ہے۔ لاکھوں نوجوانوں نے دن رات محنت کی لیکن بی جے پی نے چوری کے ذریعے ان کی پوری محنت پر پانی پھیر دیا۔" انہوں نے مزید کہا، "ہم مسلسل یہ مانگ کرتے آرہے ہیں کہ پیپر لیک روکنے کے لیے ایک مضبوط اور شفاف نظام بنایا جائے لیکن مودی حکومت اس پر آنکھیں بند کیے بیٹھی ہے، کیونکہ انہیں نوجوانوں کی بے روزگاری کی فکر نہیں، بلکہ صرف اپنی کرسی اور اقتدار کی فکر ہے۔"

For Rent

800 Sq. Ft
Space Available

Near
Zoo Gate No. 1
Narhi
Hazratganj
Lucknow

Contact Us:-
9369847771

مولانا کلب جواد کی قیادت میں احتجاج، حسین آباد ٹرسٹ پر سنگین الزامات

ضلع مجسٹریٹ کی نگرانی میں مسلسل ٹرسٹ کی املاک پر ناجائز قبضے ہو رہے ہیں، اب ہم مزید برداشت نہیں کریں گے

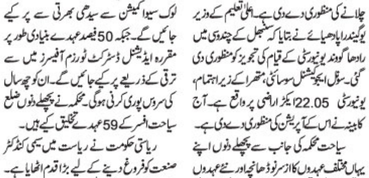

[illegible]

دہلی-این سی آر میں پٹاخوں پر پابندی مؤثر نہ ہونے پر سپریم کورٹ برہم، مرکز کو جامع پالیسی بنانے کا حکم

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے دہلی-این سی آر میں پٹاخوں پر عائد مکمل پابندی کے مؤثر نفاذ میں غفلت پر [illegible]

جنگ جاری رہے گی، نیتن یاہو کی اقوام متحدہ میں جارحانہ تقریر

غزہ میں اسرائیلی حملوں میں مزید 47 فلسطینی شہید، خودمختار ریاست بننے پر ہتھیار فلسطینی فوج کے حوالے کردیں گے: حماس رہنما

اسرائیلی وزیراعظم بینجمن نیتن یاہو نے جمعے کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب میں کہا کہ اسرائیل کو غزہ میں ''کام مکمل کرنا ہوگا''۔ انہوں نے حماس کے خلاف جنگ جاری رکھنے کا عندیہ دیا، حالانکہ عالمی برادری ان پر جنگ ختم کرنے کے لیے دباؤ بڑھا رہی ہے۔ نیتن یاہو کے خطاب سے قبل درجنوں ممالک کے نمائندے ایوان سے واک آؤٹ کر گئے۔ ہال میں ان کے خلاف نعرے بھی لگے جبکہ امریکی وفد اپنی نشستوں پر موجود رہا مگر اعلیٰ سطحی نمائندے غیر حاضر تھے۔ اسرائیلی وزیراعظم نے ہمیشہ کی طرح چارٹ کا سہارا لیا اور اپنے نقادوں پر یہود مخالف رویے (اینٹی سیمیٹزم) کا الزام لگایا۔ انہوں نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ اسرائیل کے سب سے بڑے اتحادی ہیں۔ اسرائیلی فوج کے مطابق نیتن یاہو کی تقریر غزہ کے شہریوں کے موبائل فونز اور سرحدی لاؤڈ اسپیکرز پر نشر بھی کی گئی۔ یہ خطاب ایک ایسے وقت میں ہوا جب آسٹریلیا، برطانیہ، فرانس، کینیڈا اور دیگر مغربی ممالک فلسطین کو بطور ریاست تسلیم کرچکے ہیں اور یورپی یونین بھی اسرائیل پر ممکنہ پابندیوں پر غور کررہی ہے۔ سات اکتوبر دو ہزار تیئیس کو جنوبی اسرائیل میں حماس کے دہشت گردانہ حملوں میں بارہ سو اسرائیلی شہریوں کی ہلاکت کے بعد اسرائیل نے غزہ میں حماس کے خلاف اپنی عسکری کارروائیوں کا آغاز کیا تھا۔ غزہ کی وزارت صحت کے مطابق اب تک ان اسرائیلی کارروائیوں میں 65 ہزار سے زائد فلسطینی ہلاک ہوچکے ہیں اور 90 فیصد آبادی بے گھر ہوچکی ہے۔ فلسطینی صدر محمود عباس نے ایک روز قبل ویڈیو لنک کے ذریعے جنرل اسمبلی سے خطاب میں عالمی برادری پر زور دیا تھا کہ فلسطینی عوام کو ان کے ''جائز حقوق'' دلوائے جائیں اور مقبوضہ علاقوں سے اسرائیلی قبضہ ختم کرایا جائے۔ نیتن یاہو نے تاہم اپنی تقریر میں دوٹوک مؤقف اپناتے ہوئے کہا کہ فلسطینی ریاست کا قیام ''حماس کو انعام دینے'' کے مترادف ہوگا اور وہ ایسا کبھی نہیں ہونے دیں گے۔

غزہ میں اسرائیلی فضائی حملوں کا سلسلہ جاری ہے۔ تازہ کارروائی میں الشاطی (کیمپ) پناہ گزین کیمپ کے گھروں کو نشانہ بنایا گیا، جہاں متعدد خاندان ملبے تلے دب گئے۔ مقامی ذرائع کے مطابق، جاں بحق ہونے والوں میں بڑی تعداد خواتین اور بچوں کی ہے۔ مجموعی طور پر مختلف حملوں میں 47 فلسطینی ہلاک ہوئے ہیں، جن میں وہ شہری بھی شامل ہیں جو امداد کی تلاش میں نکلے تھے۔ غزہ کے رہائشیوں نے کہا کہ ''قتل ہر طرف ہے، کوئی جگہ محفوظ نہیں رہی۔ اسپتال زخمیوں سے بھر گئے ہیں اور طبی عملہ ہنگامی بنیادوں پر خدمات انجام دے رہا ہے۔

اسرائیلی فوج نے ایک بیان میں کہا کہ گزشتہ 24 گھنٹوں میں غزہ بھر میں 140 سے زائد مقامات کو نشانہ بنایا گیا، جن میں ''دہشت گرد، سرنگیں اور عسکری ڈھانچے'' شامل ہیں۔ اے ایف پی کی فوٹیج کے مطابق غزہ سٹی کے الشاطی پناہ گزین کیمپ میں عمارتیں شدید نقصان کا شکار ہوئیں ہیں اور لوگ ملبے میں سامان تلاش کرتے نظر آ رہے ہیں۔ ادھر جنوبی غزہ کے علاقے المواسی میں بے گھر ہونے والے فلسطینی بنیادی سہولتوں کی شدید کمی کا سامنا کررہے ہیں۔

فلسطینی مزاحمتی تنظیم حماس کے سینئر رہنما غازی حمد نے اعلان کیا ہے کہ خودمختار ریاست بننے پر ہتھیار فلسطینی فوج کے حوالے کردیں گے۔ واشنگٹن میں امریکی میڈیا سے گفتگو میں غازی حمد نے کہا کہ حماس کو منظر عام سے غائب کرنے کا کوئی بھی فارمولہ ناقابل قبول ہے۔ انہوں نے کہا کہ غزہ میں ہزاروں فلسطینیوں کے خون نے مسئلہ فلسطین کو اجاگر کیا، جنگ بندی کے حوالے سے مذاکرات منجمد ہوچکے ہیں۔ حماس کے سینئر رہنما نے مزید کہا کہ 7 اکتوبر حملے کی بھاری قیمت چکانی پڑی، تاہم کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا، حملے کے بعد کے نقصانات کی ذمے داری حماس پر عائد نہیں کی جاسکتی ہے۔ اُن کا کہنا تھا کہ خودمختار ریاست بننے پر حماس ہتھیار فلسطینی فوج کے حوالے کرے گی۔

شریف ٹرمپ ملاقات، سرمایہ کاری اور غزہ کا موضوع زیر بحث

وزیراعظم پاکستان شہباز شریف نے واشنگٹن میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ملاقات کے دوران امریکی کمپنیوں کو پاکستان میں سرمایہ کاری کی دعوت دی۔ ملاقات میں پاکستان کے آرمی چیف فیلڈ مارشل عاصم منیر بھی شریک تھے، جسے پاکستان اور امریکہ کے تعلقات میں حالیہ گرمجوشی کی علامت قرار دیا جا رہا ہے۔ اس ملاقات پر وائٹ ہاؤس کی جانب سے ابھی تک کوئی بیان سامنے نہیں آیا ہے مگر پاکستانی وزیراعظم کے دفتر کے مطابق شہباز شریف نے صدر ٹرمپ سے کہا کہ امریکہ زراعت، ٹیکنالوجی، معدنیات اور توانائی کے شعبوں میں پاکستان میں سرمایہ کاری کرے۔ ٹرمپ پہلے ہی امریکی کمپنیوں کو پاکستان میں تیل کی تلاش کا کہہ چکے ہیں۔ شہباز شریف نے اعتماد ظاہر کیا کہ ٹرمپ کی قیادت میں پاک امریکہ تعلقات مزید مضبوط ہوں گے۔ ملاقات سے قبل ٹرمپ نے عاصم منیر اور شہباز شریف دونوں کو ''عظیم شخصیات'' قرار دیا۔ ملاقات میں غزہ کی جنگ اور مشرق وسطیٰ کے حالات پر بھی بات ہوئی۔ شہباز شریف نے غزہ جنگ کے خاتمے کے لیے صدرت ٹرمپ کی کوششوں کو سراہا۔ یہ ملاقات ایسے وقت ہوئی جب ٹرمپ نے مسلم ممالک کے سربراہان کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے موقع پر ایک 21 نکاتی امن منصوبہ پیش کیا۔ امریکی ایلچی اسٹیو وٹکوف کے مطابق اس معاملے پر جلد ''کسی نہ کسی بڑی پیش رفت'' کی امید ہے۔ رواں ماہ کے آغاز میں پاکستان نے سعودی عرب کے ساتھ دفاعی معاہدہ بھی کیا ہے۔ پاکستان مسلم دنیا کی واحد ایٹمی طاقت ہے اور سب سے بڑی فوج بھی رکھتا ہے۔ یہ وائٹ ہاؤس میں سن 2019 کے بعد کسی پاکستانی سویلین لیڈر کی ٹرمپ سے پہلی ملاقات ہے، اس سے پہلے 2019 میں عمران خان نے ٹرمپ سے ملاقات کی تھی۔ البتہ رواں سال کے شروع میں ٹرمپ نے شہباز شریف کے بغیر جنرل منیر سے ملاقات کی تھی جو ایک سول حکومت کے ہوتے ہوئے غیر معمولی واقعہ تھا۔

ترکیہ اور امریکہ کے درمیان جوہری توانائی کا معاہدہ

واشنگٹن، 26 ستمبر (یو این آئی) ترکیہ اور امریکہ نے جمعرات کے روز جوہری توانائی کے میدان میں اپنی شراکت داری کو مزید گہرا کرنے کے لیے ایک مفاہمتی یادداشت پر دستخط کیے۔ ترک وزیرِ توانائی و قدرتی وسائل، الپ ارسلان بائراکتار نے ترک سوشل میڈیا پلیٹ فارم این سوشل پر اپنے بیان میں کہا کہ صدر رجب طیب ایردوان کی وائٹ ہاؤس میں ملاقات کے دوران دونوں ممالک نے جوہری توانائی کے میدان میں اپنی گہری اور کثیرالجہتی شراکت داری کو مزید مضبوط کرنے کے عمل کا آغاز کیا ہے۔ وزیر نے کہا کہ ''ہم نے امریکی وزیرِ خارجہ مارکو روبیو کے ساتھ اسٹریٹجک سول نیوکلیئر تعاون پر مفاہمتی یادداشت پر دستخط کیے، جو دونوں رہنماؤں کی موجودگی میں انجام پایا۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ''مجھے امید ہے کہ اس معاہدے کے دائرہ کار میں کیے جانے والے اقدامات مستقبل میں دونوں ممالک کے لیے باہمی فوائد فراہم کریں گے۔''

یو اے ای میں عوامی شخصیات کو مصنوعی ذہانت سے پیش کرنا غیر قانونی قرار

دبئی، 26 ستمبر (یو این آئی) متحدہ عرب امارات میں عوامی شخصیات کو آرٹیفیشل انٹیلیجنس سے پیش کرنا غیر قانونی قرار دے دیا گیا۔ متحدہ عرب امارات نے واضح انتباہ جاری کیا ہے کہ آرٹیفیشل انٹیلیجنس (اے آئی) کے ذریعے عوامی شخصیات اور قومی علامتوں کو غلط طریقے سے پیش کرنا یا گمراہ کن معلومات پھیلانا قانون کی سنگین خلاف ورزی تصور ہوگا۔ اماراتی میڈیا کونسل نے کہا کہ ایسی سرگرمیاں نا صرف پیشہ ورانہ اور اخلاقی ذمہ داری کی خلاف ورزی ہیں بلکہ اماراتی میڈیا قوانین کے تحت سخت جرمانے اور قانونی کارروائی کا باعث بھی بن سکتی ہیں۔ اماراتی میڈیا کونسل نے عوام کو خبردار کیا ہے کہ آرٹیفیشل انٹیلیجنس کی مدد سے کسی کی بھی شناخت متاثر نہ کریں۔ عوامی شخصیات یا قومی علامتوں کو بغیر سرکاری اجازت آرٹیفیشل انٹیلیجنس ٹولز سے پیش کرنا میڈیا قوانین کی خلاف ورزی ہے جبکہ نفرت انگیزی، جھوٹا پروپیگنڈا، کردار کشی اور سماجی اقدار پر حملہ ناقابل قبول ہے، منفی اقدامات پر میڈیا قوانین کے تحت بھاری جرمانے اور انتظامی سزائیں دی جائیں گی۔ واضح رہے کہ حالیہ برسوں میں متحدہ عرب امارات نے سوشل میڈیا ریگولیشن مزید سخت کیے ہیں تاکہ عوام کو جعلی خبروں اور نقصان دہ مواد سے محفوظ رکھا جا سکے۔ دنیا بھر میں آرٹیفیشل انٹیلجنس کے بڑھتے ہوئے استعمال پر گہری تشویش ظاہر کی جارہی ہے، متعدد عالمی شہرت یافتہ شخصیات نے شکایت کی ہے کہ ان کی آوازوں اور چہروں کو آرٹیفیشل انٹیلجنس کے ذریعے جعل سازی کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ متحدہ عرب امارات میں اگلے ماہ سے نیا اشتہاری لائسنس سسٹم بھی نافذ ہوگا، جس کے تحت اب تک 75 ممالک سے تعلق رکھنے والے 1800 سے زائد افراد کو اجازت نامے جاری کیے جاچکے ہیں۔ میڈیا کونسل نے حال ہی میں ایک سوشل میڈیا اکاؤنٹ کے خلاف کارروائی بھی شروع کی ہے جس نے بغیر منظوری طبی دعوؤں پر مبنی اشتہار شائع کیا تھا جو گمراہ کن اور غیر معیاری قرار دیا گیا تھا۔

دبئی میں بغیر ڈرائیور چلنے والی ٹیکسیاں جلد سڑکوں پر نظر آنے کیلئے تیار

دبئی، 26 ستمبر (یو این آئی) ڈرائیور کے بغیر چلتی گاڑیاں اب صرف کسی سائنس فکشن فلم تک محدود نہیں رہیں بلکہ حقیقت میں تبدیل ہوگئی ہیں۔ دبئی کی روڈز اینڈ ٹرانسپورٹ اتھارٹی (آر ٹی اے) کے مطابق 2026ء کی پہلی سہ ماہی میں ابتدائی ٹیسٹنگ مکمل ہونے کے بعد وہاں کی سڑکوں پر لوگ بغیر ڈرائیور کے ٹیکسیاں چلتے دیکھ سکیں گے۔ آر ٹی اے کی پبلک ٹرانسپورٹ ایجنسی میں ٹرانسپورٹیشن سسٹمز کے ڈائریکٹر خالد العوادی نے تصدیق کی کہ جمیرہ سمیت منتخب علاقوں میں پہلے سے ہی ان ٹیکسیوں کی ٹیسٹنگ جاری ہے۔ اُنہوں نے بتایا کہ یہ ٹرائلز رواں سال کے آغاز میں گاڑیاں بنانے والی مشہور کمپنیوں پونی اے آئی، بائی ڈو اور وی رائیڈ کے ساتھ کیے گئے معاہدوں کے مطابق کیے جارہے ہیں۔ خالد العوادی نے دبئی ورلڈ کانگریس اینڈ چیلنج فار سیلف ڈرائیونگ ٹرانسپورٹ کے دوران کہا کہ خیال یہ ہے کہ 2026 کی پہلی سہ ماہی تک دبئی میں روبوٹیکسی سروسز کا باقاعدہ آغاز ہوجائے گا اور یہ عوام کے لیے دستیاب ہوں گی۔ پونی اے آئی، بائی ڈو اور وی رائیڈ کی جانب سے حفاظتی جائزہ مکمل ہونے کے بعد روبوٹیکسی کے ابتدائی ٹرائلز دبئی سلیکون اویسس میں کیے گئے تھے۔ اس کے بعد سے بائی ڈو اور وی رائیڈ نے ان ٹرائلز کو شہر کے مصروف علاقوں میں تک بڑھا دیا گیا جس میں مجموعی طور پر 60 گاڑیوں کا انتخاب کیا گیا جن میں سے 50 گاڑیاں بائی ڈو اور 10 گاڑیاں وی رائیڈ کی ہیں۔ آر ٹی اے نے روبوٹیکسی کے ٹرائلز کے لیے خصوصی اجازت نامے جاری کیے ہیں، ٹیکنیکل ٹیمز اور آزاد کنسلٹنٹس ٹرائل کے عمل کے ہر مرحلے کی نگرانی کررہے ہیں۔

اسلام آباد اور خیبر پختونخوا میں زلزلے کے جھٹکے

اسلام آباد، 26 ستمبر (یو این آئی) اسلام آباد اور خیبر پختونخوا کے مختلف علاقوں میں زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کیے گئے۔ زلزلہ پیما مرکز کے مطابق ریختر سکیل پر زلزلے کی شدت 5.5 ریکارڈ کی گئی۔ زلزلے کا مرکز افغانستان کے کوہ ہندوکش ریجن میں تھا، جبکہ اس کی گہرائی 195 کلومیٹر ریکارڈ کی گئی۔ گہرائی زیادہ ہونے کے باعث زلزلہ مختصر دورانیے کا تھا، مگر کئی علاقوں میں اس کے اثرات محسوس کیے گئے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق زلزلے کے جھٹکے اسلام آباد، راولپنڈی، پشاور، چترال، لوئر دیر، سوات، ملاکنڈ ڈویژن، رستم، چارسدہ، شبقدر اور ہنگو میں بھی محسوس کئے گئے۔ شہری خوف کے باعث گھروں اور دفاتر سے باہر نکل آئے۔ اب تک کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ ماہرین کے مطابق کوہ ہندوکش ریجن زلزلہ خیز علاقہ ہے، جہاں اس نوعیت کے جھٹکے معمول کا حصہ سمجھے جاتے ہیں، تاہم عوام کو احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی ہدایت کی گئی۔

اسرائیل کو مغربی کنارے کے الحاق کی اجازت نہیں دوں گا، ٹرمپ

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے جمعرات کو واضح کیا کہ وہ اسرائیل کو مغربی کنارے کے الحاق کی اجازت نہیں دیں گے۔ وائٹ ہاؤس میں صحافیوں سے گفتگو میں انہوں نے کہا، ''میں اسرائیل کو مغربی کنارے کو ضم کرنے کی اجازت نہیں دوں گا۔ یہ نہیں ہوگا۔ اب بہت ہوگیا، اسے اب رکنا ہوگا۔'' یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو نے فلسطینی ریاست کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اس کی اجازت نہیں دیں گے جبکہ ان کی کابینہ کے انتہا پسند ارکان نے مغربی کنارے کو ضم کرنے کی دھمکیاں دی ہیں۔ ٹرمپ نے تصدیق کی کہ انہوں نے نیتن یاہو کو اس اقدام کے خلاف خبردار کیا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے غزہ جنگ کے خاتمے اور یرغمالیوں کی رہائی کے لیے جاری مذاکرات پر امید ظاہر کی۔ ان کا کہنا تھا، ''ہم نے نیتن یاہو اور مشرق وسطیٰ کے تمام رہنماؤں سے بات کی ہے، اور ہم غزہ پر معاہدے اور شاید امن کے قریب ہیں۔'' اسرائیلی حکام کے مطابق نیتن یاہو پیر کو وائٹ ہاؤس میں ٹرمپ سے ملاقات کریں گے۔

غزہ معاہدے کے قریب: ٹرمپ

واشنگٹن، 26 ستمبر (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایک بار پھر کہا ہے کہ ہم غزہ جنگ بندی کے حوالے ایک معاہدے کے قریب ہیں۔ وائٹ ہاؤس میں ترک صدر رجب طیب اردوان کے ہمراہ پریس کانفرنس میں ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ غزہ پر خطے کے سربراہان سے اچھی ملاقات ہوئی ہم کسی قسم کے معاہدے کے قریب ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیلی وزیراعظم سے ملاقات کروں گا وہ جانتے ہیں میں کیا چاہتا ہوں، غزہ جنگ میں بہت لوگ مر رہے ہیں سب اس جنگ کا خاتمہ چاہتے ہیں، ہم تمام زندہ، مردہ اسرائیلی یرغمالیوں کی ایک ساتھ واپسی چاہتے ہیں۔ مطابق ترک صدر رجب طیب اردوان کا کہنا تھا کہ میٹنگ کے نتائج سے خوش ہیں، ملاقات انتہائی مفید ثابت ہوئی ہے۔ واضح رہے کہ صدر ٹرمپ کی عرب اور مسلم رہنماؤں سے ملاقات کا مشترکہ اعلامیہ جاری کیا جائے گا۔ اہم ملاقات میں غزہ سمیت مشرق وسطیٰ کی صورتِ حال پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ امریکی صدر کی مسلم ملکوں کے سربراہوں سے ملاقات تقریباً 50 منٹ تک جاری رہی، ملاقات کے بعد رہنما بات چیت کیے بغیر ہی چلے گئے۔ امریکی صدر سے ملاقات میں پاکستان، ترکیہ، قطر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، مصر، اردن اور انڈونیشیا کے سربراہان نے شرکت کی۔ مسلمان ممالک کے رہنماؤں نے غزہ میں جنگ بندی پر تجاویز پیش کیں۔ ٹرمپ کا اس موقع پر کہنا تھا کہ غزہ جنگ کا خاتمہ چاہتے ہیں اور غزہ سے تمام یرغمالیوں کی واپسی چاہتے ہیں۔

اسرائیل کی گلوبل صمود فلوٹیلا کو کھلی دھمکی

تل ابیب، 26 ستمبر (یو این آئی) اسرائیلی محاصرہ توڑنے کیلیے غزہ کی جانب رواں گلوبل صمود فلوٹیلا کو صیہونی حکومت نے کھلی دھمکی دے دی۔ قطری نشریاتی ادارے کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی وزارت خارجہ کے حکام ایڈن بارتال نے بتایا کہ اسرائیل کسی بھی جہاز کو فعال جنگی زون میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دے گا۔ اسرائیل نے کہا کہ گلوبل صمود فلوٹیلا کا اصل مقصد اشتعال انگیزی اور حماس کی مدد کرنا ہے جو یقیناً کوئی انسانی کوشش نہیں ہے۔ ایڈن بارتال نے مزید کہا کہ فلوٹیلا کارکنوں کی طرف سے مزید انکار کی ذمہ داری اس کے منتظمین پر عائد ہوگی۔ انہوں نے قافلے پر بدھ کے روز ہونے والے ڈرون حملے کے بارے میں سوالات کا جواب نہیں دیا۔ گلوبل صمود فلوٹیلا غزہ کی جانب رواں ہے جس کا بنیادی مقصد اسرائیلی محاصرہ توڑ کر مظلوم فلسطینیوں تک خوراک، ادویات اور دیگر ضروری اشیاء پہنچانا ہے۔ بحری جہازوں کے قافلے پر 44 ممالک کے انسانی حقوق کے کارکن، سیاستدان و دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد سوار ہیں۔ فلوٹیلا میں رہنما جماعت اسلامی پاکستان و سابق سینیٹر مشتاق احمد خان بھی سوار ہیں۔

صنعا پر فضائی حملے، ہلاکتوں کی تعداد نو ہو گئی

یمن کے دارالحکومت صنعا پر جمعرات کی رات کیے گئے اسرائیلی فضائی حملوں میں ہلاکتوں کی تعداد بڑھ کر کم از کم نو ہوگئی ہے جبکہ 174 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ حوثی وزارت کے مطابق سول ڈیفنس اور ریسکیو ٹیمیں اب بھی ملبے تلے دبے افراد کو نکالنے اور شناخت کرنے میں مصروف ہیں۔ حملے کے وقت حوثی رہنما عبدالملک الحوثی براہِ راست خطاب کررہے تھے۔ اسرائیلی فوج نے کہا ہے کہ اس حملے میں حوثیوں کے سکیورٹی اور انٹیلی جنس اہداف کو نشانہ بنایا گیا۔ اس سے قبل بدھ کو اسرائیلی شہر ایلات پر ایک ڈرون حملے میں 20 افراد زخمی ہوئے تھے۔ اسرائیل کے مطابق ڈرون یمن سے بھیجا گیا تھا جب کہ حوثیوں نے اس حملے کی ذمہ داری قبول کی تھی۔ گزشتہ دو برسوں میں اسرائیل اور امریکہ نے یمن میں درجنوں حملے کیے ہیں، جن کا مقصد حوثی ملیشیا کو کمزور کرنا بتایا گیا۔ حوثی بارہا اسرائیل اور بحیرہ احمر میں اس سے منسلک تجارتی جہازوں کو نشانہ بنا چکے ہیں اور اپنی کارروائیوں کو غزہ کے عوام سے اظہارِ یکجہتی قرار دیتے ہیں۔

'غزہ سے حماس خارج، ٹرمپ کو 143 ممالک کی طرف سے منصوبہ پیش'

نیویارک، 26 ستمبر (یو این آئی) فرانسیسی صدر میکرون نے کہا ہے کہ اسرائیل کی جانب سے مغربی کنارے کا الحاق امریکہ کیلئے سرخ لکیر ہوگا ٹرمپ نے یہ بھی یقین دہانی کرائی کہ ایسا اسرائیلی اقدام ابراہیمی معاہدے کے خاتمے کا سبب ہوگا۔ میکرون نے کہا کہ ٹرمپ کو فلسطین کے مستقبل کے حوالے سے 3 صفحات پر مشتمل منصوبہ پیش کیا ٹرمپ کو پیش کردہ دستاویز 143 سے زائد ممالک کی طرف سے منظور شدہ ہے۔ فرانسیسی صدر کا کہنا تھا کہ مستقبل میں غزہ، مغربی کنارے سے حماس کو خارج کرنے کی تجویز منصوبے میں شامل ہے ٹرمپ سے ملاقات کا مقصد مسئلہ فلسطین پر امریکا، یورپ اور عرب ممالک کو ایک صفحے پر لانا ہے۔ صدر نے بتایا کہ غزہ میں عبوری انتظامیہ اور تربیت یافتہ پولیس کی تشکیل منصوبے کا حصہ ہے ساتھ ہی غزہ میں استحکام کیلئے اقوام متحدہ کی مینڈیٹ والی عالمی فورس تجویز کی گئی ہے جب کہ غزہ منصوبے میں خطے و بیرون ممالک کی شرکت ہوگی۔ فرانسیسی صدر کے مطابق فلسطینی ریاست کے قیام کی راہ میں مذاکرات اہم مرحلہ ہیں ہم غیر فوجی فلسطینی ریاست چاہتے ہیں جو اسرائیل کو تسلیم کرے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کو خونریزی روکنی چاہیے اسرائیل کے مغربی کنارے کے الحاق کو کسی صورت قبول نہیں کیا جاسکتا، اسرائیل کو جنوبی لبنان سے دستبردار ہو جانا چاہیے لبنانی فوج سرحدی کنٹرول سنبھال سکتی ہے۔

نیتن یاہو کے اقوام متحدہ جنرل اسمبلی سے خطاب کو مسلم ممالک بائیکاٹ کریں گے

نیویارک، 26 ستمبر (یو این آئی) اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے آج اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو خطاب کریں گے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق نیتن یاہو کے آج جنرل اسمبلی اجلاس سے خطاب کے موقع پر عرب اور مسلم ممالک نے اسرائیلی وزیراعظم کی تقریر کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق اسرائیلی وزیراعظم کی تقریر کے دوران مسلم ممالک کے مندوب اسمبلی ہال سے اٹھ کر چلے جائیں گے۔ واضح رہے کہ نیتن یاہو نے گریٹر اسرائیل منصوبے کی بات کی تھی جسے مسلم ممالک کے رہنماؤں نے عرب ممالک کی سلامتی اور علاقائی استحکام کے لیے خطرہ قرار دیا تھا۔ جنرل اسمبلی میں تقاریر کے آج دو سیشنز ہیں جن میں سے پہلے سیشن میں پندرہ اسپیکر خطاب کریں گے جبکہ دوسرے سیشن میں 10 اسپیکر ہوں گے۔ پہلے سیشن میں اسرائیلی وزیراعظم کی تقریر کے فوراً بعد یعنی دوسرے اسپیکر وزیراعظم شہباز شریف ہیں اور وزیراعظم پاکستان کی تقریر کے موقع پر تمام مسلم، عرب رہنما واپس جنرل اسمبلی آئیں گے۔ تقریر کرنے والے تیسرے رہنما چینی وزیراعظم لی چیانگ ہیں اور یہ بات یقینی ہے کہ انکی تقریر سننے کے لیے جنرل اسمبلی میں پاکستان سمیت مسلم اور عرب رہ نماؤں کی بڑی تعداد موجود ہوگی جب کہ بنگلہ دیش کے چیف ایڈوائزر محمد یونس کا خطاب بھی آج ہی ہوگا۔

دوبارہ پابندیاں لگائی گئیں تو جوہری ادارے سے تعاون ختم کردیں گے، علی لاریجانی

ایرانی قومی سلامتی کونسل کے سربراہ نے خبردار کیا ہے کہ ایران پر اقوام متحدہ کی پابندیاں بحال ہوئیں تو بین الاقوامی ایٹمی توانائی ادارے سے تعاون بند کردیا جائے گا۔ مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق، ایران کی اعلیٰ قومی سلامتی کونسل کے سربراہ علی لاریجانی نے خبردار کیا ہے کہ اگر اقوام متحدہ کی پرانی پابندیاں دوبارہ نافذ کی گئیں تو ایران بین الاقوامی ایٹمی توانائی ادارے سے اپنا تعاون مکمل طور پر ختم کردے گا۔ امریکی ٹی وی چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے لاریجانی نے کہا کہ ایران نے اس بحران کو پرامن طریقے سے حل کرنے کے لیے تمام ممکنہ راستے آزمائے ہیں۔ انہوں نے امریکی صدر کو بھی خبردار کیا کہ اگر ایران کے خلاف کوئی فوجی کارروائی کی گئی تو ایران کبھی بھی سر تسلیم خم نہیں کرے گا۔ لاریجانی نے کہا کہ ان کے پاس امریکی حملوں سے جوہری تنصیبات کو پہنچنے والے نقصان یا ان حملوں کے نتیجے میں ایران کے جوہری پروگرام کی تاخیر سے متعلق کوئی واضح معلومات نہیں ہیں۔ ایران کا جوہری پروگرام کبھی ختم نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ جب آپ کو علم یا ہنر حاصل ہوجاتا ہے تو کوئی بھی آپ سے وہ چھین نہیں سکتا۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے آپ کسی مشین کے موجد ہوں، اور وہ مشین آپ سے چوری ہوجائے؛ تب بھی آپ کے پاس اسے دوبارہ بنانے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ رواں مہینے میں تین یورپی ممالک جرمنی، فرانس اور برطانیہ نے ایران پر جوہری معاہدے کی خلاف ورزی کا الزام لگاتے ہوئے اقوام متحدہ کو خط لکھا تھا، جس میں ایران پر 2015 سے پہلے والی پابندیاں دوبارہ نافذ کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ اگر یہ عمل مکمل ہوا تو 28 ستمبر کو ایران پر اقوام متحدہ کی پابندیاں خود بخود بحال ہوجائیں گی۔

جاپان میں خاتون بیٹی کی لاش کو 20 سال تک فریزر میں رکھنے پر گرفتار

ٹوکیو، 26 ستمبر (یو این آئی) جاپان میں 75 سالہ خاتون کو بیٹی کی لاش کو دو دہائیوں تک فریزر میں رکھنے کے جرم میں گرفتار کرلیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق خاتون نے تفتیش کے دوران اپنے جرم کا اعتراف کرلیا ہے۔ ترجمان پولیس نے بتایا کہ حکام کو منگل کے روز ایباراکی پریفیکچر میں کیکو موری نامی خاتون کے گھر کے فریزر سے ایک بالغ خاتون کی لاش ملی۔ ترجمان پولیس کے مطابق ملزمہ نے بتایا کہ یہ لاش اس کی بیٹی ماکیکو کی ہے جو 1975ء میں پیدا ہوئی تھی اور اگر ابھی وہ زندہ ہوتی تو اس کی عمر 49 یا 50 سال ہوتی۔ ترجمان پولیس نے بتایا کہ موت کی وجہ کا تعین کرنے کے لیے پوسٹ مارٹم کیا جائے گا۔ ترجمان پولیس کے مطابق ملزمہ منگل کے روز خود اپنے ایک رشتہ دار کے ساتھ پولیس کے پاس یہ اطلاع دینے آئی تھی کہ اس نے لاش کو فریزر میں رکھا ہوا ہے۔ ترجمان پولیس نے بتایا کہ ملزمہ کے مطابق بیٹی کی لاش سے گھر میں بو بھر رہی تھی اس لیے اس نے فریزر خریدا اور بیٹی کی لاش کو اندر رکھ دیا۔

مائیکروسافٹ نے اسرائیل کی اے آئی ٹیکنالوجی تک رسائی روکی

واشنگٹن، 26 ستمبر (یو این آئی) امریکی ٹیکنالوجی کمپنی مائیکروسافٹ نے فلسطینی شہریوں کی وسیع پیمانے پر نگرانی کے لیے استعمال ہونے والی ٹیکنالوجی تک اسرائیل کی رسائی کو بلاک کرنے کا اعلان کردیا۔ مائیکروسافٹ کی جانب سے کہا گیا ہے کہ کمپنی نے اسرائیلی فوج کی ایک خفیہ انٹیلی جنس یونٹ کو اپنی کلاؤڈ سروسز سے بلاک کردیا کیونکہ یہ یونٹ فلسطینیوں کی وسیع پیمانے پر نگرانی کے لیے اس پلیٹ فارم کا استعمال کر رہا تھا۔ مائیکروسافٹ نے کہا کہ اسرائیل کی فوجی خفیہ یونٹ نے کمپنی کی اے آئی اور ڈیٹا سروسز کا غلط استعمال کرکے شرائط کی خلاف ورزی کی ہے۔ مائیکروسافٹ کے صدر اور نائب چیئر بریڈ اسمتھ نے کہا کہ یہ فیصلہ برطانوی اخبار دی گارڈین کی ایک تحقیقی رپورٹ میں اسرائیلی فوج کی خفیہ یونٹ کی سرگرمیوں کے انکشاف کے بعد کیا گیا۔ تحقیقی رپورٹ میں میں بتایا گیا تھا کہ اسرائیلی فوجی یونٹ 8200 نے مائیکروسافٹ کی Azure کلاؤڈ سروس کو استعمال کرتے ہوئے فلسطینیوں کے موبائل فون کال ریکارڈز کا ڈیٹا چوری کیا۔ اس ٹیکنالوجی کے استعمال سے اسرائیل فلسطینیوں کے مقام، انفرادی معلومات حاصل کرکے انہیں اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرتا ہے۔ رپورٹس کے مطابق یہ پہلا موقع ہے کہ ایک بڑی امریکی ٹیک کمپنی نے اسرائیلی فوج کو فلسطینی حقوق کی خلاف ورزی پر پابندی عائد کی ہے۔ مائیکروسافٹ کا یہ فیصلہ ملازمین اور سرمایہ کاروں کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے بعد آیا ہے جو کمپنی کے اسرائیل کی فوجی کارروائیوں سے تعلقات پر تشویش رکھتے تھے۔

ٹرمپ اور ایردوان کی طرف سے باہمی تعلقات کو مضبوط کرنے کا عہد

واشنگٹن، 26 ستمبر (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور صدر رجب طیب ایردوان نے جمعرات کو وائٹ ہاؤس میں ملاقات کے دوران دفاع اور تجارت میں تعاون کو مزید گہرا کرنے کا عہد کیا۔ ٹرمپ نے کہا کہ انہوں نے اور ایردوان نے اقتصادی تعاون کے ساتھ ساتھ ترکیہ کے ایف-16 اور ایف-35 پروگراموں سمیت امریکی ساختہ جنگی طیاروں کی خریداری پر تبادلہ خیال کیا ہے۔ ٹرمپ نے صحافیوں کو بتایا، ''ہم دونوں ممالک کے لیے زبردست تجارتی معاہدے کریں گے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ روسی میزائل سسٹم کی خریداری پر انقرہ پر عائد پابندیاں فوری طور پر ہٹائی جاسکتی ہیں۔ صدر ایردوان نے بھی اس موقع پر کہا کہ مذاکرات میں دفاعی مصنوعات کی فروخت سمیت مختلف موضوعات کا احاطہ کیا جائے گا۔ ایردوان نے کہا، ''ہم ترکیہ اور امریکہ کے تعلقات میں ایک مختلف دور کا سامنا کررہے ہیں۔'' انہوں نے مزید کہا، ''مجھے یقین ہے کہ ہم ساتھ مل کر خطے میں ان چیلنجوں پر قابو پالیں گے۔'' ٹرمپ نے اپنے ہم منصب کو ''انتہائی قابل احترام شخص'' قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایردوان کی اپنے ملک، پورے یورپ اور دنیا بھر میں بڑی پذیرائی کی جاتی ہے۔'' انہوں نے کہا کہ نیٹو اتحادیوں کے درمیان دفاعی خریداری، علاقائی تنازعات اور مالیاتی پابندیوں جیسے مسائل پر دیرینہ اختلافات کے باوجود، یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس ملاقات کے دوران دونوں رہنماؤں نے مفاہمتی موقف کا مظاہرہ کیا اور باہمی تعاون پر زور دیا ہے۔

ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کیلئے ہر طالب علم کو اسکول لانا ہوگا

وزیر اعلیٰ نے اسکالرشپ کی تقسیم کی تقریب میں 89.96 کروڑ روپے کی رقم 3,96,602 طلباء کو منتقل کی

لکھنؤ: 26 ستمبر۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ تعلیم ایک ایسا ذریعہ ہے جو وزیر اعظم جناب نریندر مودی کے خود انحصار اور ترقی یافتہ ہندوستان کے وژن کو پورا کرنے میں مدد کرسکتا ہے۔ معاشی ترقی کا پیمانہ تعلیم سے طے ہوتا ہے۔ پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول میں تعلیم اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ضرورت مند طلباء کو اسکالرشپ اور فیس ری ایمبرسمنٹ پروگرام سے جوڑ کر، معیاری اور بہترین تعلیم کے ذریعے ان کی ترقی کی راہ ہموار کی جاسکتی ہے۔ وزیر اعظم کی قیادت میں ملک اور دنیا گزشتہ 11 سالوں سے ان کی صلاحیتوں سے مستفید ہو رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ آج یہاں 3,96,602 طلباء کو 89.96 کروڑ روپے منتقل کرنے کے بعد منعقدہ اسکالرشپ کی تقسیم کی تقریب سے خطاب کررہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ دیوی بھگوتی کے آشیرواد سے 400,000 سے زیادہ طلباء شاردیہ نوراتری کے مبارک موقع پر اسکالرشپ اور فیس کی واپسی حاصل کررہے ہیں۔ یہ پروگرام بروقت اسکالرشپ اور فیس کی ادائیگی کو یقینی بنانے کے لیے شروع کیا گیا تھا۔ 2017 سے پہلے، طلباء وقت پر اپنے وظائف حاصل کرنے سے قاصر تھے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقات، عام زمرہ، اور اقلیتی برادریوں کے تقریباً 400,000 طلباء کو گریڈ 9 سے 12 میں اسکالرشپ اور فیس کی فراہمی کے لیے تقریباً 90 کروڑ روپے خرچ کرکے مستفید ہو رہے ہیں۔ ان کی تعلیمی ترقی کی راہ ہموار کرکے۔ سماجی بہبود کا محکمہ پہلے مرحلے میں گریڈ 9 سے 12 میں درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور عام زمرے کے 112,000 طلباء کو 20.23 کروڑ روپے کے فوائد فراہم کر رہا ہے۔ پسماندہ طبقات کی بہبود کا محکمہ پہلے مرحلے میں گریڈ 9 سے 12 تک کے دیگر پسماندہ طبقات کے 2.5 لاکھ سے زیادہ طلباء کو 62.13 کروڑ روپے کے فوائد فراہم کر رہا ہے۔ محکمہ اقلیتی بہبود پہلے مرحلے میں 9 سے 12 جماعت کے 25,073 اقلیتی طلباء کو 7.60 کروڑ روپے کے فوائد فراہم کر رہا ہے۔

ریاست کے کچھ اضلاع میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل سے تعلق رکھنے والے طلباء وظائف حاصل کرنے سے قاصر رہے کیونکہ کچھ ادارے ڈیٹا اپ لوڈ کرنے میں ناکام رہے۔ ریاستی حکومت ان تقریباً 5 لاکھ روپے کے طلباء کو اسکالرشپ فراہم کرنے کے انتظامات کررہی ہے۔ اس مقصد کے لیے فنڈز محفوظ کرلیے گئے ہیں۔ جن کی غلطیوں سے سکالرشپ کی وصولی میں تاخیر ہوئی ان کے احتساب کا تعین کیا جارہا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہندوستان نے تعلیم کے حق کو ایک بنیادی حق کے طور پر تسلیم کیا ہے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ ہر طالب علم اسکول تک رسائی حاصل کر سکے۔ 5 سے 14 سال کی عمر کے ہر بچے کو لازمی تعلیم فراہم کی جائے۔ وزیر اعظم نے 2020 میں قومی تعلیمی پالیسی کا نفاذ کیا۔ یہ پالیسی ہر طالب علم کے سکول میں داخلہ کو یقینی بنا کر اور سکول چھوڑنے والوں کو کم کرکے تعلیم کو جامع بنا رہی ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم کی رہنمائی کے تحت مستقبل میں ایک قوم، ایک اسکالرشپ "اسکیم کو نافذ کیا جائے گا۔ وظائف داخلے کے بعد ایک کلک کے ساتھ طلباء کے کھاتوں میں جمع کردیے جائیں گے۔ ریاستی حکومت اسکالرشپ کی تقسیم کو ٹیکنالوجی کے ساتھ مربوط کرنے کے لیے کام کر رہی ہے۔ انسانی مداخلت کو کم کرنے کے لیے، اسکالرشپ پورٹل کو مصنوعی ذہانت پر مبنی تصدیقی نظام کے ساتھ مربوط کیا جارہا ہے۔ طلباء اور والدین موبائل ایپ کے ذریعے ریئل ٹائم اسکالرشپ ٹریکنگ سسٹم تک رسائی حاصل کرسکیں گے۔ دیہی اور پسماندہ علاقوں میں وسیع عوامی بیداری مہم کے ذریعے اہل اور خارج کیے گئے طلبہ کو اسکالرشپ سے منسلک کیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ طلباء کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دینے کے لیے کارکردگی پر مبنی اضافی مراعات کی فراہمی ضروری ہے۔ اس نظام کو کارپوریٹ سماجی ذمہ داری سے بھی جوڑا جانا چاہیے۔ ریاستی حکومت نے اس سلسلے میں ایک ایکشن پلان تیار کیا ہے۔ شتابدی سنکلپ ابھیان 2047 میں ملک کے مستقبل کی عکاسی کرنے کے لیے شروع کیا جارہا ہے، جب یہ اپنی آزادی کی صد سالہ جشن منا رہا ہے۔ ایک ترقی یافتہ اور خود انحصار ہندوستان کے لیے، اتر پردیش کو ترقی یافتہ اور خود انحصار ہونا چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مالی سال 2017-18 سے لے کر مالی سال 2024-25 تک موجودہ ریاستی حکومت نے درج فہرست ذات کے زمرے کے کل 1,23,13,201 طلباء کو پری میٹرک اور پوسٹ میٹرک اسکالرشپ کی شکل میں 9,150 کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم سے فائدہ پہنچایا ہے۔ مالی سال 2017-18 سے لے کر مالی سال 2024-25 تک، ریاستی حکومت کی طرف سے پری میٹرک اور پوسٹ میٹرک اسکالرشپ کی شکل میں مجموعی طور پر 58 لاکھ 90 ہزار 280 عام زمرے کے طلباء کو 5,945 کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم سے فائدہ پہنچا ہے۔ P.F.M.S کے ذریعے طلباء کے آدھار سیڈ بینک کھاتوں میں براہ راست اسکالرشپ/فیس کی واپسی کی رقم کی فوری منتقلی کی وجہ سے شفافیت میں اضافہ ہوا ہے۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ درج فہرست ذات اور عام زمرے کا کوئی بھی اہل طالب علم اسکالرشپ سے محروم نہ رہے، سال 2022-23 سے مناسب بجٹ کا انتظام کیا گیا ہے۔ ضلعی کمیٹی سے منظور شدہ تمام اہل طلباء رقم وصول کررہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اسکالرشپ پورٹل کو ای ڈسٹرکٹ، پی ایف ایم ایس، یو آئی ڈی اے آئی، ڈیجی لاکر، این پی سی آئی، اے آئی ایس ایچ ای اور سی بی ایس ای بورڈ کے ساتھ مربوط کیا گیا ہے۔ اس سے طلباء کی ذات/آمدنی/رہائشی سرٹیفکیٹس، بینک اکاؤنٹ کی تصدیق، مستفید ہونے والوں کی تصدیق، آدھار سیڈنگ، ای-کے وائی سی (ذاتی تفصیلات کا آٹومیشن)، دھوکہ دہی والے اداروں کا اخراج، اور ہائی اسکول بورڈ کے رول نمبروں کی تصدیق کی سہولت ملتی ہے۔

اسکالرشپ سکیم کو جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ مربوط کرنے اور پورے نظام کو خودکار کرنے سے طلباء اور اداروں کو کم سے کم تکنیکی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ طلباء کو درخواست فارم مکمل کرنے میں سہولت فراہم کرنے کے لیے ایک موبائل ایپ تیار کی جارہی ہے۔ مزید برآں، امتحانی نتائج کے اعلان میں تاخیر اور ایک سے زائد مالی سال کے کورسز میں زیر تعلیم طلباء کو حل کرنے کے لیے پالیسی انتظامات کیے جارہے ہیں۔ اس مقصد کے لیے ایک ٹرانسفارمیشن ٹیم تشکیل دی گئی اور مختلف اسٹیک ہولڈرز کی مشاورت سے تجاویز حاصل کی گئیں۔ ٹیم کی تجاویز پر عمل درآمد سے طلباء کو بہت فائدہ ہوگا۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 2016-17 میں پسماندہ طبقات کی بہبود کے محکمے کا کل بجٹ 1,295 کروڑ روپے تھا، اور موجودہ حکومت نے سال بہ سال اس میں اضافہ کرکے دیگر پسماندہ طبقات کے مفادات کو آگے بڑھایا ہے۔ پسماندہ طبقات کی فلاح و بہبود کے محکمے نے سال 2017-18 (1648.91 کروڑ روپے،) سال 2018-19 (1883.96 کروڑ روپے،) سال 2019-20 (1887.29 کروڑ روپے،) سال 2020-21 میں (1648.91 کروڑ روپے،) سال 2020-21 میں فنڈز کا انتظام کیا ہے۔ (1581.42 کروڑ روپے،) سال 2022-23 (1813.97 کروڑ روپے،) سال 2023-24 (2608.13 کروڑ روپے،) سال 2024-25 (2861.38 کروڑ روپے،) سال 2025-26 (3124 کروڑ روپے)۔ اس طرح، ریاستی حکومت نے دیگر پسماندہ طبقات کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے 2017-18 (1648.91 کروڑ روپے) سے 2025-26 (3124.45 کروڑ روپے) تک پسماندہ طبقات کی بہبود کے محکمے کے بجٹ کو تقریباً دوگنا کردیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مالی سال 2025-26 میں سب سے زیادہ بجٹ کی فراہمی 2025-2025 میں ہوئی۔ دیگر پسماندہ طبقات کے تمام اہل طلباء کو اسکالرشپ/فیس کی ادائیگی کے لیے 2,825 کروڑ روپے بنائے گئے ہیں۔ سال 2016-17 میں 18,83,666 طلباء کو 100000 روپے کے بجٹ سے فائدہ ہوا۔ اسکالرشپ/فیس کی واپسی کے لیے 1092.36 کروڑ روپے، جس میں موجودہ حکومت نے سال بہ سال اضافہ کیا ہے۔ 2017-18 سے 2024-25 تک، ریاستی حکومت نے دیگر پسماندہ طبقات کے کل 2,07,53,457 طلباء کو اسکالرشپ اور فیس کی واپسی کے فوائد فراہم کیے۔ جن کی کل رقم 13,535 کروڑ روپے ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پسماندہ طبقات کی فلاح و بہبود کے محکمے کے ذریعے چلائی جانے والی اسکیموں میں 2016-17 میں منظور شدہ فنڈز کے مقابلے 2025-26 میں منظور شدہ فنڈز میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ 2016-17 میں پری میٹرک اسکالرشپس کے لیے 107.33 کروڑ روپے کی منظوری دی گئی تھی، اس کے مقابلے میں 2025-26 میں 325 کروڑ کی منظوری دی گئی ہے۔

خواتین کے تحفظ اور حقوق سے متعلق بیداری کے پروگرام

لینا جوہری کی صدارت میں خواتین کو بااختیار بنانے اور قانونی اور معاشی حقوق پر خصوصی نشستیں ہوئیں

لکھنؤ 26 ستمبر، کام کی جگہوں پر خواتین کے تحفظ اور حقوق سے متعلق بیداری کے پروگرام اور کام کی جگہ پر خواتین کی جنسی ہراسانی (روک تھام، ممانعت اور ازالہ) (ایکٹ، 2013 پر ورکشاپس، مشن شکتی 5.0 اور سیوا پکھواڑا کے ایک حصے کے طور پر ریاست کے تمام 75 اضلاع میں بیک وقت منعقد کیے گئے۔ ان پروگراموں کا بنیادی مقصد شرکاء اور عوام میں کام کی جگہ پر خواتین کی جنسی ہراسانی (روک تھام، ممانعت اور ازالہ) (ایکٹ، 2013، اور کام کرنے والی خواتین کے مالی اور قانونی حقوق کے بارے میں بیداری پیدا کرنا تھا۔ ان تقریبات میں تقریباً 50000 شرکاء نے شرکت کی۔ ان میں مختلف سرکاری اور نجی دفاتر کے اہلکار اور ملازمین، خواتین کے سیلف ہیلپ گروپس کے ارکان، کالج اور یونیورسٹی کے طلباء، وکلاء، مزدور تنظیمیں اور مقامی کمیونٹی کے نمائندے شامل تھے۔ اتر پردیش حکومت کے ذریعہ چلائے جانے والے مشن شکتی 5.0 کا بنیادی مقصد خواتین اور لڑکیوں کی حفاظت، احترام اور خود انحصاری کو یقینی بنانا ہے۔ اس اقدام کا مقصد خواتین کے لیے ہر سطح پر مثبت رویے کی تبدیلی کو فروغ دینا، انہیں قوانین، پروگراموں اور مواقع سے جوڑنا، ایک بااختیار معاشرے کی بنیاد رکھنا ہے۔

آج کی تقریب اس مقصد کو مزید آگے بڑھاتی ہے: اس بات کو یقینی بنانا کہ ہر کام کی جگہ کام کرنے والی خواتین کو محفوظ اور مساوی مواقع فراہم کرے۔ پروگراموں کے دوران، ماہرین نے POSH ایکٹ، 2013 کی مختلف دفعات پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا۔ ایکٹ جنسی ہراسانی کو کام کی جگہ پر کسی بھی جسمانی، زبانی یا غیر زبانی طرز عمل سے تعبیر کرتا ہے جو عورت کی عزت کی توہین کرتا ہے۔ دس سے زائد ملازمین والی ہر تنظیم کو ایک داخلی شکایات کمیٹی قائم کرنے کا پابند بنایا گیا ہے، جب کہ جہاں یہ ممکن نہیں ہے، وہاں ضلعی سطح پر ایک مقامی کمیٹی شکایات سنتی ہے۔ شکایت درج کرانے کی مدت تین ماہ ہے، اگر ضرورت ہو تو اس میں توسیع کی جا سکتی ہے۔ کسی بھی شکایت کی تحقیقات اور رپورٹ 90 دن کے اندر لازمی ہے۔ یہ ایکٹ خواتین کی رازداری کا تحفظ کرتا ہے اور جرم ثابت ہونے کی صورت میں تادیبی کارروائی یا جرمانے جیسی سزائیں فراہم کرتا ہے۔ امپلائر کی بھی قانونی ذمہ داری ہے کہ وہ محفوظ کام کی جگہوں کو برقرار رکھیں، وقتاً فوقتاً آگاہی پروگرام منعقد کریں، اور کمیٹی کی سفارشات پر عمل کریں۔ ان پروگراموں میں نہ صرف POSH ایکٹ کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں بلکہ کام کرنے والی خواتین کے مالی اور قانونی حقوق پر بھی زور دیا گیا۔ خصوصی سیشن زچگی کی چھٹی اور متعلقہ فوائد، مساوی کام کے لیے مساوی تنخواہ کا حق، کام کی جگہ پر صحت اور حفاظت کے انتظامات، مزدور قوانین کے تحت خواتین کے لیے خصوصی تحفظات، اور مالی خواندگی، بینکنگ، اور انشورنس اسکیموں تک رسائی جیسے موضوعات پر مرکوز خصوصی سیشن میں ماہرین نے اس بات پر بھی زور دیا کہ معاشی بااختیار ہونا حقیقی سلامتی کی بنیاد ہے۔ اس موقع پر، لینا جوہری، پرنسپل سکریٹری، خواتین واطفال ترقیات، اتر پردیش، نے کہا کہ مشن شکتی 5.0 صرف اسکیموں کو نافذ کرنے کے بارے میں نہیں ہے، بلکہ پائیدار سماجی تبدیلی کی مہم ہے۔ POSH ایکٹ کے بارے میں بیداری اس تبدیلی کا ایک اہم حصہ ہے۔ ہمارا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ہر کام کی جگہ نہ صرف خواتین کے لیے محفوظ ہو بلکہ ایک ایسا ماحول بھی پیدا کرے جہاں وہ عزت اور اعتماد کے ساتھ کام کر سکیں۔ ہر عورت اور بچہ تب ہی محفوظ اور خود انحصار بنیں گے جب معاشرہ ذمہ داری لے گا۔ محکمہ نے یہ بھی یقینی بنانے کا عزم کیا ہے کہ آنے والے مہینوں میں ہر ضلع میں POSH سے متعلق تربیتی پروگرام باقاعدگی سے منعقد کیے جائیں۔ امپلائر اور تنظیموں کو ان کی ذمہ داریوں کے لیے جوابدہ ٹھہرایا جائے گا۔ خواتین میں قانونی خواندگی اور مالیاتی آگاہی کو فروغ دینے کے لیے خصوصی مہم چلائی جائے گی اور معاشرے کے ہر طبقے کی فعال شمولیت سے بااختیار خواتین اور محفوظ کام کی جگہوں کا خواب شرمندہ تعبیر کیا جائے گا۔ آج کا واقعہ اتر پردیش کے لیے ایک تاریخی قدم ہے، جہاں خواتین کی حفاظت، وقار، اور معاشی بااختیار بنانے کے لیے ان کو مربوط کرکے آگے بڑھانے کی کوششیں کی گئیں۔ یہ پروگرام مشن شکتی 5.0 کی جامع وابستگی کی ایک زندہ مثال ہے، جس میں ہر عورت اور بچہ محفوظ، بااختیار اور خود انحصار بن سکتے ہیں، مرکزی دھارے کے معاشرے میں عزت کی زندگی گزار سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ محکمہ کی جانب سے 22 ستمبر 2025 سے 25 ستمبر 2025 کے درمیان منعقد کیے گئے پروگراموں کے ذریعے کل 385681 افراد کو آگاہ کیا گیا جس میں 165822 مرد/لڑکے، 219857 خواتین اور لڑکیاں اور 02 دیگر نے حصہ لیا۔

لکھنؤ میں پی این جی جیولرز کا شاندار افتتاح آج

PNG
JEWELLERS

لکھنؤ۔ مراٹھا سلطنت کی سرزمین سے زیورات کی دنیا میں اپنی پہچان بنانے والے پی این جی جیولرز اب لکھنؤ میں بھی قدم رکھنے جارہے ہیں۔ کمپنی کا شاندار شوروم صحافی نگر کے قریب، گومتی نگر کے وویک کھنڈ میں کل باقاعدہ طور پر کھولا جائے گا۔ افتتاحی تقریب میں اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک، ریاستی وزیر دانش آزاد انصاری اور بالی ووڈ اداکارہ سشمیتا سین شریک ہوں گی۔ پی این جی جیولرز اس موقع پر کئی دلکش اسکیموں کا اعلان کرے گا۔ نوراتری کے مبارک موقع پر شروع ہونے والی یہ اسکیمیں گاہکوں کے لیے خاص کشش رکھتی ہیں اور زیورات کے خریداروں کو اپنی طرف متوجہ کریں گی۔

بلوچ پورہ میں پندرہ روزہ درس قرآن کا انعقاد

مولانا ثاقب انیس ندوی کا بیان

لکھنؤ 25 ستمبر (پریس ریلیز) کل شب بعد نماز عشاء الحاج مبلغ محمد نور اللہ صدیقی (جانشین مولانا صوفی انعام اللہ صدیقیؒ) کی رہائش گاہ 262/53 ملحق شاہراہ عام پر کٹرہ اعظم بیگ، نزد لال مسجد بلوچ پورہ روڈ لکھنؤ میں درس قرآن کی مجلس منعقد ہوئی۔ یہ سلسلہ سالوں سے مسلسل ہر پندرہ روزہ جمعرات کی شب کو منعقد ہوتا چلا آرہا ہے۔ نشست کا آغاز الحاج محمد نور اللہ صدیقی نے کیا، جنہوں نے قرآن کریم کے ہمہ گیر پیغام پر نہایت جامع گفتگو کی اور اس بات پر زور دیا کہ قرآن کو محض تلاوت تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ اس کی تعلیمات کو زندگی کے ہر شعبے میں نافذ کیا جائے۔ بعدازاں مولانا ثاقب انیس ندوی (امام وخطیب مسجد مرکز خوشحال گنج، لکھنؤ) نے درس قرآن پیش کیا۔ انہوں نے نہایت جامع اور موثر بیان میں واضح کیا کہ قرآن مجید محض ایک مقدس کتاب ہی نہیں بلکہ انسانیت کے لیے دائمی دستور حیات ہے۔ ان کے بیان میں توحید کی حقیقت، رسالت کی ذمہ داریاں، اخلاقی تربیت کی ضرورت اور اجتماعی عدل کے قیام جیسے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ مولانا نے یہ بھی فرمایا کہ جو دل قرآن کے نور سے منور ہو جائے وہی حقیقی سکون اور کامیابی حاصل کرتا ہے۔

شیعہ پی جی کالج میں ذہنی صحت کی دیکھ بھال و بحالی اور عالمی ضرورت پر بین الاقوامی کانفرنس کا آغاز

لکھنؤ، 26 ستمبر۔ شیعہ پی جی کالج لکھنؤ کے ذیلی ادارہ "انسٹی ٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ اینڈری ہیبلیٹیشن کیئر (IMHRC)" میں آج تین روزہ بین الاقوامی کانفرنس کا آغاز ہوا، جس کا موضوع ذہنی صحت کی دیکھ بھال و بحالی اور عالمی ضرورت" ہے۔ یہ کانفرنس 26 سے 28 ستمبر 2025 تک جاری رہے گی۔ اس میں قومی و بین الاقوامی ماہرین، ماہرین تعلیم اور پالیسی ساز شریک ہو رہے ہیں تاکہ موجودہ ذہنی صحت کے مسائل پر گفتگو کی جاسکے اور دیکھ بھال و بحالی کے لیے عالمی سطح پر موثر اور شواہد پر مبنی طریقوں کا جائزہ لیا جاسکے۔ افتتاحی اجلاس میں اتر پردیش حکومت کے محکمہ بااختیار سازی برائے معذوران کے ڈپٹی ڈائریکٹر راجیش مشرا نے بحیثیت مہمان خصوصی شرکت کی اور کانفرنس کا افتتاح کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے جامع، قابل رسائی اور پائیدار ذہنی صحت کی خدمات کی ضرورت پر زور دیا۔ بلرامپور اسپتال کی سینئر ماہر نفسیات اور لکھنؤ ڈسٹرکٹ مینٹل ہیلتھ پروگرام کی انچارج ڈاکٹر آبھا سنگھ نے بطور مہمان اعزازی شرکت کی۔ انہوں نے موثر بحالی کے لیے "کمیونٹی بیسڈ اپروچ" کو کلینکل فریم ورک کے ساتھ جوڑنے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ بین الاقوامی مقررین میں برطانیہ کی نارتھمپٹن یونیورسٹی کے پروفیسر رچرڈ روز شامل تھے، جنہوں نے اخراج سے شمولیت تک: پالیسی کو عمل میں ڈھالنا" کے موضوع پر لیکچر دیا۔ اسی طرح امریکہ کی مرسر یونیورسٹی کی ڈاکٹر تارا اوورسٹ نے "ذہنی صحت کی دیکھ بھال کے لیے صدمہ بعد ترقی اور بین الاقوامی پالیسی فریم ورک" پر گفتگو کی۔ ان کے سیشنز کا محور عالمی سطح کے شواہد کو عملی پالیسیوں میں تبدیل کرنا اور ذہنی صحت کے مسائل سے دوچار افراد میں مزاحمت اور بہتری کو فروغ دینا تھا۔ تین دن تک یہ کانفرنس مختلف سماجی و معاشی حالات میں ذہنی صحت کے مسائل کے حل کے لیے شواہد پر مبنی طریقۂ کار، عالمی پالیسی فریم ورک اور جدید بحالی ماڈلز پر غور وخوض کرے گی۔

مرحومہ سیدہ اسد فاطمہ بنتِ سید انور حسین کی مجلسِ سیّوم

مرادآباد: کرولہ، زاہد نگر واقع "تہذیب فاطمہ امام باڑہ" میں 26 ستمبر (جمعہ) صبح 9 بجے مرحومہ سیدہ اسد فاطمہ بنتِ سید انور حسین کے ایصالِ ثواب کے لیے ایک پروقار مجلسِ سیّوم کا انعقاد کیا گیا۔ مجلس سے خطاب مولانا علی حیدر نوری صاحب نے فرمایا۔ انہوں نے اپنے بیان میں مرحومہ کے اوصاف، ان کی زندگی اور ایمان وعقیدہ کی گہرائیوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے بیان کیا کہ کس طرح ان کی زندہ دلی، ان کی جدوجہد اور روحانی زندگی سے سبق لے کر ہم اپنی زندگی کو سنوار سکتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مرحومہ نے سماج اور خاندان کے تئیں اپنے فرائض نہایت وفاداری اور خلوص سے انجام دیے اور ان کی حیات آج ایک قابلِ تقلید مثال ہے۔ مولانا نے اپنے خطاب میں اہلِ بیتؑ کی تعلیمات اور صبر و استقامت کے پیغام کو بھی اجاگر کیا۔ بڑی تعداد میں عزادارانِ حسینی نے شرکت کر کے مرحومہ کو خراجِ عقیدت پیش کیا اور ان کی مغفرت کے لیے دعا کی۔ اس مجلس کے منتظمین و متنظمی محمد عامر اور سید محمد واسی تھے، جنہوں نے پورے انتظام کو نہایت خوش اسلوبی سے مکمل کیا۔ موقع پر موجود ماتمی حضرات، عزاداروں، مقامی برادری اور دیگر شرکاء نے مجلس میں شرکت کی۔ حاضرین نے مرحومہ کے لیے دعائے مغفرت کی اور ان کی یاد میں جذباتی انداز میں خراجِ عقیدت پیش کیا۔

اتر پردیش میں 1.86 لاکھ اساتذہ بحران کا شکار

ٹی ای ٹی کے خلاف اساتذہ کی تنظیموں نے سپریم کورٹ سے رجوع کیا

لکھنو: 26 ستمبر (پی این ایس) کونسل اساتذہ کے لیے ٹیچر اہلیت ٹیسٹ (ٹی ای ٹی) کو لازمی قرار دینے کے سپریم کورٹ کے فیصلے سے متاثرہ 1.86 لاکھ اساتذہ کی نمائندگی کے لیے اساتذہ تنظیموں نے سپریم کورٹ سے رجوع کیا ہے۔ ریاستی حکومت کی نظر ثانی کی درخواست کے بعد کئی اساتذہ تنظیمیں بھی عدالت سے رجوع کر رہی ہیں۔ یونائیٹڈ ٹیچرس ایسوسی ایشن (یو ٹی اے) نے جمعرات کو سپریم کورٹ میں ایک عرضی داخل کی۔ یو ٹی اے کے ریاستی صدر راجندر سنگھ راٹھور نے کہا کہ ان کی درخواست مرکزی حکومت کے 2017 کے ترمیمی ایکٹ کو چیلنج کرتی ہے، جو کام کرنے والے اساتذہ کے لیے موجودہ کم از کم تعلیمی قابلیت کو لازمی قرار دیتا ہے۔ راٹھور نے اس ترمیم کو بنیادی حقوق کے خلاف اور غیر آئینی قرار دیا۔ انہوں نے دلیل دی کہ انٹرمیڈیٹ اور بی ٹی سی کی بنیاد پر 2001 سے پہلے تعینات کئی اساتذہ، جن کی سروس پانچ سال سے زیادہ ہے، ٹی ای ٹی کے لیے درخواست نہیں دے سکتے۔ وہ اساتذہ جنہوں نے والد کی وفات کی بنیاد پر متوفی کوٹہ کے تحت ملازمتیں حاصل کی ہیں، انٹرمیڈیٹ کی اہلیت کے ساتھ، وہ بھی TET کے اہل نہیں ہیں۔ تنظیم نے مطالبہ کیا ہے کہ پہلے سے تعینات اساتذہ کو اس شرط سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ یو ٹی اے لیڈر ستیندر پال سنگھ نے کہا کہ تنظیم اس جنگ کو عدالت اور سڑکوں پر لڑے گی اور جلد ہی ایک بڑی تحریک کا اعلان کیا جائے گا۔ ٹی ای ٹی کے معاملے میں دیگر اساتذہ تنظیمیں بھی سرگرم ہوگئی ہیں۔ اتر پردیش پرائمری ٹیچرس ایسوسی ایشن (تیواری دھڑے) کے ریاستی صدر ونے تیواری نے سپریم کورٹ میں نظر ثانی کی درخواست دائر کی ہے۔ اتر پردیش پرائمری ٹیچرس ایسوسی ایشن (ڈاکٹر دنیش چندر شرما دھڑے) نے بھی سپریم کورٹ میں عرضی داخل کرنے کا اعلان کیا ہے۔ تنظیم نے آئندہ کی حکمت عملی طے کرنے اور دہلی میں آنے والی تحریک کا خاکہ بنانے کے لیے 5 اکتوبر کو دہلی کے کانسٹی ٹیوشن کلب میں ایک بڑی میٹنگ بلائی ہے۔ اس میٹنگ میں جھارکھنڈ، مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ، راجستھان اور مہاراشٹر سمیت دیگر ریاستوں کی اساتذہ تنظیمیں بھی شرکت کریں گی۔ وششٹ بی ٹی سی ٹیچرس ویلفیئر ایسوسی ایشن نے وزیر اعظم اور وزیر تعلیم کو ایک خط بھیجا ہے، جس میں نظر ثانی کی درخواست دائر کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اتر پردیش حکومت نے اساتذہ کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے سپریم کورٹ میں نظر ثانی کی درخواست دائر کی ہے، جب کہ جھارکھنڈ جیسی کچھ حکومتوں نے نظر ثانی درخواست داخل نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اساتذہ کو ٹی ای ٹی کی تیاری کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

لکھنؤ سوئمنگ پول میں ڈوبنے سے پولیس انسپکٹر کی موت

لکھنؤ: 26 ستمبر (یو این آئی) اتر پردیش کے دارالحکومت لکھنؤ کے مہانگر تھانہ علاقے میں جمعرات کو کرائم برانچ میں تعینات انسپکٹر اشونی چترویدی کی سوئمنگ پول میں ڈوبنے سے موت ہوگئی۔ واقعہ 35 ویں بٹالین کے پول میں نہانے کے دوران پیش آیا۔ اشونی چترویدی اس سے قبل چنہٹ تھانے میں تعینات تھے، جہاں سے انہیں ایک کسٹوڈیل ڈیتھ کے معاملے کے بعد ہٹایا گیا تھا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی جوائنٹ پولیس کمشنر (لاء اینڈ آرڈر)، اے ڈی سی پی کرائم سمیت کئی اعلیٰ افسر موقع پر پہنچے اور سوئمنگ پول میں سرچ آپریشن کرایا گیا۔ کچھ دیر کی کوشش کے بعد انسپکٹر کی لاش پول سے برآمد کی گئی۔ پولیس اور پی اے سی ٹیم نے انہیں باہر نکال کر اسپتال پہنچایا، جہاں ڈاکٹروں نے مردہ قرار دے دیا۔ ڈی سی پی نارتھ اشیش شریواستو نے بتایا کہ دوپہر تقریباً 12 بجے مہانگر تھانے کو واقعہ کی اطلاع ملی تھی۔ ابتدائی رپورٹ کے مطابق موت ڈوبنے سے ہوئی ہے۔ متوفی اشونی چترویدی کی رہائش امبیڈکر نگر ضلع کی تھی۔ پولیس نے معاملے کی تفتیش شروع کردی ہے۔

سہارنپور میں کولہو چلنے لگے، فضاؤں میں نئے گڑ کی خوشبو

سہارنپور، 26 ستمبر (یو این آئی) اتر پردیش کے سہارنپور ڈویژن میں گنے کی کاشت اور شوگر ملوں کی تعداد کے لحاظ سے سب سے آگے ہے۔ اگرچہ ملوں کا کرشنگ سیزن اگلے ماہ شروع ہونا ہے، لیکن گنے کی فصل پکنے کے ساتھ ہی علاقے میں کولہو چلنے لگے ہیں اور بازار میں نئے گڑ کی خوشبو پھیل گئی ہے۔ مقامی کاروباریوں نے بتایا کہ اس وقت نئے گڑ کی طلب زیادہ ہے کیونکہ تہواروں کا موسم ہے۔ دوسری طرف کولہو چلانے والوں کو کسانوں سے شوگر مل کے ریٹ سے تقریباً 100 روپے کم پر فی کوئنٹل گنا مل رہا ہے، جس سے انہیں خاصا فائدہ ہو رہا ہے۔ کولہو آپریٹروں کا کہنا ہے کہ وہ کسانوں کو 270 سے 280 روپے فی کوئنٹل نقد ادائیگی کر رہے ہیں، جس کی وجہ سے ضرورت مند کسان فوری پیسوں اور کھیت خالی کرنے کے لیے بڑی مقدار میں گنا سپلائی کر رہے ہیں۔ ڈویژن کے ڈپٹی کمشنر گنا، اوم پرکاش سنگھ نے بتایا کہ ہر سال ملوں کے کرشنگ سیزن سے ایک ماہ قبل ہی کولہو چلنے لگتے ہیں۔

کتابت کو معاش سے جوڑنا ضروری

سکریٹری اتر پردیش اردو اکادمی نے کیا اردو کتابت اسکول کا افتتاح

لکھنو: 26 ستمبر (پی این ایس) جمعہ کو نور کمپلیکس، نزد شباب مارکیٹ، ندوہ روڈ، لکھنو میں اتر پردیش اردو اکادمی کے تحت کتابت اسکول کا شاندار افتتاح عمل میں آیا۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں اہل علم، دانشوران اور شہر کی معزز شخصیات شریک ہوئیں جن کی موجودگی نے اس تقریب کو یادگار بنا دیا۔ افتتاحی تقریب کا آغاز سکریٹری اردو اکادمی شوکت علی نے فیتہ کاٹ کر کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ کام بہت پہلے ہونا چاہیے تھا، مگر آج اسے عملی جامہ پہنا دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہر کے قلب میں اس سنٹر کے قیام کا فیصلہ اس لئے کیا گیا تا کہ اس سے خاطر خواہ افادیت حاصل ہو اور عوام براہِ راست اس سہولت سے مستفید ہوسکیں۔ اس موقع پر سپرنٹنڈنٹ ممتاز احمد نے کہا کہ گومتی نگر میں اردو اکادمی کے احاطے میں پہلے سے ہی ایک کتابت سنٹر قائم ہے، مگر عوام کی سہولت اور رسائی کو مدنظر رکھتے ہوئے شہر کے وسط میں ایک نئے سنٹر کا قیام ضروری تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ادارہ فنِ کتابت کے ساتھ ساتھ اردو زبان وادب کی ترویج میں بھی سنگِ میل ثابت ہوگا۔ مولانا ذکی نور عظیم ندوی نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سکریٹری اردو اکادمی کے سامنے نہایت اہم تجویز رکھی۔ انہوں نے کہا کہ اگر کتابت کے فروغ کو یقینی بنانا ہے تو اکادمی کے مالی اشتراک سے شائع ہونے والی کتابوں کے لئے کم از کم یہ شرط لازمی قرار دی جائے کہ ان کے ٹائٹل پیج کتابت میں ہوں۔ انہوں نے یقین دلایا کہ یہ شرط اردو کے فروغ میں ان شاء اللہ ایک مثبت اور موثر قدم ثابت ہوگی۔ اسی کے ساتھ انہوں نے اردو کمپیوٹر سنٹر کو بھی شہر کے قلب میں قائم کرنے کی تجویز پیش کی۔ سنٹر انچارج اشرف فردوسی ندوی نے کہا کہ کتابت اردو تہذیب وثقافت کا قیمتی ورثہ ہے جس کی اہمیت وقت گزرنے کے ساتھ مزید بڑھ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس ادارے کے قیام سے نئی نسل کو کتابت کی عملی تربیت کے مواقع حاصل ہوں گے اور اس فن کو پیشہ ورانہ میدان میں اپنانے کے امکانات بھی وسیع ہوں گے۔ تقریب میں اکادمی کے سکریٹری شوکت علی اور سپرنٹنڈنٹ ممتاز احمد کو ان کی اردو خدمات کے اعتراف میں اعزاز سے نوازا گیا۔

اودھ نامہ

نتیش کا انکار کہیں بھاری نہ پڑ جائے

صوبہ بہار کسی نہ کسی طور پر سرخیوں میں بنا ہی رہتا ہے۔ بہار کی سیاسی فضا مین اکثر و بیشتر ہلچل ہی رہتی ہے۔ آجکل بھی بہار نہ صرف قومی بلکہ بین الاقوامی ذرائع ابلاغ کی سرخیوں میں اس لئے بنا ہوا ہے کہ سال رواں کے نومبر ماہ میں وہاں بہار قانون ساز اسمبلی کا انتخاب ہونا ہے۔ اس سے پہلے وہاں الیکشن کمیشن آف انڈیا نے ووٹر فہرست کی خصوصی نظر ثانی مہم چلا رکھی ہے جس کی ہر طرف سے مخالفت کی جا رہی ہے سوائے بھاجپا کے۔ اسی تناظر میں راہل گاندھی نے پچھلے کچھ نتائج کو لے کر بھاجپا پر ووٹ چوری کا سنگین الزام بھی عائد کر رکھا ہے اور انھوں نے اس تعقل سے بہار میں ایک یاترا بھی نکالی تھی۔ انھوں نے ہی یہ نعرہ بھی دے کر رکھا ہے "ووٹ چور گدی چھوڑ" حالانکہ حال فالحال اس نعرہ کی گونج اب کمزور ہونے لگی ہے اور اس کی آواز بھی کافی مدھم ہوگئی ہے۔ دوسری طرف راہل گاندھی کے خلاف الہ آباد ہائی کورٹ نے آج ہی ایک فیصلہ دے اہے جس کی رو سے ان کی مشکلات بڑھتی نظر آرہی ہیں۔ انھیں سکھوں کے تحفظ کے تعلق سے ایک مقدمہ میں ان کی جانب سے دائر کی گئی نظر ثانی کی درخواست عدالت نے خارج کردی۔ یہ درخواست وارانسی کی خصوصی MP/MLA عدالت کے حکم کو چیلنج کرتی تھی۔ ہائی کورٹ کے اس فیصلے سے راہل گاندھی کے خلاف مقدمے کی سماعت کا راستہ ہموار ہوگیا ہے اور ان کی مشکلات میں ای بار پھر اضافہ ہوگیا ہے۔ یہ معاملہ راہل گاندھی کے امریکہ میں سکھوں کے بارے میں مبینہ ریمارکس سے جڑا ہے۔ ستمبر 2024 میں انہوں نے مبینہ طور پر سکھوں کی حفاظت پر سوال اٹھائے تھے۔ شکایت کنندہ ناگیشور مشرا نے ان ریمارکس کو اشتعال انگیز قرار دیا تھا۔ ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد، وارانسی کی خصوصی عدالت میں مقدمے کی سماعت جاری رہے گی۔

بہرحال بہار کے تعلق سے ایک طرف برسر اقتدار قومی جمہوری اتحاد اپنی جی توڑ کوشش کر رہا ہے کہ وہ اقتدار میں قائم رہے تو دوسری طرف اپوزیشن سیاسی جماعتوں کا اتحاد "انڈیا" نے بھی اقتدار کی تبدیلی کے لئے دن رات ایک کر رکھا ہے۔ این ڈی اے کی طرف سے مرکزی حکومت کے وزراء کے ساتھ ساتھ وزیر اعظم نریندر مودی کا بھی مسلسل بہار دورہ ہو رہا ہے اور مختلف طرح کی سرکاری اسکیموں کا اعلان، سنگ بنیاد اور افتتاحی جلسے کے ذریعہ یہ پیغام دینے کی کوشش ہو رہی ہے کہ این ڈی اے کی حکومت میں بہار میں چہار طرفہ ترقی ہوئی ہے۔ وزیر اعظم مودی جی نے گزشتہ دنوں اپنے خطاب میں جی ایس ٹی کی نرخ کم کر کے لوگوں کو ایک مثبت پیغام دینے کی کوشش کی ہے اور ان کے ہی لوگ اس سلسلہ مین جشن میں بھی منا رہے ہیں، گویا یوں کہیئے کہ جی ایس ٹی کسی اور حکومت نے لایا تھا جسے انھوں نے کم کر کے تاجروں اور تھوڑا بہت عوام کو سہولت پردان کردی ہے۔ جبکہ اسی جی ایس ٹی سے لاکھوں کروڑ سرکار لوٹ بھی چکی ہے۔ ہمیشہ کی طرح این ڈی اے کو قدرے بڑھا چڑھا کر قومی میڈیا میں جگہ بھی دی جا رہی ہے جب کہ اپوزیشن کی آواز کو خاطر خواہ جگہ نہیں مل رہی ہے جس کی شکایت بہار کے اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو نے اپنی ایک پریس کانفرنس میں بھی کی ہے کہ حزب اختلاف کے لیڈر راہل گاندھی کا ریاست گیر دورہ ہوا لیکن اسے بھی وہ جگہ نہیں دی گئی جیسی کی ملنا چاہئے تھی۔ البتہ سوشل میڈیا میں راہل گاندھی اور تیجسوی یادو کے دورہ کو نہ صرف جگہ دی گئی بلکہ اسے خاطر خواہ مقبولیت بھی ملی۔

خلاصۂ کلام یہ کہ انتخابی موسم ہونے کی وجہ سے ہر ایک سیاسی جماعت طرح طرح کے جلسے جلوس منعقد کر کے اپنی حمایت کی زمین مضبوط کرنے کی کوششیں کر رہی ہے۔ یہ تلخ حقیقت بھی اپنی جگہ مسلّم ہے کہ ریاست بہار میں مسلمانوں کی سترہ فیصد سے زیادہ آبادی ہے اور بہار اسمبلی کے تقریباً 70 ایسے حلقے بھی ہیں جہاں مسلم ووٹر فیصلہ کن حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک سیاسی جماعت کی نگاہ مسلم ووٹروں پر ہے۔ ظاہر ہے کہ بہار میں جب سے ذات شماری کا ڈیٹا شائع ہوا ہے اس کے بعد سے بہار میں ہر ایک سیاسی جماعت کی نگاہ مختلف ذاتوں کی جماعتوں پر ہے۔ موجودہ وزیر اعلیٰ نتیش کمار بھی اس زمینی حقیقت سے خوب خوب واقف ہیں، اس لئے وہ بھی اپنی سیاسی زمین کو کسی طرح بھی کھسکنے دینا نہیں چاہتے اور وہ ذات برادری کی سیاست کے تقاضوں کو خوب خوب سمجھتے ہیں اس کی ایک مثال کچھ دنوں پہلے اس وقت کی ہے جب ان کے ہی مشوروں اور تجویز کی بنیاد پر انڈیا اتحاد کا وجود عمل میں آیا تھا اور یہ طے پایا تھا کہ تمام مخالف سیاسی جماعتیں متحد ہو کر بھاجپا کے خلاف الیکشن لڑیں گے۔ لیکن عین موقع پر نتیش نے پلٹی ماردی اور بھاجپا کی گود میں جا کر بیٹھ گئے جس پر ان لوگوں کو حیرت ضرور ہوئی جو نتیش کے سیاسی مزاج سے واقف نہیں تھے۔ جو واقف تھے ان کے نزدیک نتیش کی یہ حرکت قطعی حیرت کرنے والی نہیں تھی۔ کیونکہ اس سے کچھ ہی دن پہلے انھوں نے بھاجپ کا ساتھ چھوڑ کر تیجسوی سے ہاتھ ملایا تھا، اور جب انھیں لگا کہ بھاجپا کو چھوڑ کر انھوں نے غلطی کی ہے تو پھر گلاٹی مار گئے۔ اس لئے ان کی طرف سے بھی یہ کوشش ہو رہی ہے کہ مختلف طبقوں کو اپنی طرف جوڑے رکھیں۔ اسی سلسلے میں گذشتہ دنوں بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کی انتظامیہ کی طرف سے جشن صد سالہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب میں ایک اقلیتی وزیر نے انھیں ٹوپی پہنانے کی کوشش کی تو انہوں نے پہننے سے انکار کردیا۔ اب یہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے کہ نتیش کا ٹوپی پہننے سے انکار کس کی تقلید ہے اور کیوں۔ سیاسی مقصد کے حصول کے پروگرام میں نتیش کا یہ انکار ان کے لئے بھاری پڑ سکتا ہے۔

آزاد فلسطینی مملکت: بہت کٹھن ہے ڈگر پنگھٹ کی

فلسطین کی آزاد ریاست کے قیام پر عالمی حمایت بڑھ رہی ھے مگر اسرائیل و امریکہ کے سخت گیر موقف کے باعث فوری طور پر یہ خواب حقیقت بننا مشکل ھے، سب سے اہم ضرورت غزہ میں نسل کشی روکنا ھے

عبید اللہ ناصر

فلسطینیوں کا خون ناحق رنگ لا رہا ہے۔ عالمی برادری جس شدت کے ساتھ آج ان کے حقوق کا نہ صرف اعتراف کر رہی ہے بلکہ اس کے لئے عملی قدم بھی اٹھا رہی ہے ایسا پہلے کبھی نہیں تھا۔ حد تو یہ ہے کہ جس برطانیہ نے فلسطینیوں کے سینے میں یہ خنجر بھونکا تھا وہی اب آزاد اور خود مختار فلسطینی مملکت کو منظوری دے رہا ہے۔ برطانیہ کے سابق وزیر اعظم بورس جانسن نے اپنے ایک حالیہ بیان میں اس اہم راز سے بھی پردہ اٹھایا ہے کہ 1917 کے جس بلفور اعلانیہ کے ذریعہ ملکہ برطانیہ کی نے فلسطین کی تقسیم اور وہاں یہودیوں کے لئے ایک آزاد اسرائیلی ریاست کی تشکیل کا عندیہ ظاہر کیا تھا، وہ دو حصّوں میں تھا۔ ایک میں اسرائیل کے قیام کا اعلان کیا گیا تھا تو دوسرے میں یہ واضح کر دیا گیا تھا کہ اس سے فلسطینیوں کی کوئی حق تلفی نہیں ہوگی اور وہ ایک آزاد خود مختار ریاست کے طور پر برقرار رہے گی۔ برطانیہ نے فلسطین کی جو تقسیم کی تھی اس میں 33 فیصد زمین اسرائیل کو اور 67 فیصد زمین فلسطینیوں کے لئے چھوڑ دی گئی تھی مگر اسے وقتی طور سے اردن کے حوالہ کر دیا گیا تھا اور کہا گیا تھا کہ وقت آنے پر فلسطین کی نئی سرحدوں کا تعین کر کے اسے آزاد خود مختار ملک بنایا جائے گا مگر وہ وقت آج تک نہیں آیا۔ 1948 میں جب اسرائیلی مملکت نے حتمی شکل اختیار کر لی اور اس تقسیم کو متحدہ اقوام نے بھی تسلیم کیا تو زمین کی تقسیم کا یہی فارمولہ اس عالمی پلیٹ فارم سے عالمی برادری نے بھی تسلیم کر لیا تھا لیکن ہندوستان اور سبھی عرب ملکوں سمیت ایشیا اور افریقہ کے بہت سے ملکوں نے اسرائیل کے وجود کو ہی نہیں تسلیم کیا لیکن یورپ میں یہودیوں سے ہولوکاسٹ کی وجہ سے ہمدردی بھی تھی اور یہودیوں و عیسائیوں کے مابین تاریخی نفرت بھی۔ اسے یہ بہترین موقع مل گیا۔ بڑی ہوشیاری اور عیاری سے اپنے ملکوں سے یہودیوں کو نکال بھی دیا اور نام نہاد ارض موعوٗ میں انہیں بسا بھی دیا۔ امریکہ اور برطانیہ سمیت یورپی ملکوں کی اندھی حمایت اور یہودیوں کی دولت کے بل پر اسرائیل روز اول سے ہی اپنی سرحدوں کی توسیع کرتا رہا یہاں تک کہ 1967 کی جنگ میں اس نے مصر، اردن اور شام کی مشترکہ فوج کو محض چند گھنٹوں میں شکست دے کر یروشلم سمیت پورے مغربی کنارے، مصر کے صحرا سینا اور شام کی گولان پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا۔

اس کے فوری بعد سلامتی کونسل نے قرارداد منظور کر کے اسرائیل کو تمام مقبوضہ علاقے خالی کرنے کو کہا۔ یہ پہلی اور شاید آخری قرارداد تھی جو اسرائیل کے خلاف امریکہ کی بھی حمایت سے منظور ہوئی تھی مگر اسرائیل نے اسے جوتے کی نوک پر رکھ دیا۔ 1973 میں مصر کے ہاتھوں پٹنے کے بعد امریکہ کی ثالثی میں مصر اور اسرائیل کے درمیان کیمپ ڈیوڈ معاہدہ ہوا جس کی رو سے اس نے مصر کا صحرا سینا تو خالی کر دیا مگر نہ گولان کی پہاڑیاں خالی کیں اور نہ ہی یروشلم۔ بلکہ عالمی رائے عامہ کو ٹھکراتے ہوئے یروشلم کو اپنی راجدھانی بھی ڈکلیئر کر دیا حالانکہ امریکہ کے علاوہ کسی اور ملک نے اس کو تسلیم نہیں کیا مگر اسرائیل نے کب عالمی رائے عامہ کی فکر کی ہے۔ اسے امریکہ کی یہودی لابی کی طاقت کا احساس ہے اور جانتا ہے کہ امریکہ کبھی اس کی حمایت اور مدد سے منہ نہیں موڑ سکتا، اسی لئے وہ صرف عربوں نہیں بلکہ پوری دنیا کے سینے پر مونگ دل رہا ہے۔

کیمپ ڈیوڈ معاہدہ مصر کے حق میں تو بہتر رہا ہے، اسے صحرا سینا واپس مل گیا مگر جمال عبدالناصر نے جس مصر کو عرب ملکوں کا لیڈر بنا دیا تھا وہ مصر عربوں میں ہی الگ تھلگ پڑ گیا۔ کیمپ ڈیوڈ معاہدہ کرنے والے مصر کے صدر انور سادات کو مصری فوجیوں نے ہی بھری پریڈ میں موت کے گھاٹ اتار دیا لیکن تب تک مصری فوج میں پہلے سے ہی موجود امریکی اور اسرائیلی ایجنٹ مضبوط ہو گئے تھے۔ حسنی مبارک کی شکل میں اسی ایک ایجنٹ نے مصر کے اقتدار پر قبضہ کر لیا۔ فلسطین کی جولڑائی اب تک عربوں کا ایک متحدہ محاذ لڑ رہا تھا وہ صرف فلسطینیوں کی ہی لڑائی رہ گئی۔ عرب ممالک ایک طرف تو فلسطینی مزاحمتی تحریک فلسطین لبریشن آرگنائزیشن (پی ایل او) اور اس کے لیڈر یاسر عرفات کو مالی، سفارتی اور اخلاقی مدد تو دیتے رہے، دوسری جانب اسرائیل سے بھی رشتے ہموار کر لئے۔ مصر، اردن، قطر، متحدہ عرب امارات وغیرہ نے اسرائیل سے سفارتی اور تجارتی رشتے بھی قائم کر لئے۔ اسی دوران سعودی عرب کے شاہ خالد مرحوم نے اس مسئلہ کے حل کے لئے دو مملکتی فارمولہ پیش کر دیا جس کی رو سے اگر اسرائیل سلامتی کونسل کی قرارداد کے مطابق مقبوضہ فلسطینی علاقہ خالی کر دے اور وہاں ایک آزاد خود مختار فلسطینی ریاست قائم ہو، جس کی راجدھانی یروشلم ہو تو عرب ملک نہ صرف اسرائیل کو اس کی ان سرحدوں کے اندر تسلیم کر لیں گے بلکہ اس سے ہر طرح کے رشتے بھی استوار کر لیں گے اور اس کے تحفظ کی گارنٹی بھی دیں گے۔

یہ فارمولہ پوری دنیا کو پسند آیا۔ اسرائیل کے وجود کو ہی تسلیم نہ کرنے والے یاسر عرفات نے بھی اسے تسلیم کر لیا اور اسی کی بنیاد پر امریکہ کی ثالثی میں اسرائیل اور پی ایل او کے درمیان اوسلو معاہدہ بھی ہوا جسے نہ اسرائیل کے سخت گیر عناصر نے پسند کیا اور نہ فلسطین کے۔ اسرائیل میں یہ معاہدہ کرنے والے وزیر اعظم کو قتل کر دیا گیا اور فلسطین میں ایک نیا سخت گیر محاذ حماس کی شکل میں وجود میں آ گیا۔ دوسری جانب معاہدہ کے باوجود اسرائیل مقبوضہ علاقوں میں یہودی بستیاں تعمیر کرتا رہا جس سے عاجز آ کر یاسر عرفات کے جانشین محمود عباس نے بھی اسرائیل سے مزید گفتگو کا سلسلہ بند کر دیا۔ اس کے بعد کی کہانی تو ابھی کل کی ہی ہے۔ اب جب آزاد خود مختار فلسطینی ریاست کے قیام کو اتنی زبردست عالمی حمایت حاصل ہے، اسرائیل اور امریکہ دونوں اوسلو معاہدہ کو ہی بھول چکے ہیں۔ اسرائیلی وزیر اعظم نتن یاہو تو اب وسیع تر اسرائیل کی بات کہہ رہے ہیں اور ٹرمپ بھی کہہ چکے ہیں کہ اسرائیل بہت چھوٹا ملک ہے اس کی سرحدوں کی اور توسیع ہونی چاہئے۔ یعنی وہ بھی وسیع تر اسرائیل کی حمایت کر رہے ہیں جو صحرا سینا، گولان کی پہاڑیوں اور اردن کے علاوہ عراق، سعودی عرب کا ایک حصہ جس میں مدینہ منورہ بھی شامل ہے پر مشتمل ہوگا۔ اس لئے یہ سمجھ پانا فی الحال مشکل ہو رہا ہے کہ یہ اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا مگر یہ ضرور ہے کہ مستقبل قریب میں آزاد خود مختار فلسطینی مملکت کا قیام بعید از قیاس ہے۔ فوری ضرورت غزہ میں نسل کشی روکنے کی ہے جس پر ابھی ایمانداری سے کام بھی نہیں شروع ہوا ہے۔☆

لداخ: جو کبھی متحدہ ہندوستان، تبت، چین، ترکستان اور وسط ایشیا کی ایک اہم گزر گاہ تھا......

افتخار گیلانی

جموں و کشمیر سے الگ کیا گیا دور افتادہ اور پسماندہ لداخ خطہ، جو اس وقت تشدد کا شکار ہے۔ ایک صدی قبل تک خاصا متمول اور متحدہ ہندوستان، تبت، چین، ترکستان و وسط ایشیاء کی ایک اہم گزر گاہ ہوتا تھا۔ خوبصورت ارضیاتی خدو خال، حد نگاہ تک رنگ برنگے او نچے ننگے پہاڑ، بنجر اور ویران لمبے چوڑے میدان، اس خطے کو خاصی حد تک پاکستانی صوبہ بلوچستان سے مماثلت کرواتے ہیں۔ پچھلے سال اگست میں ہندوستان نے اس خطہ کو جموں و کشمیر سے الگ کر کے ایک علیحدہ مرکز کے زیر انتظام خطہ بنایا۔ دو ضلعوں لیہہ اور کرگل پر مشتمل اس خطہ کا رقبہ نقشہ پر 97872 مربع کلومیٹر ہے۔ مگر اکسائی چن علاقہ کے چین کے زیر تصرف ہونے کی وجہ سے اصل رقبہ صرف 58321 مربع کلومیٹر ہی ہے۔ اکثر لکھاری اس خطے کو بدھ اکثریتی علاقہ گردانتے ہیں۔ جبکہ 2011 کی مردم شماری کے مطابق اس خطے کی دو لاکھ 74 ہزار کی آبادی میں 46.40 فیصد مسلمان اور 39.65 فیصد بدھ مت کے پیروکار ہیں۔ لیہہ ضلع میں بدھ آبادی 66.39 فیصد ہے۔ مگر اس ضلع میں بھی 25 مسلم اکثریتی گاؤں ہیں۔ اس خطے کی نامور شخصیت اور تاریخ دان عبدالغنی شیخ کے مطابق یہ علاقہ ایک صدی قبل تک دنیا سے اس قدر جڑا تھا کہ ترک یہاں کی دوسری زبان تھی۔ 19 ویں اور 20 ویں صدی کے اوائل تک یہ علاقہ برطانیہ، چین اور روس کی چپقلش کا مرکز رہا۔ تاجروں، سیاحوں، جاسوسوں اور سپاہیوں کے لیے ترکستان یعنی سنکیانگ کے شہروں یارقند، ختن اور کاشغر کے سفر کے لیے لداخ ایک اہم زمینی رابطہ تھا۔ لیہہ شہر میں بدھ خانقاہ نمگیال سیموگمپا اور اس سے کچھ فاصلے پر تاریخی جامع مسجد کی سیڑھیوں پر بیٹھے معمر افراد ترکستان کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ اگر آپ نے ذرا ذکر چھیڑا تو وہ یارقند، کاشغر یا تبت کے دارالحکومت لہاسہ، گلگت، بلتستان، ہنزہ و چترال کی ڈھیر ساری کہانیاں سنائے بغیر نہیں جانے دیتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ لیہہ کے بازار میں ایک معمر لداخی نے ایک بار بتایا کہ وہ عذاب الٰہی کے شکار ہو گئے ہیں، کیونکہ ان کے بزرگوں نے نعمتوں کی قدر نہیں کی۔

لداخی محقق ریچن ڈولما کے مطابق کشمیر کی طرح لداخ بھی 20 ویں صدی میں وقوع پذیر سیاسی واقعات کی وجہ سے دنیا سے الگ تھلگ ہو کر رہ گیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس خطے کی بقاء، ترقی، اور عظمت رفتہ کی بحالی کا دارومدار قراقرم کے بند دروں کو دوبارہ تجارت اور راہداری کے لیے کھولنے میں ہی مضمر ہے۔ قدیم شاہراہ ریشم کی ایک شاخ اس خطے کے بلند و بالا پہاڑوں سے ہو کر گزرتی تھی۔ چین کے ذریعے 1949 میں مشرقی ترکستان یعنی سنکیانگ پر اور پھر 1950 میں تبت پر قبضہ کے بعد آہنی دیوار کھڑا کرنے سے راہداریاں بند ہو گئیں۔ مگر سب سے زیادہ نقصان 1947 میں تقسیم ہند اور تنازعہ کشمیر کی وجہ سے خطے میں پیدا ہوئی کشیدگی کی وجہ سے ہوا۔ 1962 کی ہندوستان-چین جنگ سمیت یہ خطہ پانچ جنگیں جھیل چکا ہے۔ ہندوستان کی پاکستان اور چین کے ساتھ چپقلش نے اس پورے خطے کے تاریخی روابط منقطع کروا کے اس کو غربت اور افلاس میں دھکیل کر رکھ دیا ہے۔ جموں و کشمیر کے محکمہ سیاحت کے سابق سربراہ اور محقق سلیم بیگ کا کہنا ہے کہ کشیدگی اور سیاسی واقعات نے اس خطے کو مرکز سے دنیا کے ایک کونے میں لا کر کھڑا کر کے رکھ دیا۔ اس خطے میں سرکاری ملازم اپنی تقرری کو سزا تصور کرتے ہیں۔ نویں صدی کی ایک فارسی قلمی دستاویز حدود عالم کے بقول وسط ایشیاء کے جو لوگ حج پر جاتے تھے، لداخ ان کے لیے ایک اہم پڑاؤ ہوتا تھا، ان روابط کی وجہ سے ترک زبان رابطہ کے ایک ذریعہ کے بطور رائج ہو گئی تھی۔ خود لداخی زبان میں کئی ترک الفاظ داخل ہو گئے۔ ترک تاجروں نے لداخ میں سکونت اختیار کر کے کشمیری اور لداخی عورتوں سے شادیاں کی۔ ان کی نسل کو ارغون کہتے ہیں۔ دیگر نسلوں میں یہاں مون، منگول اور درد قابل ذکر ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ 90 کی دہائی تک لداخ میں مسلم اور بدھ آبادی میں خاصا باہمی میل جول تھا۔ فرقہ وارانہ منافرت کا کوئی نام و نشان نہیں تھا۔ مسلمان نام بھی مقامی یعنی محمد زیرنگ جیسے ہوتے تھے۔ مغل دور میں لداخ کے باج گذار نمگیال خاندان کے فرمانروا خطوط و سکوں پر محمود شاہ یا اسی طرح کے مسلمان ناموں سے اپنے آپ کو کہلوانا پسند کرتے تھے۔ لداخی بدھ البتہ ڈوگرہ ہندوؤں کے تئیں خلش رکھتے تھے۔ وہ یہ بھول نہیں پا رہے تھے کہ جب 1841 میں ڈوگرہ جنرل زور آور سنگھ نے لداخ پر فوج کشی کی تو ان کی عبادت گاہوں کو اصطبل بنا کر ان کی بے حرمتی کی گئی۔

مگر جوں جوں ہندوستانی سیاست کے عنصر لداخ میں پروان چڑھتے گئے، دونوں فرقوں کے درمیان محاذ آرائی بھی شروع ہو گئی۔ بدھ فرقہ کو بتایا گیا کہ ان کی پسماندگی کی وجہ سرینگر کے حکمران ہیں۔ چونکہ پوری ریاست میں ان کی آبادی سکھوں سے بھی کم یعنی 0.89 فیصد تھی، تو ان کا مجموعی سیاسی وزن بھی کم تھا۔ اس لیے 90 کے اوائل میں یہاں کی بدھ آبادی نے اس خطے کو کشمیر سے الگ کرنے اور مرکز کا زیر انتظام علاقہ بنانے کے لیے ایجی ٹیشن شروع کی۔ مسلمانوں نے اس کی جم کر مخالفت کی۔ اس کے رد عمل میں بدھ تنظیموں نے مسلمانوں کے سوشل بائیکاٹ کی کال دی، جو 1994 تک جاری رہا۔ یہ شاید دنیا کی تاریخ میں کسی بھی فرقہ کے خلاف طویل ترین ترک موصلات ہوگا۔ 1994 میں جب کشمیر میں گورنر راج نافذ تھا تو گفت و شنید کے بعد لداخ پہاڑی ترقیاتی کونسل تشکیل دی گئی۔ اس کو بجٹ بنانے کا اختیار دیکر مقامی انتظامیہ کو اس کے ماتحت کر دیا گیا۔ بعد میں 2003 میں وزیر اعلیٰ مفتی محمد سعید نے پاس کے مسلم اکثریتی کرگل ضلع کے لئے بھی اسی طرح کی کونسل کی منظوری دے دی۔ 2012 میں اس ضلع کے بدھ اکثریتی تحصیل زنسکار میں بدھ آبادی نے مسلمانوں کے مکانوں و دکانوں پر دھاوا بول دیا۔

وجہ تھی کہ بدھ فرقہ کے 22 افراد مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے۔ چونکہ ہندومت کی طرح لداخی بدھوں میں بھی ذات پات کا عنصر سرایت کر گیا ہے، اس لیے نچلی ذات کے بدھ خاصے نالاں رہتے ہیں۔ زنسکار بدھ ایسوسی ایشن نے اس واقعہ کے بعد عرصے تک مسلمانوں کا سماجی بائیکاٹ کر دیا۔ اگر کوئی بدھ کسی مسلم تاجر سے کوئی بھی چیز خریدتا ہوا پایا جاتا تو اس پر باقاعدہ جرمانہ عائد ہو جاتا تھا۔ جو کونسل کے سرکاری خزانہ میں جمع کیا جاتا تھا۔ لداخ کا خطہ کئی عجیب و غریب رسم و رواج کی وجہ سے بھی خاصا مشہور ہے، مگر آہستہ آہستہ وہ اب معدوم ہوتے جا رہے ہیں۔ کئی مورخوں نے درد نسل کو اصل اور مستند آرین نسل قرار دیا ہے۔ 1979 میں دو جرمن خواتین کو اس خطہ میں چند ممنوعہ علاقوں میں گھومنے کی پاداش میں گرفتار کیا گیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ خواتین مرد ساتھیوں کی تلاش میں تھیں، تاکہ اصل آرین نسل پیدا کر سکیں۔ ابھی بھی متواتر ایسی خبریں آتی ہیں کہ مغربی ممالک کی نسل پرست خواتین علاقے میں مردوں کے ساتھ جنسی تعلقات کرنے آتی ہیں۔ جرمن بھی اپنے آپ کو مستند آرین نسل تصور کرتے ہیں۔

اس علاقے میں کئی دیہاتوں میں ابھی بھی ایک عورت کے کئی شوہر ہوتے ہیں، گو کہ اس رسم پر 1950 میں قانونی طور پر پابندی لگائی جا چکی ہے۔ اکثر ایک خاندان میں دو بھائیوں کی مشترکہ بیوی ہوتی ہے، تاکہ زرعی زمین کی تقسیم روکی جا سکے۔ پورے خطے میں زرعی زمین کا رقبہ محض 620 مربع کلومیٹر ہے۔ کئی دیگر رسوم بدھ کلچر کا حصہ ہیں۔ نوبرہ تحصیل کے نمبردار زیرنگ نمگیال کے مطابق اکثر خاندان سب سے چھوٹے بیٹے کو لاما بنانے کے لیے خانقاہ بھیجتے ہیں۔ لاما لداخیوں کی زندگی کا اہم جز ہوتا ہے۔ تقریباً سبھی دیہاتوں میں ایک یا دو بدھ خانقاہیں ہیں، جن کا انتظام و انصرام لاماؤں کے سپرد ہوتا ہے۔

خطے کے روابط منقطع ہونے کا سب سے زیادہ نقصان مسلم اکثریتی کرگل ضلع کو اٹھانا پڑا۔ اس کے علاوہ ہندوستان-پاکستان جنگوں میں اس ضلع کے کئی دیہات کبھی ادھر تو کبھی ادھر چلے آتے تھے۔ 1999 کی کرگل جنگ کے بعد جب لداخ کے پہلے کور کمانڈر جنرل ارجن رائے کی ایما پر دیہاتوں کی سرکاری طور پر پیمائش وغیرہ کی گئی، تو معلوم ہوا کہ ترتک علاقے کے کئی دیہات تو سرکاری ریکارڈ میں ہی نہیں ہیں۔ اس لیے 2001 کی مردم شماری میں پہلی بار معلوم ہوا کہ لداخ خطے میں مسلم آبادی کا تناسب 47 فیصد ہے اور بدھ آبادی سے زیادہ ہے۔ ورنہ اس سے قبل اس خطے کو بدھ اکثریتی علاقہ مانا جاتا تھا اور اکثر لکھاری ابھی بھی پرانے اعداد و شمار کو ہی استعمال کرتے ہیں۔ کرگل اسکردو تحصیل کا حصہ ہوتا تھا۔ اس لیے یہاں کی زمینوں و جائیداد کے ریکارڈ ابھی بھی اسکردو کے محافظ خانے میں موجود ہیں۔ کسی عدالتی مقدمہ یا تنازعہ کی صورت میں ابھی بھی ریکارڈ اسکردو سے ہی منگوایا جاتا ہے۔ لداخ کو باقی دنیا سے ملانے والے دو راستہ سرینگر کی طرف زوجیلا درہ اور ہماچل پردیش کی طرف روہتانگ درہ چھ ماہ کے لیے بند ہو جاتے ہیں۔ کرگل اسکردو کے درمیان 192 کلومیٹر کا فاصلہ ہے اور یہ پورا سال کھلا رہتا تھا۔ نوبرہ میں کھردنگلہ کے مقام سے کاشغر، ختن اور یارقند کو جانے والے راستے بھی مسافروں اور قافلوں کا پچھلی کئی دہائیوں سے انتظار کر رہے ہیں۔

ریٹائرڈ اسکول ٹیچر حاجی عبدالرزاق کا کہنا ہے کہ ان کے والد اکثر یارقند اور کاشغر تجارت کی غرض سے جاتے تھے۔ نوبرا وادی میں وسط ایشیا اور دشت گوبی کی پہچان یعنی دو اونٹ والے کوہان ملتے ہیں، گو کہ ان کی آبادی اب خاصی کم ہو گئی ہے چند برس قبل سلیم بیگ، عبدالغنی شیخ اور لیہہ میں مقیم کئی احباب نے تاریخی ساسوما مسجد کی تجدید و تزوین کر کے اس کے متصل تین منزلہ میوزم بنایا۔ یہ میوزم اس خطے کے ترکستان اور وسط ایشیاء کے درمیان تاریخی روابط کا شاہکار ہے۔ ترک ارغون خاندانوں نے نوادرات و مخطوطات کا ایک خاصا بڑا ذخیرہ اس میوزم کی نذر کیا۔ قدیمی یارقندی قالین، اور کئی مخطوطات جامع مسجد سے یہاں منتقل کئے گئے۔ 17 ویں صدی میں جب اس مسجد کی تعمیر کی گئی تھی، تب بدھوں کی سب سے مقدس خانقاہ ہمپس خانقاہ کے ہیڈ لاما ستساگ راسپا نے لکڑی کی ایک چھتری مسجد کے امام صاحب کی نذر کی۔ جو مسجد کے اندر ہی ایک فریم میں رکھی گئی تھی۔ مسجد کا فرش ترک تاجروں نے فراہم کیا تھا۔ فی الوقت چینی اور ہندوستانی فوجوں کے کشمکش کا مرکز گلوان وادی بھی ایک ترک ارغون غلام رسول گلوان کے نام سے موسوم ہے، جو ایڈونچر کے شوقین برطانوی سیاحوں کے لیے گائیڈ کا کام کرتے تھے۔ غور طلب ہے کہ 1892 میں ایرل آف ڈیمور کی قیادت میں سیاحوں کے قافلہ کو جب وہ گائیڈ کر رہے تھے، تو یہ قافلہ برفانی طوفان میں گھر کر بھٹک گیا۔ اپنی کتاب "لداخ کی تہذیب و ثقافت" میں عبدالغنی شیخ میں لکھتے ہیں کہ گلوان نے متبادل راستے کو دریافت کر کے اس قافلہ کو صحیح و سلامت منزل تک پہنچایا۔

ایرل آف ڈیمور نے اس وادی، جس کو انہوں نے دریافت کیا تھا، گلوان کے نام سے موسوم کیا۔ اسی طرح دولت بیگ الدائی کا وسیع و عریض میدان ترک سردار سلطان سعید خان المعروف دولت بیگ کے نام سے موسوم ہے۔ 16 ویں صدی میں لداخ اور کشمیر پر فوج کشی کے بعد سعید خان کا قافلہ واپس یارقند جا رہا تھا تو وہ برفانی طوفان میں گھر کر ہلاک ہو گیا۔ تین صدی بعد جب برطانوی سرویر جنرل والٹر لارنس اس علاقے میں پہنچا، تو وہاں انسانی اور جانوروں کی ہڈیاں بکھری ہوئی تھیں۔ اس کو بتایا گیا کہ یہ اولدی قبیلہ کے دولت بیگ اور اس کے قافلہ کی باقیات ہیں، تو اس نے ریکارڈ میں اس میدان کا نام دولت بیگ اولدی درج کر دیا۔ افغانستان کی طرح یہ خطہ بھی عالمی طاقتوں کی ریشہ دوانیوں یعنی گریٹ گیم کا شکار رہا ہے۔ مغلوں اور بعد میں برطانوی حکومت نے لداخ پر براہ راست علمداری کے بجائے اس کو ایک بفر علاقہ کے طور پر استعمال کیا۔ عبدالغنی شیخ کے مطابق 1872 کو ڈوگرہ مہاراجہ رنبیر سنگھ نے گوالیار اور نیپال کے حکمرانوں کو ساتھ ملا کر زار روس الیگزنڈر دوم کو خط لکھ کر ہندوستان پر حملہ کرنے کی دعوت دی۔ انہوں نے زار روس کو یقین دلایا کہ اس کے حملہ کی صورت میں سبھی ریاستوں کے والی برطانوی راج کے خلاف بغاوت کر کے روسی فوج کا ساتھ دیں گے۔

یہ خط فرغانہ کے روسی گورنر کے توسل سے زار روس کو بھیجا گیا تھا۔ مگر فرغانہ میں اس خطہ کے مندرجات برطانوی جاسوسوں کے ہتھے چڑھ گئے۔ برطانوی حکومت نے مہاراجہ رنبیر سنگھ کی گوشمالی کر کے لداخ میں اپنا ایک مستقل نمائندہ مقرر کر دیا۔ دیگر ریاستوں کے حکمرانوں پر بھی غیر ممالک کے ساتھ سفارتی راہ و رسم بڑھانے پر پابندی عائد کی گئی۔ شیخ کے بقول زار روس نے اپنے جواب میں لکھا تھا کہ وہ فی الحال ابھی ترکی کے ساتھ برسر پیکار ہونے کی تیاری کر رہا ہے۔ استنبول فتح کرنے کے بعد دو سال تک آرام کرنے کے بعد وہ ہندوستان کا رخ کرے گا۔ 1877 میں روس نے ترکی کے خلاف محاذ کھولا جس کے نتیجے میں بلغاریہ، رومانیہ، سربیا اور مونٹینگرو ترکی کے ہاتھ سے نکل گئے۔ مگر زار کا استنبول تک پہنچنا بس خواب ہی رہ گیا۔ لداخ کے پہاڑوں کے پیچ و خم سے بل کھاتے ہوئے دریائے سندھ اور اس کی معاون ندی نالوں سے پچھلی ایک صدی کے دوران کافی پانی بہہ چکا ہے۔ خطے میں مسلمانوں اور بدھ مت کے پیروکاروں کے درمیان وہ اب پہلی سی الفت نہیں رہی۔ مگر ماضی اور عظمت رفتہ کی یادیں قدرے مشترک ہیں۔ پوری آبادی اب ایک الگ تھلگ اور ایک کونے میں زندگی گذارنے سے عاجز آچکی ہے۔ جب لداخ کو کشمیر سے الگ کیا گیا، تو سرکاری ملازمت اور پولیس میں لداخ کے مکینوں کو لیہہ اور کرگل پوسٹنگ کے لیے بھیجا گیا، تو تقریباً سبھی نے جانے سے انکار کر دیا۔ زور زبردستی سے ان کو اس مرکز کے زیر انتظام علاقہ کے کیڈر میں شامل کیا گیا۔ لداخی محقق ڈولما کے مطابق ہندوستان، چین اور پاکستان لداخ کی تزویراتی افادیت کو تسلیم تو کرتے ہیں، مگر فوجی نقطہ نظر سے آگے نہیں دیکھ پاتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ یہ خطہ ایک بار پھر تجارت، روابط اور تہذیبوں کے ملن کا مرکز بن سکے۔ اس کے لیے اشد ضروری ہے کہ مسئلہ کشمیر کا کوئی پر امن حل تلاش کیا جائے تا کہ اس خطے کو کشیدگی سے نجات حاصل ہو اور یہ ایک بار پھر مسکراہٹوں اور آسودگی کا گہوارہ بنے۔

(بشکریہ: دی وائر اردو)

قرآن وسنت میں وقف کی اہمیت اور عدالت کا عبوری فیصلہ، ایک مختصر جائزہ

محمد اعجاز الرحمن شاہین قاسمی

قرآن وسنت میں وقف (صدقہ جاریہ) کی اہمیت، بہت زیادہ ہے۔ وقف کا مطلب ہے کسی چیز کو اللہ کی راہ میں خاص مقاصد کے لئے مخصوص کرنا، جیسے کہ مساجد، مدارس، یا دیگر فلاحی کاموں کے لیے وقف کیا جاتا ہے۔ اس کے ذریعے لوگوں کو علم، صحت، اور دیگر ضروریات میں مدد فراہم کی جاتی ہے۔ قرآن میں وقف کی اہمیت: اللہ کی رضا کے لئے: قرآن میں اللہ تعالیٰ نے صدقہ دینے کی اہمیت پر زور دیا ہے، اور وقف کو بھی اسی زمرے میں دیکھا جاسکتا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے: سورۃ البقرہ: آیت نمبر 267: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے پاکیزہ مالوں میں سے خرچ کرو۔" وقف کرنا ثواب کا ذریعہ ہے: "قرآن میں اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ جو شخص اپنے مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے، اس کے لیے عظیم اجر ہے۔

سنت نبوی میں وقف کی اہمیت: وقف کے سلسلے میں نبی کریم ﷺ کی مثال: آخری نبی حضرت محمد ﷺ نے اپنے دور میں کئی بار وقف کے ذریعے معاشرتی بہتری کے کام کئے۔ آپ نے کئی زمینوں اور باغات کو اللہ کی راہ میں وقف کیا تاکہ لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ وقف کے سلسلے میں مسلمانوں کی ذمہ داری: حدیث میں آتا ہے کہ جن لوگوں نے اپنی دولت کو اللہ کی راہ میں وقف کیا، وہ قیامت کے دن ان کے لئے شفاعت کا سبب بنیں گے۔ اس لیے وقف ایک نہایت اہم عمل ہے جو مسلمان معاشرے میں فلاح و بہبود کے لئے بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ اس کی ترقی اور حمایت سے نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی سطح پر بھی خیر و برکت حاصل ہوتی ہے۔

وقف کے سلسلے میں عدالت کا حالیہ عبوری فیصلہ: عبوری فیصلے اس وقت دیے جاتے ہیں جب عدالت کو یقین ہو کہ اصل سماعت میں ایسا فیصلہ کیا جاسکتا ہے جو وقف کی حقیقی نوعیت اور مقاصد کے مطابق ہو۔ اس طرح کے فیصلے کے ذریعے عدالت یہ یقینی بنانے کی کوشش کرتی ہے کہ وقف کا بنیادی مقصد متاثر نہ ہو اور متعلقہ حقوق کی حفاظت کی جا سکے مندرجہ ذیل سطور میں ہم وقف کے سلسلے میں عدالت کے عبوری فیصلہ کا جائزہ لیں گے۔

عدالت کے ذریعے دیے گئے عبوری فیصلے کو کچھ مسلم تنظیموں نے اپنی جیت قرار دیا ہے لیکن بہت سی مسلم تنظیمیں پوری طرح سے مطمئن نہیں ہے اور پارلیمنٹ کے ذریعے بنائے گئے قانون کے کچھ شقوں میں بھی ان کو ابھی اعتراض باقی ہے اور اس کے لیے وہ آنے والے دنوں میں شدت کے ساتھ تحریک چلانے کی تیاری کر رہی ہے۔

سپریم کورٹ نے حکومت کے ذریعے بنائے گئے ایکٹ کے سیکشن تین (آر) سے متعلق جس میں یہ کہا گیا ہے کہ کسی کو بھی اپنی زمین یا کوئی بھی جائیداد وقف کرنے سے پہلے یہ ثابت کرنا پڑے گا کہ وہ کم سے کم پانچ سالوں سے اسلام پر عمل کر رہا ہے۔ حکومت کی طرف سے بنایا گیا ایکٹ کا یہ شق اپنے اپ میں بہت ہی زیادہ مضحکہ خیز ہے کیونکہ اس کا تعلق ایک مسلمان کی طرف سے وقف کرنے کی بنیاد سے متعلق ہے حکومت کے پاس یہ معلوم کرنے کا کوئی طریقہ کار موجود نہیں ہے کہ کون کس مذہب کا پیروکار ہے سوائے اس کے کہ کوئی آدمی خود یہ اعلان کرے کہ میں فلاں مذہب کو مانتا ہوں۔ عدالت نے اس شق کو خارج کر دیا ہے۔

سپریم کورٹ کا دوسرا عبوری فیصلہ سیکشن 3 (سی) سے متعلق ہے جس میں ضلع کلکٹروں کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وقف کے طور پر دعوی کی گئی جائیدادیں حکومت کی ہیں یا مسلمانوں کی طرف سے وقف کی گئی ہیں اس کا تعین ضلع کلکٹر اپنے صوابدید کی بنیاد پر کریں۔ عدالت نے اس شق کو بھی خارج کر دیا ہے۔ اس بات کو یقیناً مسلم عرضی گزاروں کی جیت قرار دیا جاسکتا ہے کیونکہ اس میں بیوکریسی کے اختیارات کو کم کر دیا ہے اور وقف املاک پر قبضہ کرنے کے حکومت کے مستقبل کے کسی بھی منصوبے پر روک لگادی ہے

اسی طرح اپنے فیصلے کے تیسرے حصے میں سپریم کورٹ نے سینٹرل وقف کونسل اور ریاستوں کے بورڈ کی فیصلہ سازی کی طاقت کو توازن بخشا ہے اور غیر مسلم اراکین کی تعداد کو کم سے کم کر کے اقلیت کے درجے تک پہنچا دیا ہے۔ جو وقف کے لئے خوش آئند ہے۔

وقف بائیوزر کے سلسلے میں عدالت نے پرانے وقف ایکٹ کا جائزہ لیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ سن ۱۹۲۳ سے لیکر حالیہ دنوں تک سارے وقف ایکٹ اس بات کا مطالبہ کرتا رہا ہیکہ وقف جائیدادوں کا مکمل طور پر رجسٹر کرایا جائیں اور اس بات کا واضح احکامات تھے کہ اگر متعلقہ جائیدادوں کا کاغذات وقف ڈیڈ دستیاب نہیں ہونے کی صورت میں بھی رجسٹریشن کی کاروائیاں مکمل کی جاسکتی تھی، لیکن مسلم تنظیمیں اور اوقاف اس سلسلے میں تساہلی اور بے پرواہی کا ثبوت دیا۔ دینی اعتبار سے بھی یہ عمل غیر اسلامی ہے، کیونکہ کے قرآن پاک واضح طور ارشاد فرماتا ہے: اے ایمان والو جب تم ایک مقرر مدت تک کسی دین کا لین دین تو اسے لکھ لو اور چاہیے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک ٹھیک لکھے اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے تو اسے لکھ دینا چاہیے (سورہ البقرۃ ایۃ ۲۸۲)۔ اس بات و تسلیم کرنا چاہیے کہ عدالتی نظام اصول و ضوابط سے چلتا ہے جو قانونی شقوں کے لحاظ سے ساتھ ساتھ پارلیمانی قانون سازی کا بھی احترام کرتا ھے۔

اسی طرح اخیر میں عدالت نے ان جائیدادوں کے لیے جو تاریخی عمارتوں کی شکل میں ہیں اور جو آثار قدیمہ کے تحت آتی ہیں اس میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس طرح یہ کہا جا سکتا ہے کہ عدالت کا پورا عبوری فیصلہ کچھ حد تک وقف جائیداد کی حفاظت کے حق میں ہیں اور کچھ حد تک مسلمانوں کے لیے مایوس کن ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ مستقبل میں مسلم تنظیمیں کیا لائحہ عمل بناتی ہیں اور کس طرح اپنی تحریکوں کو کھڑا کرتی ہیں اور اپنے مطالبوں کو عدالت سے منوانے میں کامیاب ہوتی ہیں۔

(جنرل سکریٹری ورلڈ پیس آرگنائزیشن، نئی دہلی)

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

خلیق ٹونکی: ایک مایہ ناز خطاط

معصوم مرادآبادی

مایہ ناز خطاط محمد خلیق ٹونکی کا نام آتے ہی ذہن میں حسین وجمیل الفاظ کے ایسے پیکر اترنے لگتے ہیں، جنہیں دیکھ کر خطاطی کے دلدادہ عش عش کر اٹھتے تھے۔ استادگرامی محترم خلیق ٹونکی جن کے قدموں میں بیٹھ کر راقم الحروف نے برسوں خطاطی سیکھی، ہندوستان میں فن خطاطی کے بے مثال فن کار تھے۔ انہوں نے ایک ایسے دور میں اس فن کو جلا بخشی، جب اس کے قدردانوں کی تعداد قلیل تر ہوگئی تھی۔ کمپیوٹر نے اردو خوشنویسی کے دروازے پر دستک دے دی تھی اور بیشتر لوگ اس فن کے مستقبل سے مایوس ونامراد ہونے لگے تھے۔ تمام تر اندیشوں کو درکنار کر کے انہوں نے آخری دم تک خوشنویسی اور خطاطی کا دامن نہیں چھوڑا۔ حالانکہ انہیں وہ قدرومنزلت حاصل نہیں ہوسکی، جس کے وہ بجا طور پر مستحق تھے۔ لیکن انہوں نے کبھی اس کی پروا نہیں کی اور خاموشی کے ساتھ لفظوں کے گیسو سنوارنے اور نکھارنے میں منہمک رہے۔

خلیق ٹونکی، انتہائی راست باز، کم سخن، نفاست پسند اور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ روایتی وضع قطع، رکھ رکھاؤ اور ربط وضبط ان کی شخصی خصوصیات تھیں۔ گفتگو میں نپے تلے الفاظ استعمال کرتے تھے۔ اپنے شاگردوں سے ان کا تعلق دوستانہ ہوتا تھا۔ فنی تربیت کے علاوہ زبان وبیان کی غلطیوں کی اصلاح بھی کرتے تھے۔

محمد خلیق ٹونکی نے اپنی عمر کے 50 برس فن خطاطی کی خدمت میں صرف کئے اور حروف کو ایسی حسین وجمیل نشستیں عطا کیں کہ فن کے قدردان ان کے ہاتھوں کے بوسے لیا کرتے تھے۔ نازک بیل بوٹوں کی مدد سے وہ لفظوں کے گرد حسن کا ایسا جادو جگاتے تھے کہ بس دیکھتے ہی بن پڑتا تھا۔ انہوں نے نہ صرف اعلیٰ معیار کے فن پارے تخلیق کئے، بلکہ بے شمار طالبان فن کو تربیت بھی دی جو آج بھی ہندوستان کے مختلف حصوں میں تمام نامساعد حالات کے باوجود فن کی خدمت میں مصروف ہیں۔

محمد خلیق ٹونکی 1932ء میں ٹونک (راجستھان) میں پیدا ہوئے۔ موصوف نے ابتدائی خوشخطی اپنے والد محترم حافظ محمد صدیق خاں اور اپنے دادا محمد خاں سے حاصل کی۔ اس طرح خداداد صلاحیت آپ کو ورثے میں ملی۔ موصوف آٹھ سال کی عمر ہی سے ذوق وگلن سے خوش خط لکھنے لگے اور سب سے پہلے آپ نے اپنے والد کے پاس پتھر پر معکوس لکھائی اردو، ہندی، عربی سیکھی اور بہتر کارکردگی کی بنا پر 13 سال کی عمر میں ٹونک کے چھاپہ خانہ میں فریز رانگریز کے خصوصی حکم سے ملازمت مل گئی۔ 1944ء میں والی ٹونک نواب سعادت علی خان نے ایک نمائش میں آپ کی نقاشی اور خطاطی کے نمونے دیکھ کر آپ کو چاندی کے تمغے اور توصیفی سند سے نوازا۔

اسی دوران 1947ء کا خونیں دور آیا اور ملک تقسیم ہوگیا۔ ٹونک کا چھاپہ خانہ بھی کئی جگہوں پر تقسیم ہوا۔ 1948ء میں آپ بمبئی چلے گئے اور وہاں سلطانی پریس (بھنڈی بازار) محمدی پریس اور کریمی پریس (مجگاؤں) کے علاوہ مختلف اخباروں میں کام کیا۔ 1949ء میں آپ احمد آباد (گجرات) چلے گئے۔ وہاں مختلف کارخانوں میں نقش ونگار، گلکاری کی ڈیزائننگ کی۔ 1950ء میں جمعیۃ علماء ہند نے موصوف کو دہلی بلالیا اور اسی زمانہ سے 1994ء تک دہلی میں مقیم رہے۔ دہلی چونکہ فنکاروں، خوشنویسوں سے خالی ہوچکی تھی، صاحب ذوق ونظر نیز مقتدر اداروں کو اچھے خوشنویسوں کی شدید ضرورت تھی، لہٰذا خلیق ٹونکی کے پاس مختلف کاموں کے ڈھیر لگ گئے اور موصوف نے آفسیٹ اور بلاک کے کتابی کام شروع کردیے۔ جن میں دینی تعلیم کے رسالے (الجمعیۃ بک ڈپو) کشف الرحمن (ایک ضخیم تفسیر قرآن، سحبان الہند مولانا احمد سعید دہلویؒ) مصباح اللغات، صدیق اکبر، قصص القرآن (چہار جلد) ندوۃ المصنفین دہلی کی ضخیم ووقیع ہزاروں صفحات کی کتابیں لکھ کر داد وتحسین حاصل کی۔ نیز ٹائٹل، پوسٹر، سپاس نامے ودیگر ہمہ قسم کے کام انجام دے کر ملک وبیرون ملک میں ممتاز مقام حاصل کیا۔

1976ء میں پروفیسر نورالحسن (سابق وزیر تعلیم حکومت ہند) نے موصوف کے لئے خطاطی کی کلاس یعنی (ایڈوانس کیلی گرافی) غالب اکیڈمی نئی دہلی میں قائم کر کے اس کا سربراہ بنایا۔ جہاں موصوف محنت اور فراخ دلی سے مختلف خطوط مثلاً خط نستعلیق، خط نسخ، خط ثلث، خط دیوانی، خط رقعہ، خط ٹائپ (نسخ جدیدہ) خط طغرا نیز خطاطی سے متعلق لوازمات کی ٹریننگ دے کر طالبان فن کو اس قابل بنارہے تھے کہ ہند اور بیرون ہند عرب ممالک میں نام روشن کریں اور معقول روزی حاصل کرسکیں۔ چنانچہ کئی شاگرد عرب گئے اور اکثر ترقی اردو بیورو کی قائم کردہ خوشخطی کے مراکز میں استاد کی حیثیت سے ملازم ہوئے۔ اس وقت موصوف کو ہندوستان میں اردو اور عربی کے مروجہ خطوط اور ڈزائننگ کی حیثیت سے ممتاز وماہر اساتذہ میں منفرد مقام حاصل تھا۔

خلیق ٹونکی مرحوم کے یادگار کاموں میں چودھویں صدی ہجری کے آغاز پر حکومت ہند کی طرف سے جاری کردہ خوبصورت طغرے والا ڈاک ٹکٹ بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ آپ کے فن کا سب سے بڑا شاہکار بمبئی کے حج ہاؤس پر خط ثلث میں کی گئی خوبصورت خطاطی ہے۔ یہ عمارت آزاد ہندوستان میں مسلمانوں کی طرف سے تعمیر کی گئی ایک منفرد اور قیمتی عمارت ہے۔

اس کام کی خاطر آپ نے 1988ء میں تین فٹ چوڑی گرنائٹ (Granite) کی سلوں پر خط ثلث میں خوبصورت خطاطی کی۔ اس عمارت پر خطاطی کا کل رقبہ اٹھارہ سو مربع فٹ ہے۔ خطاطی جس مخصوص پتھر پر کی گئی ہے، اس کی خاصیت یہ ہے کہ کٹائی کے بعد اندر سے سنہرا نکلتا ہے۔ خلیق ٹونکی مرحوم کی ڈبل پنسل سے کی گئی خطاطی کے بعد پتھر کی کٹائی کی خاطر سوئزرلینڈ سے ماہرین کو مدعو کیا گیا، جنہوں نے مخصوص مشینوں کے ذریعہ انتہائی احتیاط سے کٹائی کی، تاکہ خطاطی متاثر نہ ہو۔ خلیق ٹونکی مرحوم عربی خطوط روایتی طرز میں لکھتے تھے مگر بعد میں ترک اساتذہ خطاطی کے معیاری کام سے آپ بے حد متاثر ہوگئے، چنانچہ حج ہاؤس پر لکھا گیا خط ثلث ترک اساتذہ کی روش کے مطابق ہے۔

1984ء میں آنجہانی وزیراعظم اندرا گاندھی نے غالب ایوارڈ اور توصیفی سند نیز نادر رقم کا خطاب عنایت فرمایا۔ 1985ء میں مرکزی وزیر اطلاعات ونشریات مسٹر وی۔ این گیڈگل نے 25واں نیشنل ایوارڈ عنایت فرمایا۔ 1986ء میں ترکی (استنبول) کے انٹرنیشنل کیلی گرافی کمپٹیشن میں ہندوستان کی نمائندگی کر کے داد وتحسین حاصل کی۔ 1988ء میں حکومت عراق نے بغداد میں عربی کیلی گرافی کی عالمی نمائش میں حصہ لینے کے لئے سرکاری طور پر بغداد بلایا اور انعام واکرام سے نوازا۔

موصوف نے حیدرآباد میں دارالعلوم حیدرآباد کے حج سمینار کے موقع پر کیلی گرافی کی نمائش کی۔ جس کا افتتاح شاہ فہد کے نمائندے جناب عبداللہ محسن ترکی نے فرمایا اور خلیق ٹونکی کو "سلطان القلم" کا خطاب اور توصیفی سند سے سرفراز فرمایا۔ پھر ملکی سطح پر اندرا گاندھی نیشنل سینٹر آف آرٹس کی طرف سے ورلڈ کیلی گرافی میں حصہ لیا۔ 1990ء میں کوالالمپور (ملیشیا) کے صد سالہ جشن میں خطاطی آل ورلڈ کمپٹیشن میں حصہ لیا۔ 1991ء میں ماریشس کی کیلی گرافی نمائش میں سرکاری دعوت پر بلایا گیا لیکن ناسازی طبیعت کی وجہ سے خود نہ جاسکے مگر اپنی کیلی گرافی کے نمونے ماریشس بھیج کر حصہ لیا۔ 1992ء میں اردو اکیڈمی دہلی نے ایوارڈ وتوصیفی سند سے نوازا۔ 1993 میں "رہنمائے اردو خوش نویس" کتابت ترتیب دی، جسے ترقی اردو بیورو نے شائع کیا۔ آپ عرصے سے دمے کے مریض تھے۔ آخری ایام میں سرطان کا مرض لاحق ہوگیا تھا۔ یہ مشکل وقت آپ نے اپنے وطن ٹونک میں گزرا اور 25 جون 1994 کو وہیں وفات پائی۔

شکیل بدایونی کی نعتیہ شاعری: ایک جائزہ

ڈاکٹر شوکت محمود شوکت

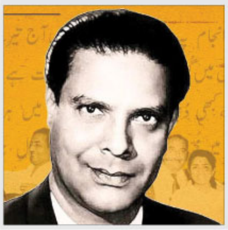

مجھے دشمنو نہ چھیڑو مرا ہے کوئی جہاں میں
میں ابھی پکار لوں گا نہیں دور ہے مدینہ
سوا اس کے میرے دل میں کوئی آرزو نہیں ہے
مجھے موت بھی جو آئے تو ہو سامنے مدینہ
مرے ڈوبنے میں باقی نہ کوئی کسر رہی تھی
کہا المدد محمدؐ! تو ابھر گیا سفینہ

شکیل بدایونی (پ: ۳/اگست، ۱۹۱۶ء۔ م: ۲۰/اپریل، ۱۹۷۰ء) اتر پردیش کے ایک ضلع "بدایوں" میں جمیل احمد سوختہ قادری کے گھر پیدا ہوئے، آپ کے والدِ گرامی، بمبئی (ممبئی) کی ایک مسجد میں خطیب اور پیش امام تھے۔ بدیں وجہ، شکیل بدایونی کی ابتدائی تعلیم مذہبی اور اسلامی طریقے پر ہوئی، آپ کا پیدائشی نام "شکیل احمد" تھا، جب کہ سلسلۂ چشت سے وابستہ ہونے کی بنا پر اپنے نام کے ساتھ "قادری" بھی لکھا کرتے تھے۔ اس سلسلے سے وابستگی کی بنا پر، آپ نے جیدِ اولیا حضرت عبدالقادر جیلانیؒ (غوثِ پاک) اور معین الدین چشتیؒ (غریب نواز اور برِعظیم میں سلسلۂ چشت کے مبلغ) کی شان میں مناقب بھی لکھیں جو آپ کے مجموعۂ نعت "نغمۂ فردوس" میں شامل ہیں۔ حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کی شان میں کہی گئی منقبت میں سے دو اشعار ملاحظہ ہوں:۔

دل ربا ہے کس قدر شانِ جمالِ غوثِ پاکؒ
ہے جہاں شیدائے حسنِ بے مثالِ غوثِ پاکؒ

آنکھ کے پردوں میں بے پردہ نظر آنے لگی
ہے پسِ آئینہ تصویرِ جمالِ غوثِ پاکؒ

جب کہ معین الدین چشتیؒ (غریب نواز) کے حوالے سے کہی گئی منقبت میں سے بھی دو اشعار ملاحظہ ہوں:۔

جنوں میں کاش ہو اتنا اثر غریب نوازؒ
نظر اٹھاؤں تو آئیں نظر غریب نوازؒ

نہ مجھ کو خواہشِ جنت نہ فکرِ حور وقصور
بس اک نگاہِ محبت اثر غریب نوازؒ

اگر چہ! آپ کا پیدائشی نام "شکیل احمد" تھا مگر، آپ اپنے قلمی نام، "شکیل بدایونی" سے دنیائے علم و ادب میں مشہور ومعروف ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اسلامی مدرسے میں حاصل کرنے کے بعد، آپ نے اسلامیہ ہائی سکول، بدایوں سے میٹرک کا امتحان پاس کیا، بعد ازاں اعلیٰ تعلیم کے لیے، "علی گڑھ" مسلم یونی ورسٹی، علی گڑھ میں داخلہ لیا وہاں سے بی۔ اے کرنے کے بعد، "دہلی" میں کچھ عرصہ ایک سرکاری ادارے میں کلرک کی حیثیت سے ملازمت اختیار کی۔ چوں کہ آپ کا تعلق ایک مذہبی گھرانے سے تھا، اس لیے ابتدا میں آپ نے غزلیات سمیت بہت شان دار نعتیں کہیں، تاہم! علی گڑھ، قیام کے دوران میں، آپ کی ملاقات استاد "جگر مرادآبادی" سے ہوئی۔ اس ملاقات کے اثرات، آپ کو فلمی دنیا میں گیت لکھنے کی طرف لے آئی، تقریباً سو سے زائد، فلموں کے لیے آپ نے نہایت عمدہ گیت لکھے، لیکن، آپ کی طبیعت میں جو مذہبی اثرات، بچپن ہی سے راسخ ہوچکے تھے اور آپ کے اندر عشقِ رسولؐ جو بحرِ بے کراں کی طرح موجود تھا، انھی وجوہات نے آپ کو مجبور کیا کہ آپ نے چند فلموں کے لیے نعتیں بھی لکھیں۔ ان نعتوں میں نہ صرف آپ کا فن عروج پر نظر آتا ہے بل کہ ان نعتوں میں، آپ کے دل میں "عشقِ رسولؐ" اور "مدینے کی تڑپ" بھی اوجِ کمال پر نظر آتے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ فلموں میں نعتوں کا استعمال، سب سے پہلے شکیل بدایونی ہی نے کیا تھا تو بے جا نہ ہوگا۔ نیز، آپ نے اپنی پہلی فلم "درد" کے لیے نہ صرف نہایت عمدہ نعت لکھی تھی بل کہ اس نعت کو برِعظیم میں اس قدر مقبولیت حاصل ہوئی کہ ہر، پیر و جواں اس نعت کے بول ترنم سے پڑھتے ہوئے دیکھا گیا۔ اس نعت کے بول کچھ یوں تھے:۔

بیچ بھنور میں آن پھنسا ہے دل کا سفینہ، شاہِ مدینہ
بگڑی ہوئی تقدیر بنادو ڈوبتی نیا پار لگادو
ورنہ خدارا مشکل ہے جینا، شاہِ مدینہ
بیچ بھنور میں آن پھنسا ہے دل کا سفینہ
بے کس کے غم خوار تمھی ہو جو کچھ ہو سرکار تمھی ہو
دل کا سکوں جینے کا سہارا دنیا نے سب چھینا، شاہِ مدینہ
بیچ بھنور میں آن پھنسا ہے دل کا سفینہ

ایک اور نعت، جو آپ نے ایک فلم کے لیے لکھی جس کو لتا منگیشکر نے انتہائی احسن طریقے سے مترنم انداز میں پڑھا اور اس کی موسیقی نوشاد (نوشاد علی) نے ترتیب دی، یہ وہ نعت ہے، جس کے اشعار آج بھی زبانِ زدِ خلائق ہیں، مکمل نعت ملاحظہ ہو، جو "بحرِ رمل مثمن مشکول" میں کہی گئی ہے اور جس کا وزن فعلات فاعلاتن۔ فعلات فاعلاتن (دوبار) ہے۔

نہ کلیم کا تصور نہ خیالِ طورِ سینا
مری آرزو محمدؐ مری جستجو مدینہ
میں گدائے مصطفیٰؐ ہوں، مری عظمتیں نہ پوچھو
مجھے دیکھ کر جہنم کو بھی آگیا پسینہ
مجھے دشمنو نہ چھیڑو مرا ہے کوئی جہاں میں
میں ابھی پکار لوں گا نہیں دور ہے مدینہ
سوا اس کے میرے دل میں کوئی آرزو نہیں ہے
مجھے موت بھی جو آئے تو ہو سامنے مدینہ
مرے ڈوبنے میں باقی نہ کوئی کسر رہی تھی
کہا المدد محمدؐ! تو ابھر گیا سفینہ
میں مریضِ مصطفیٰؐ ہوں مجھے چھیڑو نہ طبیبو!
مری زندگی جو چاہو مجھے لے چلو مدینہ
کبھی اے شکیلؔ دل سے نہ مٹے خیالِ احمدؐ
اسی آرزو میں مرنا اسی آرزو میں جینا

ان نعتوں کے علاوہ، آپ نے اور بھی فلموں کے لیے نعتیں کہیں لیکن آپ کے نعتیہ مجموعے "نغمہ فردوس" میں جو نعتیں شامل ہیں ان میں بھی عشقِ رسولؐ اور مدینے میں "مرنے کی آرزو" انتہا پر ہیں۔ اگر چہ! آپ کا یہ نعتیہ مجموعہ (نغمۂ فردوس) ضخامت کے لحاظ سے مختصر ہے تاہم! بہترین نعتوں اور مناقب کا مرقع ہے۔

☆☆☆☆☆

حواشی: باتیں شہرام سرمدی کی نظموں کی!

تعارف وتبصرہ: شکیل رشید

شہرام سرمدی کو اب سے پہلے کبھی نہیں پڑھا تھا، جبکہ نظمیں۔ اچھی اور بری۔ میری کمزوری ہیں۔ اچھی نظمیں تو اس لیے کہ وہ اچھی ہیں، اور بری اس لیے کہ وہ اچھی نظمیں تلاش کرنے کی تحریک دیتی ہیں۔ یقین مانیں بعض اچھی نظموں تک رسائی بری نظموں سے گزر کر ہوئی ہے۔ خیر بات شہرام سرمدی کی ہو رہی تھی جن کی نظموں کا تازہ ترین مجموعہ 'حواشی' کے نام سے 'بازگشت بکس، نئی دہلی' نے شائع کیا ہے۔ دو باتوں نے مجھے اس مجموعے کو پڑھنے کے لیے اکسایا، ایک تو شاعر کے نام کے ساتھ لگے لاحقے سرمدی نے اور دوسرے اس مجموعے کی نظموں کے ڈکشن نے۔ سرمدی کا لاحقہ بلاشبہ صوفی سرمد سے نسبت کے سبب ہے، اور ان نظموں کے ڈکشن اور لئے میں صوفیانہ رنگ کو آسانی سے دیکھا بھی جا سکتا ہے۔ لیکن یہ نظمیں اپنی اصل میں کئی رنگوں کے امتزاج سے بنی ہوئی ہیں، صوفیانہ اُن میں سے ایک رنگ ہے۔ رنگوں کی اس دھنک میں تاریخ بھی ہے اور فکر وفلسفہ بھی۔ اُجڑی اور پھلتی پھولتی بستیاں بھی ہیں، آج بھی ہے اور آنے والا کل بھی۔ اس میں یادوں کا رنگ بھی ہے اور وہ گلیاں، عمارتیں بھی ہیں جو اب کھنڈر ہیں، اور وہ لوگ بھی ہیں جو کبھی اس زمین پر، جس سے شاعر کا رشتہ ہے، چلتے پھرتے اور سانس لیتے تھے۔ یہ نظمیں مقابر، مساجد اور منادر اور دعاؤں کی بھی ہیں۔ یہ نظمیں ہیئتی بھی ہیں اور اپنی بُنت میں عجیب وغریب بھی، نثری بھی اور پیچیدہ بھی۔ بظاہر آسان سی مگر گرفت اور سمجھ میں نہ آنے والی بھی۔ یہ نظمیں مشاہدے اور تجربے کی ہیں۔ ان نظموں کو 'شاعر بیتی' کے طور پر بھی پڑھا جاسکتا ہے اور وجود وذات کے ماجرے کے طور پر بھی۔

اِن نظموں پر مزید بات کرنے سے پہلے اس مجموعہ پر تین شعراء و ادباء کی آراء یا تاثرات پر ایک نظر ڈال لیں۔ اس دور کے ایک بڑے شاعر افتخار عارف کی مختصر رائے کتاب کے پہلے فلیپ پر دی گئی ہے۔ وہ لکھتے ہیں: ''نئی نسل میں شہرام سرمدی ہیں جن سے اردو شاعری کی بہت امیدیں وابستہ ہیں۔ بہت تازہ مضامین، جدید تر اسلوب بیان مگر نامانوس نہیں لگتا۔ صاحب مطالعہ شاعر کی آواز میں نہ کسی آواز کی گونج سنائی دیتی ہے نہ کسی برجِ مہر کا سایہ نظر آتا ہے اور یہ بڑی بات ہے۔''

عقیل احمد صدیقی کی رائے بھی پہلے فلیپ پر ہی ہے اور قدرے طویل ہے۔ وہ لکھتے ہیں: '' شہرام سرمدی اپنی نسل کے نمائندہ شاعروں میں ایک ہیں۔ اُنہوں نے ہرچند شہریار کو اپنی ایک نظم میں خراجِ عقیدت پیش کیا ہے لیکن اُن کی نظمیں بہت حد تک جدیدیت مخالف نہیں تو اُن سے الگ ضرور ہیں۔ شہرام نے اپنی شاعری کی بنیاد تصورات پر نہیں بلکہ اپنے مشاہدات اور تجربات پر قائم کی ہے اور اپنی شاعری کو پیچیدہ لفظیات اور مبہم تراکیب سے اور مابعد الطبعیاتی Pretentiousness سے حتی الامکان محفوظ رکھا ہے۔ 'حواشی' کی نظمیں پڑھتے ہوئے یہ بھی گمان ہوتا ہے کہ شاعر نے واقعات و احوال کا انتخاب اپنے اردگرد کی حقیقی دنیا سے کیا ہے اور اُنہیں پیش کرتے ہوئے اپنے ذاتی ردِ عمل کو زیادہ اہمیت دی ہے۔ اس شاعری میں اِس لیے زیادہ اہمیت کسی غیر حقیقی فلسفے یا تصور کو نہیں بلکہ شاعر کے اُس ذاتی ردِعمل کو حاصل ہے جسے ہم شاعرانہ شعور کہہ کر پکار سکتے ہیں۔ معا بعض نظموں میں Irony کا استعمال بھی خوب ہے۔ اِس طرح کی شاعری میں شاعر کے شعور کو ہی مرکزی حیثیت حاصل ہوگی۔ 'حواشی' کی نظمیں جدیدیت کی طرح استعاراتی نہیں ہیں بلکہ حقیقت پسند فکشن کے Metonymic انداز کو طریقۂ اظہار کا وسیلہ بناتی ہیں۔ اس پس منظر میں شہرام کی شاعری پڑھنا یقیناً ایک خوشگوار تجربے سے کم نہیں۔''

اس مجموعے کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، پہلا حصہ 'نظمیں' کے عنوان سے ہے، اس حصے میں مجموعی طور پر 71 نظمیں ہیں اور اگر 'متن' کے عنوان والی نظم کو شامل کرلیا جائے تو 72 نظمیں ہوجاتی ہیں۔ 'متن' نظم کو میں نے شروع میں نظموں کی فہرست سے باہر رکھا تھا، کیونکہ اس نظم کا عنوان تو ہے لیکن اس کے نیچے کاغذ سادا ہے، کچھ نہیں لکھا، ہاں ورق کے آخر میں نیچے ایک سیاہ لکیر کھینچ دی گئی ہے، جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ 'متن' نظم کا کوئی متن ہوتا تو کہاں ختم ہوتا۔ کیا یہ شاعر کا غصہ ہے، احتجاج ہے؟ ثاقب کا کہنا ہے کہ اس مجموعہ میں کوئی احتجاج نہیں ہے۔

'گنجِ سیارگاں' کے شاعر امیر حمزہ ثاقب نے اس مجموعے پر کوئی رائے یا تاثر نہیں دیا بلکہ ایک پورا مضمون بعنوان '' حواشی: صورتِ ہستی کی معنوی تفسیر' لکھ دیا ہے۔ یہ چند سطریں پورے مضمون کا لب لباب ہیں: 'حواشی اسی 'مَیں' سے 'مَن' کے سفر کی روداد ہے۔ کوئی جھنجھلاہٹ، بغاوت، احتجاج، بے بسی، شکایت، نعرہ زنی، دنیا کو تبدیل کرنے کا انقلابی رویہ، عصری زندگی کے مسائل کا کرب، خوفِ آئندگاں، کچھ بھی نہیں۔ بس دھیمی دھیمی لے میں کلام کرتی روز مرہ کے ٹھوس مشاہدات وتجربات کی دانش ورانہ تعبیر ہے، جو فرع کے بجائے اصل کو موضوع بناتی ہے۔ حواشی کی نظمیں دراصل چاند کا حسن، نگاہِ مہ روشن سے دیکھنے کا عمل ہے، اس عمل میں اس کی فکری، فنی، جمالیاتی اور ہیئتی تشکیل اپنی تہذیب سے کسب فیض کرتی ہے۔ اس کا تخلیقی آفتاب کوئے مشرق سے شروع ہوتا ہے۔ وہ اجنبی خاک سے نقوشِ اسلاف کو گرد آلو نہیں ہونے دیتا۔''

مذکورہ تینوں اقتباسات میں چند باتیں مشترک ہیں: افتخار عارف اور امیر حمزہ ثاقب نے شہرام سرمدی کی نظموں میں بالترتیب 'غیر کی آواز' نہ ہونے اور 'تخلیقی آفتاب کوئے مشرق سے طلوع ہونے' کی بات کی ہے؛ یعنی شہرام سرمدی کی شاعری پر کسی اور کی چھاپ نہیں ہے اور وہ مغرب سے متاثر نہیں ہیں۔ بات سچ ہے، سرمدی کا اپنا رنگ تو ہے ہی، اپنا ڈکشن بھی ہے، اپنی لفظیات بھی ہیں اور اپنا ہی وژن بھی ہے۔

ایک چھوٹی سی نظم 'سرِ کنارِ جمنا' ملاحظہ کریں:

'اس کنارِ جمنا پر/ مقبرہ ہمایوں کا/ سرخ اونچی محرابیں/ منعکس ہیں لہروں پر/ جیسے تازہ دم ہردم/ زندگی کی شریانیں/ اس کنارِ جمنا پر/ ایک ناتواں سایہ/ سطحِ آب پر گویا/ عشقِ زندہ کا لاشہ/ اور ادھر دھند لکے میں/ تاج دم بخود تنہا'

اس نظم کی لفظیات اور شاعر کے وژن نے ہمایوں، تاج محل اور محبت کے تکون کو اِس طرح سے پیش کیا ہے کہ نظم کے اختتام پر پڑھنے والے خود دم بخود رہ جاتے ہیں۔ لوگوں نے ساحر لدھیانوی، شکیل بدایونی، بیکل اتساہی اور اجمل سلطانپوری کی نظموں کے تاج محل کو بھی پڑھا ہے، لیکن سرمدی کے تاج کے ساتھ لفظ دم بخود کے استعمال کا ایک اور ہی تاثر قائم ہوتا ہے۔ شاعر کے ڈکشن اور وژن کا یہ کمال کئی نظموں میں نظر بھی آتا ہے اور دم بخود بھی کرتا ہے۔

تینوں میں سے دو اقتباسات میں مشاہدے اور تجربے کا ذکر ہے، بلاشبہ ایسی نظمیں مشاہدے اور تجربے کے بغیر لکھ پانا ناممکن ہیں؛ ایک مختصر نظم ملاحظہ کریں:

مجھے بھی درمیاں ہی سے اٹھایا تھا/ مرے بھی ذہن میں/ کٹھ پتلیوں کا کھیل تھا/ اور کھیل کا انجام/ جس کو جاننا/ میرے بھی حصے میں نہیں آیا (واولی الامر منکم)

عقیل احمد صدیقی نے اِن نظموں میں ایک طرح کا فکشن پایا ہے؛ اور یہ سچ بھی ہے۔ سرمدی کی کئی نظمیں بیانیہ فکشن کی یاد دلاتی ہیں، بالخصوص وہ نظمیں جن میں تاریخ سے سروکار ہے۔ ایک مثال نظم 'چندنا مطبوعہ تراشے' ہے۔ یہ نظم 'ظل الٰہی کے گزرنے کی خبر' سے شروع ہوتی ہے اور قلعہ معلیٰ وریختہ بانو سے ہوتے ہوئے درویش پر جاکر ختم ہوتی ہے۔ یہ اردو زبان کے سفر کی بھی کہانی ہے اور ایک تہذیب کے مٹنے کی بھی۔ اس مجموعہ کی کئی نظموں میں یہ رنگ دیکھا جاسکتا ہے؛ مثلاً 'بستی کے مضافات میں'، 'گندمی آواز'، 'پھر المتر انے کہا'، 'مرزا اچھن' وغیرہ۔ ایک بات کہنا ضروری ہے، یہ نظمیں کسی کی اتباع تو نہیں کرتیں لیکن ان میں ممتاز مفتی، بھرتری ہری، صادق ہدایت، خلیل جبران اور کئی اور بڑی شخصیات کے اقوال یا ان کے کردار سے استفادہ کیا گیا ہے، مگر حوالے کے ساتھ۔

مجموعے میں سرمدی نے اپنے والدہ اور والد کی یاد میں دو بہت ہی خوبصورت نظمیں شامل کی ہیں، لاجواب نظمیں۔ ایک گوشہ علی گڑھ پر ہے، اس میں نظمیہ خاکے بھی شامل ہیں، ایک پورٹریٹ مجاز کا ہے، اور کیا لاجواب ہے!:

ادھر ٹھنڈی سڑک ہے
اور ادھر
اب بھی وہی شہنازِ لالہ رخ
وہ کاشانہ
نگاہیں۔ تکتی رہتی ہیں
وہ سانسیں۔ کہتی رہتی ہیں:
'اگر ممکن نہیں اے دوست
ویرانے میں چل'
اور اس طرف
بلبل
پھر اپنے لحن میں آتا ہوا
گاتا ہوا:
اے غمِ دل کیا کروں، اے وحشتِ دل کیا کروں

اس گوشے میں شہریار، عبدالرحمن بجنوری اور چند دیگر اشخاص و عمارات اور اُن پر برستی روشنیوں کے ذریعے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی ساری روایات اور تہذیب کو سمیٹ لیا گیا ہے۔ کل نو نظموں میں!

اس مجموعے کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، پہلا حصہ 'نظمیں' کے عنوان سے ہے، اس حصے میں مجموعی طور پر 71 نظمیں ہیں اور اگر 'متن' کے عنوان والی نظم کو شامل کرلیا جائے تو 72 نظمیں ہوجاتی ہیں۔ 'متن' نظم کو میں نے شروع میں نظموں کی فہرست سے باہر رکھا تھا، کیونکہ اس نظم کا عنوان تو ہے لیکن اس کے نیچے کاغذ سادا ہے، کچھ نہیں لکھا، ہاں ورق کے آخر میں نیچے ایک سیاہ لکیر کھینچ دی گئی ہے، جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ 'متن' نظم کا کوئی متن ہوتا تو کہاں ختم ہوتا۔ کیا یہ شاعر کا غصہ ہے، احتجاج ہے؟ ثاقب کا کہنا ہے کہ اس مجموعہ میں کوئی احتجاج نہیں ہے۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ سرمدی نے سادا ورق چھوڑ کر در پردہ احتجاج کیا ہو! ممکن تو یہ بھی ہے کہ کوئی عنوان، ایک لفظ اپنے آپ میں ایک نظم ہو اور سادے ورق سے اُس کا کوئی ایسا رشتہ ہو جو بظاہر تو بے معنی لگے مگر بباطن اس میں معنی کا ایک جہان آباد ہو۔ اس سوال کا جواب چاہے جو ہو لیکن اتنا تو سمجھ میں آتا ہے کہ متن کے بغیر زندگی سادا کتاب ہے، اس لیے لازمی ہے کہ زندگی کے سادا ورق کو متن سے رنگ لیا جائے۔ اس مجموعے کا نام 'حواشی' کیوں ہے؟ کچھ لوگوں کی مانیں تو اس لیے کہ مجموعے میں متن کے علاوہ بھی بہت کچھ کہا گیا ہے جن کے اظہار کے لیے حواشی کی ضرورت ہے۔ میرا خیال کچھ الگ ہے؛ 'حواشی' نام اس لیے کہ اس کتاب سے باہر جو بہت کچھ دیکھا سنا اور مشاہدہ کیا اور تجربوں سے گزرے، یہ مجموعہ اُن کی تشریح ہے، اس لیے اس کا نام 'حواشی' ہے۔ مجموعے کا انتساب دلچسپ ہے: 'اُن چار حرف کے نام جو اس چار پَل کی زندگی کا کُل اثاثہ ہیں۔' شہرام سرمدی کو اس مجموعہ کے لیے، جسے سمجھنا آسان نہیں، لیکن جو مشکل ہوتے ہوئے بھی آسان لگتا ہے، بہت بہت مبارک باد۔ یہ کتاب 144 صفحات پر مشتمل ہے اور قیمت 225 روپیہ ہے۔ اسے بازگشت بکس کی ویب سائٹ پر جاکر حاصل کیا جاسکتا ہے۔

□□

دہلی میں تین بنگلہ دیشی غیر قانونی شہری گرفتار، ملک بدری کا عمل شروع

نئی دہلی، (یو این آئی) دارالحکومت میں غیر قانونی غیر ملکی شہریوں کے خلاف جنوب مغربی ضلع پولیس نے بڑی کارروائی کی ہے۔ جمعرات کو آپریشن سیل ٹیم نے آر کے پورم علاقے سے تین بنگلہ دیشی شہریوں کو گرفتار کیا۔ ہندوستان میں بغیر کسی درست دستاویزات کے رہنے والے یہ نوجوان خاموشی سے دہلی میں مقیم تھے اور یورپ فرار ہونے کی تیاری کر رہے تھے۔ ڈپٹی کمشنر امت گوئل نے آج بتایا کہ گرفتار ملزمان کی شناخت جھلک پال (25)، رہائشی بالا گنج، سلہٹ، ڈھاکہ، محمد نورالابصار عرف ابصار (40) اور محمد عزیز الحق عرف حق (21)، رہائشی چٹگرام، بنگلہ دیش کے طور پر کی گئی ہے۔ ڈسٹرکٹ آپریشن سیل کو مخبروں سے اطلاع ملی تھی کہ کچھ مشکوک غیر ملکی شہری آر کے پورم علاقہ میں گھوم رہے ہیں۔ تفتیش کے دوران جب پولیس نے شناختی کارڈ طلب کیا تو تینوں کوئی بھی درست دستاویزات پیش کرنے سے قاصر رہے۔ پوچھ گچھ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ 2025 میں ہوائی جہاز کے ذریعے ہندوستان پہنچے تھے اور ویزا ختم ہونے کے بعد بھی واپس نہیں گئے۔ ان کا ارادہ پرتگال سمیت یورپ فرار ہونے کا تھا، لیکن ویزا نہ ملنے پر وہ دہلی میں چھپ کر رہ رہے تھے۔

بہار: این ڈی اے کی اسکیم پر پرینکا کا حملہ

10 ہزار روپے دے کر خواتین کا ووٹ خریدنے کی کوشش، خواتین کا حقیقی احترام اس وقت ہوگا جب انہیں مستقل بنیادوں پر سہارا دیا جائے

پٹنہ: (ایجنسی) بہار کی راجدھانی پٹنہ میں خواتین کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کانگریس کی جنرل سکریٹری اور رکن پارلیمان پرینکا گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر اعلیٰ نتیش کمار پر سخت حملہ بولا۔ انہوں نے کہا کہ "وزیر اعظم مودی اور نتیش کمار نے اچانک خواتین کو یاد کرتے ہوئے مکھیہ منتری مہیلا روزگار یوجنا کا اعلان کیا ہے، جو دراصل خواتین کو ووٹ کے لالچ میں لانے کی ایک انتخابی چال ہے۔" پرینکا گاندھی نے کہا کہ انتخاب سے محض ایک مہینہ پہلے خواتین کے لیے اسکیم کا اعلان اس بات کا ثبوت ہے کہ حکومت صرف ووٹ حاصل کرنے کے لیے خواتین کو رقم دینے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں پوچھا، "یہ لوگ پچھلے 20 سال سے اقتدار میں ہیں، ان 20 سالوں میں خواتین کے لیے کیا کیا؟ اگر واقعی نیت صاف ہوتی تو یہ سہولت پہلے کیوں نہیں دی گئی؟" انہوں نے کہا کہ خواتین کو 10 ہزار روپے دینے کا اعلان تو ہوا لیکن یہ واضح نہیں کیا گیا کہ یہ رقم ہر ماہ دی جائے گی یا صرف ایک بار۔ "کیا ایک عورت کی قیمت اب صرف 10 ہزار روپے رہ گئی ہے؟" انہوں نے کہا کہ اس طرح کے اعلانات محض انتخابی اسٹنٹ ہیں، جن میں خواتین کی ضرورتوں اور حقوق کو پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔

پرینکا گاندھی نے کہا کہ خواتین کا حقیقی احترام اس وقت ہوگا جب انہیں مستقل بنیادوں پر سہارا دیا جائے، تعلیم و روزگار کے مواقع فراہم کیے جائیں اور ان کی بیٹیوں کو محفوظ ماحول دیا جائے۔ انہوں نے کہا، "یہ حکومت جب آپ اپنے حق کے لیے آواز اٹھاتی ہیں تو آپ کو لاٹھی سے پیٹتی ہے اور جیل میں ڈال دیتی ہے، پھر یہ کیسے دعویٰ کر سکتی ہے کہ وہ آپ کا احترام کرتی ہے؟" انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اس بار بی جے پی۔ جے ڈی یو حکومت کو اقتدار سے بے دخل کریں۔ انہوں نے کہا، "میرا بھائی راہل گاندھی ملک میں سماجی انصاف کے لیے لڑ رہا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ بہار کی خواتین کو بھی انصاف اور عزت ملے۔ اس کے لیے آپ کو ایسی حکومت منتخب کرنی ہوگی جو آپ کے وقار اور حق کی حفاظت کرے۔" پرینکا گاندھی نے مہا گٹھ بندھن کے منشور کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر اتحاد کی حکومت آتی ہے تو خواتین کو ہر ماہ 2500 روپے کا باقاعدہ وظیفہ دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ 25 لاکھ روپے تک مفت علاج کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ انہوں نے کہا، "بے زمین خاندانوں کو 3 سے 5 ڈیسمل زمین دی جائے گی اور اس زمین کا مالکانہ حق خواتین کے نام پر ہوگا، تاکہ زمین آپ کی ہو، آپ کے کنٹرول میں ہو۔ یہ ہے حقیقی طاقت اور حقیقی احترام۔"

انہوں نے کہا کہ یہ فرق عوام کو سمجھنا ہوگا کہ عزت اور وقار کا مطلب کیا ہے۔ "عزت کا مطلب یہ نہیں کہ انتخاب سے پہلے کچھ پیسے دے دیے جائیں۔ اصل احترام تب ہوگا جب آپ کو ہر ماہ صحیح اعزازیہ حاصل ہو، جب حکومت آپ کو اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کا موقع دے اور جب آپ کی بیٹیاں سکول جا کر تعلیم حاصل کریں اور خود کو محفوظ محسوس کریں۔" خیال رہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعہ کو ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے بہار میں 'مکھیہ منتری مہیلا روزگار یوجنا' کا آغاز کیا اور 75 لاکھ خواتین کے کھاتوں میں براہ راست 10 ہزار روپے کی رقم جمع کرائی، جس کی کل لاگت 7500 کروڑ روپے ہے۔ اس اسکیم کے تحت ہر کنبے کی ایک خاتون کو 10 ہزار روپے کی ابتدائی مالی مدد دی جائے گی تاکہ وہ اپنا روزگار شروع کر سکے، جبکہ ضرورت پڑنے پر 2 لاکھ روپے تک اضافی قرض بھی دیا جائے گا۔

سابق وزیر اعظم منموہن سنگھ کے نام سے منسوب لائبریری کا افتتاح

پی ایم مودی، راہل اور کھڑگے نے ڈاکٹر سنگھ کو ان کی یوم پیدائش پر خراج عقیدت پیش کیا

نئی دہلی۔ کانگریس پارلیمانی پارٹی کی لیڈر سونیا گاندھی اور پارٹی صدر ملکارجن کھڑگے نے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کے نام سے منسوب ایک ریسرچ سنٹر اور لائبریری کا افتتاح کیا۔ ڈاکٹر سنگھ کے نام سے منسوب اس یونٹ کا نام ڈاکٹر منموہن سنگھ ریسرچ سینٹر اینڈ لائبریری رکھا گیا ہے۔ یہ مرکز کانگریس کے نئے ہیڈ کوارٹر اندرا بھون میں قائم کیا گیا ہے۔ اس مرکز میں ڈاکٹر سنگھ کی کتابیں، مضامین اور تقاریر موجود ہیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر سنگھ کی اہلیہ گرشرن کور، کانگریس پارلیمانی پارٹی کی لیڈر سونیا گاندھی، کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی اور کئی دیگر اہم رہنما موجود تھے۔ قابل ذکر ہے کہ اس سال کے شروع میں سابق وزیر اعظم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے مسٹر کھڑگے نے کہا تھا کہ ڈاکٹر منموہن سنگھ نے ملک کی اقتصادی ترقی میں غیر معمولی تعاون کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا تھا کہ وہ کانگریس ہیڈ کوارٹر، اندرا بھون میں 'ڈاکٹر منموہن سنگھ لائبریری' قائم کریں گے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعہ کو سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کو ان کی یوم پیدائش پر خراج عقیدت پیش کیا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں مسٹر مودی نے کہا "سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ جی کو ان کی یوم پیدائش پر خراج عقیدت۔ ہم ان کی طویل عوامی زندگی کے دوران ملک کے لیے ان کے تعاون کو یاد کرتے ہیں۔" ڈاکٹر سنگھ نے 2004 سے 2014 تک ہندوستان کے 13 ویں وزیر اعظم کے طور پر خدمات انجام دیں۔ وہ 1990 کی دہائی کے اوائل میں ہندوستان کی اقتصادی اصلاحات کی تشکیل میں اپنے رول اور عوامی خدمت میں اپنے دہائیوں کے طویل دور کے لئے بڑے پیمانے پر جانے جاتے ہیں۔

کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن کے لیڈر راہل گاندھی نے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کو ان کی یوم پیدائش پر خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ملک کی معیشت کو نئی سمت دینے میں ان کے تعاون کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں سابق وزیر اعظم کو یاد کرتے ہوئے مسٹر گاندھی نے کہا، "ہندوستان کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کو ان کی یوم پیدائش پر میرا دلی خراج عقیدت۔"

کھڑگے نے سابق وزیر اعظم منموہن سنگھ کو ان کے یوم پیدائش پر جمعہ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کی شروع کردہ اقتصادی اصلاحات کی وجہ سے آج ملک تیزی سے اقتصادی ترقی کا تجربہ کر رہا ہے۔ مسٹر کھڑگے نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں انہیں یاد کرتے ہوئے کہا "ہم ملک کی تعمیر میں سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کے تعاون کو یاد کرتے ہیں۔ وہ ہندوستان کی اقتصادی تبدیلی کے ایک نرم مزاج معمار تھے۔ اقتصادی اصلاحات کے لیے ان کے نقطہ نظر نے مواقع کے نئے دروازے کھولے، ایک خوشحال متوسط طبقہ تیار کیا اور بے شمار خاندانوں کو غریبی سے باہر نکالا۔

مظفر پور: این ڈی اے میں خلفشار!

ایل جے پی رکن پارلیمنٹ وینا دیوی کی بیٹی اور جنتا دل یو لیڈر کا اسٹیج پر ہوا جھگڑا

مظفر پور: بہار اسمبلی انتخاب کے لیے تاریخوں کا اعلان کچھ ہی دنوں میں ہونے والا ہے، لیکن ابھی تک این ڈی اے میں سیٹوں کی تقسیم کا عمل پورا نہیں ہو پایا ہے۔ چھوٹی بڑی سبھی پارٹیاں زیادہ سے زیادہ سیٹیں حاصل کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ اس درمیان کچھ ایسے واقعات پیش آ رہے ہیں جو این ڈی اے میں خلفشار کی نشاندہی کرتے ہیں۔ تازہ معاملہ مظفر پور کا ہے جہاں گائے گھاٹ اسمبلی حلقہ میں این ڈی اے کارکنان کی ایک تقریب میدانِ جنگ میں تبدیل ہو گئی۔ موصولہ اطلاع کے مطابق ایل جے پی رکن پارلیمنٹ وینا دیوی کی بیٹی کومل سنگھ اور سابق رکن اسمبلی مہیشور یادو کے بیٹے جنتا دل یو لیڈر پربھات کرن کے درمیان اسٹیج پر ہی جھگڑا شروع ہو گیا۔ گارڈس نے بیچ بچاؤ کیا، لیکن تنازعہ بڑھنے سے اسٹیج کے اوپر اور نیچے کرسیاں چلنی شروع ہو گئیں۔ بتایا جاتا ہے کہ گائے گھاٹ اسمبلی حلقہ میں 'این ڈی اے ورکرس سمیلن' شروع ٹھیک طرح شروع بھی نہیں ہوا تھا اور ایل جے پی اور جنتا دل یو لیڈران کے حامی آمنے سامنے آ گئے۔ جھگڑے کی وجہ گائے گھاٹ اسمبلی حلقہ سے دعویداری تھی۔ دونوں ہی لیڈران خود کو اس حلقہ سے دعویدار ٹھہرا رہے تھے، اور اسی دعویداری نے پوری تقریب میں ہنگامہ برپا کر دیا۔ ایل جے پی اور جنتا دل یو کے ممکنہ امیدواروں کے درمیان تنازعہ اب طول پکڑتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ دونوں ہی فریقین ایک دوسرے کے خلاف الزامات عائد کر رہے ہیں۔ کومل سنگھ نے پربھات کرن پر آر جے ڈی کے ساتھ سانٹھ گانٹھ اور ہنگامہ کروانے کا الزام عائد کیا ہے۔ دوسری طرف پربھات نے ایم ایل سی دنیش سنگھ (کومل سنگھ کے والد) کو مافیا کہتے ہوئے کومل سنگھ پر جھوٹی عوامی حمایت دکھانے کا الزام لگایا۔ دونوں ہی لیڈران ایک دوسرے کے خلاف کھل کر بیان دے رہے ہیں۔ اس پورے تنازعہ نے این ڈی اے کی یکجہتی پر سوال کھڑے کر دیے ہیں۔ اب دیکھنا دلچسپ ہوگا کہ یہاں این ڈی اے کا مقابلہ آر جے ڈی سے براہ راست ہوتا ہے، یا پھر ایل جے پی اور جنتا دل یو لیڈران آپس میں ہی زور آزمائی کرتے ہیں۔ گائے گھاٹ کی تقریب میں ہوئے ہنگامہ نے این ڈی اے کی داخلی رسہ کشی کو ظاہر کر دیا ہے اور سیاسی گلیاروں میں یہ واقعہ موضوعِ بحث بنا ہوا ہے۔

رتن دوبے قتل کیس میں این آئی اے نے باپ بیٹے کے خلاف چارج شیٹ داخل کی

نئی دہلی، (یو این آئی) قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) نے 2023 کے رتن دوبے قتل کیس میں ممنوعہ کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (ماؤسٹ) نکسلائیٹ تنظیم کے دو ارکان کے خلاف چارج شیٹ داخل کی ہے۔ جگدل پور، چھتیس گڑھ میں این آئی اے کی خصوصی عدالت میں داخل کی گئی دوسری ضمنی چارج شیٹ میں شیوانند ناگ اور ان کے والد نارائن پرساد ناگ پر مختلف دفعات کے تحت فرد جرم عائد کی گئی ہے۔ دونوں کو دوبے کے قتل سے متعلق مجرمانہ سازش میں فعال طور پر ملوث پایا گیا تھا۔ این آئی اے کی تحقیقات کے مطابق، دونوں سی پی آئی (ماؤسٹ) کے سرگرم کارکن تھے اور رتن دوبے کے ساتھ ان کی سیاسی، کاروباری اور ذاتی دشمنی تھی۔ نومبر 2023 میں، بی جے پی کے مقامی رہنما رتن دوبے کو چھتیس گڑھ کے نارائن پور ضلع کے جھارگھاٹی علاقے کے کوشلنار گاؤں میں ایک پرہجوم ہفتہ وار بازار میں انتخابی مہم کے دوران کلہاڑیوں سے وار کر کے ہلاک کر دیا گیا تھا۔ ٹارگٹ کلنگ کا مقصد انتخابات کو متاثر کرنا اور مقامی آبادی کو خوفزدہ کرنا تھا۔

فوجی ہوابازی کے سفر میں سنہری حروف سے لکھی جائے گی مگ 21 کی تاریخ

وزیر دفاع نے فضائیہ کے جنگی بیڑے سے رخصت ہونے والے مگ 21 لڑاکا طیارے کو بہادری اور جرات کی علامت قرار دیا

چنڈی گڑھ، (یو این آئی) فضائیہ کے جنگی بیڑے سے رخصت ہونے والے مگ 21 لڑاکا طیارے کو بہادری اور جرات کی علامت قرار دیتے ہوئے وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ اس طیارے نے چھ دہائیوں تک ہندوستان کی سلامتی کو یقینی بنایا اور فوجی ہوابازی کے سفر میں اس کی تاریخ سنہری حروف سے لکھی جائے گی۔ 62 سال تک فضائیہ میں خدمات انجام دینے والے مگ 21 طیارے کو الوداع کہنے کے لیے جمعہ کو یہاں ایک شاندار تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر فضائیہ کے جوانوں سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر سنگھ نے کہا کہ مگ 21 نے آزادی کے بعد سے ملک کی شجاعت کی تاریخ میں اہم تعاون دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ طیارے کی طویل تاریخ کے دوران کئی مواقع ایسے آئے ہیں جب اس نے اپنی فیصلہ کن صلاحیتوں کو ثابت کیا ہے۔ انہوں نے کہا جب ہم مگ 21 کو اس کے آپریشنل سفر سے الوداع کہہ رہے ہیں، مجھے یقین ہے کہ ہم ایک ایسا باب بند کر رہے ہیں جو نہ صرف ہندوستانی فضائیہ کی تاریخ میں بلکہ ہماری پوری فوجی ہوابازی کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مگ 21 صرف ایک طیارہ یا مشین نہیں ہے بلکہ یہ ہندوستان اور روس کے گہرے تعلقات کی علامت بھی ہے۔ انہوں نے مگ 21 کو فضائیہ کے خاندان کا اٹوٹ حصہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے نہ صرف ہمارے اعتماد میں اضافہ ہوا ہے بلکہ عالمی سطح پر بھی ہمیں ایک نئی شناخت ملی ہے۔ انہوں نے کہا ہم سب کے لیے، یہ صرف ایک لڑاکا طیارہ نہیں ہے، بلکہ ایک خاندان کا فرد ہے جس کے ساتھ ہمارا گہرا رشتہ ہے۔ مگ 21 نے ہمارے اعتماد کو تقویت بخشی ہے، ہماری حکمت عملی کو مضبوط کیا ہے اور عالمی سطح پر خود کو قائم کرنے میں ہماری مدد کی ہے۔ اپنے طویل سفر کے دوران، اس نے ہر چیلنج کا سامنا کیا ہے اور ہر بار اپنی صلاحیت کو ثابت کیا ہے۔

مگ 21 کے بارے میں عام تاثر کو مسترد کرتے ہوئے وزیر دفاع نے کہا کہ فضائیہ 60 سال پرانے طیارے نہیں اڑا رہی ہے، بلکہ انہیں مسلسل اپ گریڈ کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا جب مگ 21 کی بات آتی ہے تو اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ ہندوستانی فضائیہ 60 سال پرانے طیارے اڑا رہی تھی۔ میں اس موقع پر ایک اہم حقیقت کو واضح کرنا چاہوں گا۔ 1960 اور 1970 کی دہائیوں میں ہماری افواج میں جو مگ 21 طیارے آئے تھے وہ بہت پہلے ہی باہر ہو چکے ہیں۔ جو مگ 21 طیارے آج ہم اڑا رہے ہیں وہ بھی کافی پرانے ہیں۔ 40 سال کا سفر ایسے معیار میں بالکل نارمل ہے۔ کئی ممالک اس طرح کے طیاروں کو ایک ہی مدت تک برقرار رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ طیارہ ہمیشہ ہندوستان کے حفاظتی سفر میں ایک محافظ کی طرح ہمارے ساتھ کھڑا رہا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ مستقبل میں ہماری نئی نسل اسی جذبے کے ساتھ دفاعی مینوفیکچرنگ اور فضائی طاقت کو مزید بلندیوں تک لے جائے گی۔ انہوں نے کہا مجھے یقین ہے کہ آنے والے وقت میں، جب دنیا ہندوستان کی طرف دیکھے گی، تو یہ کہے گی کہ یہ وہ ملک ہے جس کی شروعات مگ 21 سے ہوئی تھی اور آج مستقبل کی ٹیکنالوجی میں عالمی رہنما ہے۔ یہ ہمارا سفر ہے، یہ ہمارا فخر ہے۔

مجھے مسلسل تیسرے جمعہ گھر میں نظر بند رکھا گیا: میرواعظ

سری نگر، (یو این آئی) میرواعظ کشمیر میر واعظ عمر فاروق کا کہنا ہے کہ انہیں مسلسل تیسرے جمعہ کو گھر میں نظر بند رکھا گیا ہے۔ انہوں نے کہا: مجھے جامع مسجد جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ میرواعظ نے جمعہ کی صبح ایکس پر اپنے ایک پوسٹ میں کہا: پولیس کی طرف سے ابھی اطلاع ملی ہے کہ آج پھر، مسلسل تیسرے جمعہ کو، مجھے گھر میں نظر بند کر دیا گیا ہے اور مجھے جامع مسجد جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے کہا: یہ کون سا قانون ہے، اگر واقعی کوئی قانون ہے جو ہم پر حکومت کرتا ہے، جو اس طرح کے بنیادی حقوق پر حملے کو جائز قرار دیتا ہے اور عبادت کو جرم بنا دیتا ہے۔ ان کا کہنا تھا: ہفتہ در ہفتہ مجھے جمعے کے روز یا جس دن بھی ان کا دل چاہے، حکام مجھے میرے گھر میں بند کرتے ہیں، میری آزادی سلب کرتے ہیں اور مجھے میرے فرائض ادا کرنے سے روکتے ہیں۔ میرواعظ نے اپنے پوسٹ میں کہا: اور وہ تمام لوگ جن کا فرض ہے کہ وہ حکام کو جواب دہ ٹھہرائیں یا تو ہمت نہیں کرتے یا پرواہ نہیں کرتے ہیں کہ وہ سوال اٹھائیں۔ انہوں نے کہا: میں ان بار بار لگائی جانے والی پابندیوں اور حکام کی انسانی حقوق و عوامی جذبات کے لئے توہین آمیز روش کی مذمت کرتا ہوں۔ تاہم حکام کی طرف سے میرواعظ کے دعوے کے متعلق کوئی بیان سامنے نہیں آیا ہے۔

دہلی کے کہنہ مشق اور جواں عمر قلمکاروں کا پانچ روزہ ادبی اجتماع 'نئے پرانے چراغ' کا افتتاح

نئی دہلی۔ اردو اکادمی دہلی کے اہم پروگراموں میں سے نئے پرانے چراغ کی سب سے زیادہ اہمیت تسلیم کی جاتی ہے، کیونکہ اس ادبی اجتماع میں پرانے چراغوں سے نئے چراغ اپنے لیے بہت کچھ حاصل کرتے ہیں۔ یہ صرف دہلی کا ہی نہیں بلکہ دنیا کا واحد ادبی اجتماع ہے جو لگاتار پانچ روز تک جاری رہتا ہے اور اس میں اردو کی جملہ اصناف ادب پر گفتگو اور تخلیقات پیش کی جاتی ہیں۔ وقت کے ساتھ ادبا اور قلمکاروں کی تعداد بھی بڑھتی جا رہی ہے اس مرتبہ کے اس ادبی اجتماع میں پانچ سو سے زائد افراد اپنی تخلیقات، تنقیدی و تحقیقی تحریریں پیش کریں گے۔ اردو اکادمی، دہلی کی بہت ساری اہم خصوصیات ہوسکتی ہیں لیکن سب اہم خصوصیت جو ایک عام فرد کو نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ دہلی کے ہر اردو خواں طبقہ سے یہ راست تعلق رکھتی ہے، خواہ وہ بچہ ہو اور ابتدائی درجات میں پڑھتا ہو، ثانوی تعلیم حاصل کر رہا ہو، کالج کا طالب علم ہو، یونیورسٹی کا ریسرچ اسکالر یا کسی بھی صنف کا تخلیق کار ہو ہر ایک کو اکادمی اسٹیج فراہم کرتی ہے جس سے اپنی صلاحیتوں کو بہتر انداز میں نکھار سکے اور آگے بڑھنے کا موقع ملے اس سلسلے کا اہم پروگرام 'نئے پرانے چراغ' ہے جو اردو اکادمی دہلی کے قمر رئیس سلور جبلی آڈیٹوریم میں آج منعقد ہوا جو لگاتار 30 ستمبر تک جاری رہے گا۔ پہلا اور افتتاحی اجلاس پروفیسر محمد شاہد حسین کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں بطور مہمان خصوصی پروفیسر صادق نے شرکت کی۔ افتتاحی اجلاس کے صدارتی خطبے میں پروفیسر محمد شاہد حسین نے تحقیقی امور پر بہت تفصیلی گفتگو کی جس میں انہوں نے لوازمات تحقیق و تنقید اور مروجہ اصولوں کو بھرپور طریقے سے برتنے کو لازمی قرار دیا، تحقیق کے متعلق قرآن کریم کا حوالہ پیش کیا اور بتایا کہ بلا تحقیق کوئی بھی بات آگے نہیں بڑھانی چاہیے۔ بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے پروفیسر صادق نے اپنی گفتگو میں کہا کہ جب اکادمی کا سکریٹری مجھے بنایا گیا تو یہاں آنے کے بعد سب سے پہلے میں نے یہاں کے کاموں کا جائزہ لیا تو پایا کہ اس کا بجٹ میرے آنے سے پہلے واپس لوٹایا جا رہا تھا میں نے اس کا بھرپور استعمال کیا اور ایک ایسے پروگرام کا خاکہ پیش کیا جس میں اہل دہلی کو مکمل طور پر شرکت کا موقع ملے، گفت وشنید کے بعد اس کا نام 'نئے پرانے چراغ' تجویز کیا گیا۔ یہ پروگرام منظور ہوا اور اب یہ اردو اکادمی، دہلی کی اہم شناخت ہے۔ اس زمانے میں یہ ایک دن کے پروگرام سے شروع ہوا تھا آج اس کی مقبولیت یہ ہے کہ پانچ دنوں تک لگاتار جاری رہتا ہے، مزید انہوں نے کہا کہ دنیا کا کوئی بھی ادبی پروگرام اس نوعیت کا نظر نہیں آتا ہے۔ افتتاحی اجلاس کی نظامت ڈاکٹر شفیع ایوب نے بخوبی انجام دیا اور "نئے پرانے چراغ" کے تیس سالہ سفر پر تفصیلی گفتگو کی۔ اس کے بعد چائے کا وقفہ ہوا پھر محفل شعر و سخن منعقد ہوا جس کی صدارت مشہور دانشور اور شاعر پروفیسر اخلاق آہن اور نظامت پیمبر نقوی نے کی۔ اس مشاعرے میں تقریباً 72 شعرا نے کلام اپنا کلام پیش کیا۔ شرکا میں ڈاکٹر ریاض عمر، ڈاکٹر جی۔ آر۔ کنول، احمد علوی، حبیب سیفی، منیر ہمدم، ڈاکٹر شبانہ نذیر، ارشد ندیم، ناصر عزیز، ایم آر قاسمی اور کافی تعداد میں ریسرچ اسکالرز موجود تھے۔

ہماچل پردیش ہائی کورٹ میں دو ججوں کی تقرری

نئی دہلی، (یو این آئی) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے مسٹر جیا لال بھردواج اور رمیش ورما کو ہماچل پردیش ہائی کورٹ کا جج مقرر کیا ہے۔ یہ اطلاع مرکزی وزارت قانون و انصاف نے جمعہ کو جاری کردہ ایک نوٹیفکیشن میں دی ہے۔ نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے، صدر، آئین ہند کے آرٹیکل 217 کی شق (1) کے ذریعے عطا کردہ اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے جیالال بھاردواج اور رمیش ورما کو ہماچل پردیش ہائی کورٹ کے ججوں کے طور پر مقرر کرتی ہیں، جو ان کے متعلقہ عہدوں کا چارج سنبھالنے کی تاریخ سے نافذ العمل ہوگا۔

لداخ تشدد: کانگریس نے مرکز کی مودی حکومت کو ذمہ دار ٹھہرایا

لیہہ (ایجنسی) مرکز کے زیر انتظام خطہ لیہہ میں گزشتہ دنوں پیش آئے تشدد کے لیے کانگریس نے مرکز کی مودی حکومت کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ جب لداخ کو مرکز کے زیر انتظام خطہ بنایا گیا تھا، تو لوگوں کو بہت امیدیں تھیں، لیکن اب امیدیں ٹوٹ چکی ہیں کیونکہ انھیں صرف مایوسی ہی ہاتھ لگی ہے۔ یہ تبصرہ جے رام رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری کردہ پوسٹ میں کیا ہے۔ اس پوسٹ میں جے رام رمیش لکھتے ہیں کہ "6 سال قبل جب لداخ کو مرکز کے زیر انتظام خطہ بنایا گیا تھا، تب وہاں کے لوگوں کو بڑی امیدیں تھیں۔ لیکن آج حالات بالکل مختلف ہیں۔ لوگ گہری مایوسی والی حالت میں ہیں، کیونکہ انہوں نے دیکھا ہے کہ ان کی زمین اور روزگار کے حقوق سنگین خطرے میں ہیں۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "مقامی انتظامیہ اور الیکٹورل باڈیز پر پوری طرح لیفٹیننٹ گورنر اور نوکر شاہی کا کنٹرول ہے۔ آئین کے چھٹے شیڈول کے تحت سکیورٹی اور منتخب لیجسلیچر سے متعلق ان کے جائز مطالبات پر صرف میٹنگیں ہوتی رہی ہیں، کوئی ٹھوس فیصلہ نہیں ہوا۔" کانگریس جنرل سکریٹری کا کہنا ہے کہ حقیقی لائن آف کنٹرول (ایل اے سی) پر چین کے ذریعہ جمود والی حالت کی یکطرفہ خلاف ورزی اور وزیر اعظم کے ذریعہ 19 جون 2020 کو چین کو دی گئی کلین چٹ نے شدید غیر یقینی والی حالت پیدا کر دی ہے۔ جے رام رمیش کے مطابق "لداخ ہندوستان کے لیے ثقافتی، معاشی، ماحولیاتی اور اسٹریٹجک نظریہ سے انتہائی اہم ہے۔ لداخ کے لوگ ہمیشہ سے اپنی بنیاد میں فخریہ ہندوستانی رہے ہیں۔ ان کی تکلیف اور مشکلات حکومت ہند کے ضمیر کو جگانی چاہیے، نہ صرف مزید بات چیت کے لیے بلکہ ان کی جائز خواہشات کو جلد از جلد پورا کرنے کے لیے ٹھوس اور حقیقی کوششیں ہونی چاہئیں۔"

سونم وانگ چک کی گرفتاری 'افسوسناک'، عمر عبداللہ سمیت کئی سیاسی لیڈران نے کی مذمت

سرینگر: جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے لداخ کے معروف ماحولیاتی کارکن سونم وانگچک کی گرفتاری کو "افسوسناک" قرار دیا ہے۔ پی ڈی پی سمیت کانگریس لیڈران نے بھی وانگچک کی گرفتاری کو غیر ضروری قرار دیتے ہوئے سخت مذمت کی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے چین کی سرحد سے متصل لداخ کی صورتحال کو جموں و کشمیر سے جوڑتے ہوئے دعویٰ کیا کہ "مرکزی حکومت کل سے ہی وانگچک کے تعاقب میں تھی اور یہ قدم متوقع تھا۔" کارکن وانگچک، جنہوں نے 14 روزہ بھوک ہڑتال کی قیادت کی تھی، کو جمعہ کی دوپہر نیشنل سکیورٹی ایکٹ (این ایس اے) کے تحت گرفتار کیا گیا۔ بدھ سے لداخ میں ریاستی درجہ اور آئین ہند کی چھٹی شق کے تحت خصوصی اختیارات کے مطالبات پر شروع ہونے والے مظاہروں کے دوران چار افراد ہلاک اور سو کے قریب عام شہری زخمی ہوئے۔ حالات کشیدہ ہونے کے بعد کرفیو نافذ کر دیا گیا جبکہ تعلیمی اور تجارتی سرگرمیاں معطل ہیں۔ عمر عبداللہ نے مرکزی سرکار کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے کہا: "کچھ وعدے لداخی عوام سے بھی کیے گئے تھے، جیسے ہمارے ساتھ۔ لیکن پھر مرکزی سرکار پیچھے ہٹ گئی۔" انہوں نے الزام عائد کیا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) ریاستی درجے کو اپنی سیاسی طاقت کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ادھر، پی ڈی پی رہنما اور سابق وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی کی دختر التجا نے کہا کہ "لداخی عوام نے 2019 میں آئینی تبدیلیوں پر خوشی منائی مگر اب خود بی جے پی کے منصوبوں کا شکار ہو گئے۔"

بہار میں اسمبلی انتخابات سے قبل تیج پرتاپ کا نئی پارٹی کا اعلان، ہمہ جہت ترقی کا وعدہ

پٹنہ: بہار میں آر جے ڈی (راشٹریہ جنتا دل) کے صدر لالو پرساد یادو کے بڑے بیٹے اور سابق وزیر تیج پرتاپ یادو نے اپنی نئی سیاسی پارٹی کے قیام کا اعلان کر دیا، جس کا نام انہوں نے 'جن شکتی جنتا دل' رکھا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ انہیں الیکشن کمیشن کی جانب سے انتخابی نشان 'بلیک بورڈ' الاٹ کیا گیا ہے۔ تیج پرتاپ نے جمعہ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر پارٹی کا پوسٹر جاری کیا۔ اس پوسٹر میں انہوں نے خود کو 'قومی صدر' کے طور پر پیش کیا ہے جبکہ انتخابی نشان کے طور پر 'بلیک بورڈ' کو نمایاں کیا گیا۔ تیج پرتاپ نے اپنے بیان میں کہا کہ ان کی پارٹی بہار کے ہمہ جہت ترقی کے لیے پوری طرح وقف ہے اور وہ ریاست میں ایک نئی سیاسی و سماجی تبدیلی کے لیے جدوجہد کریں گے۔ ان کے مطابق، "ہمارا مقصد بہار میں مکمل بدلاؤ لا کر نئی طرز حکمرانی قائم کرنا ہے۔ ہم ریاست کے عوام کے مسائل حل کرنے کے لیے طویل جدوجہد کے لیے تیار ہیں۔" دریں اثنا، الیکشن کمیشن کے ذرائع نے میڈیا کو بتایا کہ انہیں اس نام کی کسی پارٹی کی رجسٹریشن یا اس کے لیے انتخابی نشان الاٹ کیے جانے کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔ کمیشن کے مطابق اب تک اس نام سے کسی سیاسی جماعت کو باضابطہ منظوری نہیں دی گئی ہے۔ اس تضاد کے باعث سیاسی حلقوں میں بحث چھڑ گئی ہے کہ آیا واقعی تیج پرتاپ کی نئی پارٹی کو قانونی منظوری ملی ہے یا یہ صرف ابتدائی اعلان ہے۔ یاد رہے کہ تیج پرتاپ نے گزشتہ ماہ دعویٰ کیا تھا کہ ان کی قیادت میں بہار کی پانچ چھوٹی جماعتوں کا اتحاد قائم ہو چکا ہے اور وہ آنے والے انتخابات میں مشترکہ پلیٹ فارم سے میدان میں اتریں گے۔ اس اعلان کے بعد سیاسی مبصرین نے قیاس آرائیاں شروع کر دی تھیں کہ تیج پرتاپ جلد ہی نئی پارٹی کی بنیاد رکھ سکتے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ تیج پرتاپ یادو کو حال ہی میں ایک سوشل میڈیا پوسٹ کے تنازعہ کے بعد آر جے ڈی سے نکال دیا گیا تھا۔ اس کے بعد سے وہ ریاست کے مختلف علاقوں کا دورہ کر رہے ہیں اور اپنی نئی سیاسی شناخت قائم کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ تیج پرتاپ کا انتخابی حلقہ مہوا رہا ہے اور امکان ہے کہ وہ آنے والے اسمبلی انتخابات میں دوبارہ اسی نشست سے قسمت آزمائیں گے۔

تعلیمات نبوی امن وانصاف پر مبنی معاشرہ تشکیل دیتی ہے: حافظ عبدالقدوس ہادی

کانپور: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نبی آخر الزماں تاجدار مدینہ حضرت محمد ﷺ کو بہترین نمونہ قرار دیا ہے: یعنی تمہارے لئے رسول اللہؐ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔ اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ کامیاب زندگی اور ایمان کی حفاظت کا واحد ذریعہ نبی کریمؐ کی تعلیمات کی مکمل پیروی ہے۔ حضور اقدسؐ کی سنت پر عمل انسان کو ایمان میں مضبوط اور ثابت قدم رکھتا ہے۔ نبیؐ نے بہترین اخلاق پیش کئے۔ اگر مسلمان ان پر عمل کرے تو معاشرے میں خیر، محبت اور عدل قائم ہوگا۔ آپؐ نے عبادات کو اعتدال کے ساتھ ادا کرنے کی تعلیم دی، جس سے انسان افراط وتفریط سے بچتا ہے۔ تعلیمات نبوی امن وانصاف پر مبنی معاشرہ تشکیل دیتی ہیں۔ نبی کریمؐ نے اپنی امت کو آنے والے فتنوں کے بارے میں خبردار فرمایا تاکہ مسلمان ان سے بچ سکیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: 'آخری زمانے میں فتنے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح آئیں گے' (مسلم)۔ اسی طرح حق اور باطل کی پنجہ آزمائی شروع سے ہی رہی ہے، اور باطل فتنوں کا کام ہوتا ہے کہ ایک مومن فرد کے ایمان وعقیدے میں خرابی لاکر اسے برباد کردے، چونکہ یہ روز روشن کی طرح صاف ہے کہ ہمارے لئے سب سے قیمتی شئے ہمارا ایمان اور عقیدہ محض ہے اس لئے یہ باطل فتنے ہمارے ایمان وعقیدے پر حملہ آور ہوتے چلے آئے ہیں اور آج کے دن بھی یہ اپنی حرکتوں سے باز ہیں آئے، آج بھی تقریباً ہر طرف فرقہ باطلہ فتنوں کی شکل میں موجود ہیں جنہیں ہم فتنہ شکیلیت، فتنہ گوہر شاہیت، فتنہ پرویزیت اور فتنہ غامدیت وغیرہ کے نام سے جانتے ہیں یہ فتنے ہمارے عقیدے کو کمزور کرنے کا کام کرتے ہیں، یہ دین میں خرابی لانے کے مرتکب ہیں، ان فتنوں نے بھولے بھالے مسلمانوں سے ان کا سب سے قیمتی سرمایہ چھیننے کا کام شروع کردیا ہے، یہ فتنے چند امور پر زیادہ سرگرم ہیں جن میں عقیدہ ختم نبوت سرفہرست ہے، ختم نبوت یا صحابہ کرامؓ کی عظمت کا انکار کرنا ان کا سب سے بڑا شر ہے، سنت کو چھوڑ کر بدعات اور خودساختہ راستے اختیار کرنا ان کا شیوہ ہے، دنیا پرستی اور خواہشات کے پیچھے لگ کر دین کو فراموش کرنا ان کی عادت ہے، اسلام کے نام پر نئے نظریات اور گمراہ فرقوں کو جنم دینا بھی ان کے کام میں شامل ہے، لہٰذا ایسے فتنوں سے خود کو اور اپنے خاندان کو بچانے کیلئے ہر بات کو قرآن اور حدیث کی کسوٹی پر پرکھنا ہوگا، دیندار اور باعمل علماء سے رہنمائی حاصل کرنی ہوگی، تنہائی سے بچ کر جماعت اور امت کے ساتھ جڑے رہنا ہوگا، اللہ سے ہمیشہ ہدایت اور ثابت قدمی کی دعا کرنی ہوگی، گمراہ نظریات اور باطل فرقوں کی چالوں سے آگاہ رہنا ہوگا۔ تعلیمات نبویؐ کی پیروی ہی مسلمان کی اصل کامیابی ہے۔ جو شخص قرآن وسنت کو اپنی زندگی کا معیار بنالیتا ہے وہ نہ صرف دنیا وآخرت میں سرخرو ہوتا ہے بلکہ باطل فتنوں کے حملوں سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ لہٰذا آج کے دور میں ضرورت ہے کہ ہم پوری اخلاص کے ساتھ نبی کریمؐ کی سنت پر عمل کریں اور باطل نظریات کے مقابلے میں اپنے ایمان کو مضبوط بنائیں۔ مذکورہ خطاب مجلس تحفظ ختم نبوت وشہری جمعیۃ علماء کانپور کے زیر اہتمام باطل فرقوں کے تعاقب اور سدباب کیلئے ۵۱/۶۱/ اکتوبر ۵۲۰۲ء بروز بدھ، جمعرات کو ہونے والے دوروزہ تربیتی کیمپ (برائے علماء وائمہ) اور ۶۱/ اکتوبر بروز جمعرات کو پریڈ گراؤنڈ کانپور میں ہونے والی تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے مشن کو شہر شہر گاؤں گاؤں تک پہنچانے کیلئے منعقدہ ایک اہم پروگرام تحفظ ختم نبوت وسیر النبی بمقام مسجد جگن پتی بساط خانہ مسٹن روڈ کانپور سے بطور مقرر خصوصی ومہمان خصوصی کی حیثیت سے جلسے میں شرکت کرنے پہنچے قاضیٔ شہر کانپور حضرت الحاج حافظ وقاری عبدالقدوس ہادی صدر مجلس تحفظ ختم نبوت و نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش نے کیا۔ قاضی شہر کانپور نے اپنے خطاب میں باطل فتنوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ آئندہ کی کانفرنس میں کثیر تعداد میں شرکت کرنے کی بات کہی۔ اس موقع پر مفتی سلطان قمر قاسمی استاذ جامع العلوم جامع مسجد پٹکا پور کانپور نے بھی خطاب کیا۔ پروگرام کے کنوینر مولانا ابوبکر ہادی قاسمی نے کہا کہ سیرت النبی کو عام کرنا اور مشن تحفظ ختم نبوت کیلئے کام کرنا ہر مومن مسلمان کا فریضہ ہے۔ اس موقع پر پروگرام کی صدارت مولانا اکرم الٰہی جامعی استاذ مظہر العلوم ٹکھوشاہ کانپور نے کی۔ پروگرام کے نگراں عبداللہ اظہار نے تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

دیوبند 26/ستمبر (فیروز خان) اس ماہ کے اوائل میں بارہ ربیع الاول کے جلوس کے دوران کانپور میں 'آئی لو محمدؐ' (مجھے پیغمبر اسلام محمد ﷺ سے محبت ہے) کے نعرے پر پہلی بار تنازعہ شروع ہوا تھا، جواب ملک کی کئی ریاستوں تک پھیل چکا ہے اور مسلمان پولیس کی کارروائی کے خلاف احتجاج کرنے کے ساتھ ہی جلوس بھی نکال رہے ہیں۔ ریاست اتر پردیش میں پولیس نے اس سلسلے میں درجنوں مسلمانوں کو گرفتار کیا ہے اور اطلاعات کے مطابق کئی علاقوں میں پولیس کے ساتھ جھڑپیں بھی ہوئی ہیں۔ اس معاملے پر مسلم سیاسی رہنماؤں کے لچکدار رویہ اور مذہبی تنظیموں کی خاموشی سے مسلمان بالخصوص نوجوان طبقہ پش وپیش کے عالم میں ہے کچھ نوجوانوں نے سوشل میڈیا پر اپنی ڈی پی تبدیل کر آئی لو محمدؐ کا اسٹیٹس لگایا تو کچھ نوجوان آئی لو محمدؐ کا بینر یا پوسٹر لیکر ریل بنانے لگ گئے ہیں۔ یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ آئی لو محمدؐ پر تنازعہ کیوں ہو رہا ہے۔ "میں محمدؐ سے محبت کرتا ہوں" جیسا نعرہ اچانک پورے ملک میں عوامی تحریک اور بدامنی کا باعث کیسے بن گیا؟ علمی بستی دیوبند میں بھی یہ نعرہ اس وقت موضوع بحث بن گیا جب دارالعلوم دیوبند کی مسجد رشید کے نزدیک کسی نے ایک بینر لگادیا جس پر 'آئی لو محمدؐ' لکھا ہوا تھا، دیکھتے ہی دیکھتے نوجوانوں کی بڑی تعداد سیلفی اور ریل بنانے مذکورہ مقام پر پہنچ گئی اور اس بینر کے ساتھ سوشل میڈیا پر اپنی تصاویر اور ویڈیوز پوسٹ کرنا شروع کردیں، جس کے نتیجہ میں پولیس اور خفیہ محکمہ مستعد ہوگیا، بعدازیں یہ بینر وہاں سے ہٹادیا گیا۔ بینر کا راتوں رات ہٹایا جانا شہر میں موضوع بحث بنا ہوا ہے۔ مسلمانوں کا کہنا ہے کہ آئین میں ہمیں مذہبی اور اظہار رائے کی آزادی ہے۔ چاہے وہ "میں رام سے محبت کرتا ہوں" ہو یا "میں محمدؐ سے محبت کرتا ہوں" سب کو اس کی آزادی ہونی چاہئے۔

وارنٹی گرفتار: جیل رسید

دیوبند 26/ستمبر (فیروز خان) جرائم پیشہ افراد اور وارنٹیوں کے خلاف شروع کی گئی مہم کے تحت دیوبند پولیس نے ایک وارنٹی کو گرفتار کر عدالت میں پیش کردیا، انچارج انسپکٹر نریندر کمار شرما نے بتایا کہ دگچاڑا گاؤں کے رہنے والے انوج ولد ستاب سنگھ کو اس کی رہائش گاہ سے گرفتار کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا ملزم کے خلاف گینگسٹر ایکٹ سمیت مختلف دفعات میں مقدمہ درج ہیں، ملزم انوج کافی وقت سے عدالت سے مفرور چلا آرہا تھا، عدالت نے اس کے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری کئے ہوئے تھے پولیس نے ملزم کو گرفتار کر عدالت میں پیش کردیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ملزم انوج کو گرفتار کرنے والی ٹیم میں ان سمیت ایس آئی ہیمنت بھارتی اور ہیڈ کانسٹیبل لوکیش کمار شامل تھے۔

بچھڑتے وقت ہر اک راز افشا کردیا تم نے ☐ تمہیں معلوم بھی ہے جان یہ کیا کردیا تم نے

"ادب کی ایک شام ڈاکٹر محمد احمد" کے نام کا انعقاد

سکندر حیات کیلاش پوری

سہارنپور (احمد رضا) 25۔ستمبر۔ گزشتہ شب ایک اعزازی شعری نشست ادب کی ایک شام ڈاکٹر محمد احمد امجد کے نام "ہوٹل اسکائی لارک" امبالہ روڈ پر میں منعقد کی گئی موقع تھا" ڈاکٹر محمد احمد امجد کے نئے شاگرد جناب مرسلین حیدر کی اردو ادب کی دنیا میں شمولیت کا" اس پروقار تقریب میں سب سے پہلے مرسلین حیدر نے اپنے استاد ڈاکٹر محمد احمد کو دستار اور شال اڑھا کر بڑے جوش وخروش کے ساتھ گل پوشی کے فرائض انجام دیتے ہوئے استاد کے لئے اپنی عقیدت کا اظہار کیا اور حاضرین سے دعائیں چاہیں! اس خوبصورت نشست کی صدارت معروف صوفی جناب صابر عثمانی صاحب نے اور نظامت کے فرائض خوبصورت لب ولہجے کے سینئر شاعر جناب اسلم محسن نے بحسن خوبی انجام دیے سارن پور کے کثیر تعداد میں شعرا کرام نے ڈاکٹر امجد کی گل پوشی کر مبارک باد پیش کی نشست کا اغاز تلاوت کلام پاک سے صدر محترم عالی جناب صابر عثمان صاحب نے اور نعت رسول مقبول صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا نظرانہ عقیدت جناب سید انور صابری نے پیش کیا پررونق نشست رات ساڑھے نو بجے شروع ہوکر رات ایک بجے کے بعد اختتام پذیر ہوئی جن شعرا حضرات کے کلام کو خوب داد وتحسین اور محبتوں سے نوازا گیا ان کا ایک ایک شعر قارئین کرام کی نظر۔

نئے زخموں کی فصلیں اگ رہی ہیں
پرانے زخم بھرتے جا رہے ہیں
ہارون صابر

اس کی اک موج نظر میں کشتی دل بہ گئی
لیکن اک انسو نے بڑھ کر حال ماتم کہہ دیا
سکندر حیات کیلاش پوری

جھوٹ اتنی صفائی سے بولو
سچ کے چہرے پہ داغ آجائے
ڈاکٹر محمد احمد امجد

جوش جنوں میں چاک گریبان کر لیا بے
کار اک قمیص کا نقصان کر لیا
ڈاکٹر عاصم پیرزادہ

سکھانے وہ بھی چلے ہیں نماز کے اداب
کہ جن کو ٹھیک سے اتا نہیں وضو کرنا
مستقیم روشن

ڈوب کر جس میں ابھرنے کا تصور بھی غلط
اس کی انکھوں میں سمندر کی سی گہرائی ہے
سید انور صابری

میں چپ گزرا ہوں جس جس مرحلے سے
مچائے شور واں فریاد کتنا
سلمان شہید

گھر کے مکین ہو گئے سارے الگ الگ
ترک تعلقات پہ رشتے اداس ہیں
ثاقب قاضی

جو ڈار میں تھے اپنے ٹھکانے پہ اگئے
بچھڑے جو ڈار سے وہ نشانے پہ اگے
عابد حسن وفا

وہ میرا حال پوچھنے ائے
اسماں پر نصیب ہے میرا
طاہر امین

ان کے علاوہ جناب عدیل تابش صاحب انصر صاحب انتظار احمد انتظار ڈاکٹر عبدالرحیم مومن سہارنپوری محمد طہ اخلاق احمد کی شرکت قابل ذکر رہی!

خاتون صفائی ملازم کو بائک نے ماری ٹکر: حالت تشویشناک

دیوبند 26/ستمبر (نامہ نگار) دیوبند کے منگلور بس اسٹینڈ کے نزدیک خاتون صفائی ملازم رادھیکا کو ایک نامعلوم بلیٹ موٹر سائیکل نے ٹکر مار کر زخمی کردیا، رادھیکا حسب معمول سڑک پر اپنا صفائی کا کام کر رہی تھی۔ اس دوران موقع مناسب دیکھ موٹر سائیکل سوار بلیٹ سمیت موقع سے فرار ہوگیا۔ رادھیکا کے ساتھ کام کر رہے دیگر صفائی ملازمین نے اسے علاج کے لئے دیوبند کے سرکاری ہسپتال میں داخل کرایا جہاں پر ڈاکٹروں نے ابتدائی طبی امداد کے بعد زخمی خاتون کی نازک حالت کو دیکھتے ہوئے ہائر کیئر سینٹر کے لئے ریفر کردیا۔ رادھیکا کے اہل خانہ نے کوتوالی دیوبند میں پہنچ کر ملزم بلیٹ ڈرائیور کے خلاف شکایتی تحریر دیکر کارروائی کئے جانے کا مطالبہ پولیس سے کیا ہے۔ پولیس کے مطابق تحریر کی بنیاد پر معاملہ درج کرلیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ رادھیکا اہلیہ اجیت نگر پالیکا پریشد دیوبند میں صفائی ملازم ہے، اس کے شوہر کی موت ہوچکی ہے۔

سماجوادی لیڈروں نے کیوں بنالی دوری: اعظم خاں نے دل کھول کر رکھ دیا

رام پور 26 ستمبر (پی این ایس) ملائم سنگھ یادو کے ساتھ مل کر سماج وادی پارٹی کی بنیاد رکھنے والے سرکردہ مسلم لیڈر اعظم خان کو طویل عرصے کے بعد سیتاپور جیل سے رہا کردیا گیا ہے۔ رہائی کے بعد سے اعظم خان سرخیوں میں ہیں۔ جیل سے رہائی کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے اعظم خان نے مقدمات کے ساتھ ساتھ اکھلیش یادو اور سماج وادی پارٹی کے ساتھ اپنے تعلقات پر بھی بات کی۔ مقدمات کے حوالے سے اعظم خان کا کہنا تھا کہ 'جہاں تک مقدمات کا تعلق ہے، اگر ان میں کوئی میرٹ ہوتا تو میں آج باہر نہ ہوتا، مجھے امید ہے کہ نچلی عدالتوں سے سپریم کورٹ تک انصاف ملے گا، ایک دن میں بری ہوجاؤں گا'۔ ایس پی سربراہ کے اس بیان پر کہ اگر اکھلیش یادو حکومت بناتے ہیں تو اعظم خان کے خلاف درج مقدمات واپس لے لیے جائیں گے، اعظم خان نے کہا کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی۔ رام پور میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے اعظم خان نے پارٹی چھوڑنے کے بارے میں پوچھے جانے پر کہا، ہمارے پاس کردار نام کی کوئی چیز ہے، اور اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہمارے پاس کوئی عہدہ یا کوئی حیثیت ہو۔ ہم نے ثابت کیا ہے کہ لوگ ہم سے پیار کرتے ہیں، ہماری عزت کرتے ہیں، اور ہم قابل فروخت سامان نہیں ہیں ہم بکاؤ نہیں۔ انہوں نے پارٹی کے سینئر رہنماؤں سے کہا کہ وہ خوش اور خوشحال رہیں۔ یہ پوچھے جانے پر کہ کیا سیفائی اور اعظم خاندان کے درمیان کچھ اختلاف تھا کہ کوئی بھی اعلیٰ رہنما ان سے ملنے نہیں آیا، اعظم خان نے کہا، "شعلوں کو بھڑکا دمت۔" یہ پوچھے جانے پر کہ کیا اکھلیش یادو نے فون کیا تھا۔

بستی میں مذہبی جھنڈے کو لے کر دو گروپوں میں تصادم

شرپسندوں نے ایک موٹر سائیکل کو لگادی آگ

بستی 26 ستمبر (پی این ایس) ضلع کے دو برادریوں کے افراد آپس میں لڑ پڑے۔ سائیکل کو بھی آگ لگادی۔ پولیس نے پہنچ کر میں لے لیا۔ امن برقرار رکھنے کے لیے مطابق ہرائیہ کے راجواپور میں واقع چفوا ارکان جھنڈا الہرا رہے تھے۔ دوسری برادری کا ہرائیہ علاقے میں جھنڈا الہرانے کے تنازعہ پر واقعہ کے دوران شرپسندوں نے ایک موٹر صورتحال پر قابو پالیا اور تین افراد کو حراست پولیس کو تعینات کیا گیا ہے۔ اطلاعات کے گاؤں میں درگا پنڈال کے قریب کمیٹی کے جھنڈا اگر گیا۔ اس سے تنازعہ کھڑا ہوگیا۔ جلد ہی ہاتھاپائی کی نوبت آگئی۔ جس سے تصادم ہوا۔ اس دوران کچھ شرپسندوں نے ایک بائک کو آگ لگادی۔ موٹر سائیکل تیزی سے جل اٹھی اور آگ تیزی سے بھڑک اٹھی۔ خبر کے مطابق آگ دیکھ کر لوگ مشتعل ہوگئے اور کسی نے فوری طور پر پولیس کو اطلاع دی۔ کچھ ہی دیر بعد ہرائیہ پرسرام پور پولیس اسٹیشن کی فورس موقع پر پہنچی۔ پولیس نے دونوں فریقین کو منانے کی کوشش کی۔ عوام کے غصے کو دیکھ کر اے ڈی ایم پرتی پال سنگھ چوہان اور ایڈیشنل ایس پی شیاما کانت بھی پولس فورس کے ساتھ پہنچے۔ پولیس نے دونوں برادریوں کے لوگوں کو سمجھا کر صورتحال پر قابو پالیا۔ انہوں نے ملزمین کے بارے میں معلومات بھی اکٹھی کیں۔ تین افراد کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ ڈی ایس پی سنجے سنگھ نے کہا کہ ماحول خراب کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ایک شکایت موصول ہوئی ہے اور اس کی بنیاد پر مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ جائے وقوعہ پر امن وامان برقرار ہے اور گاؤں میں کمک تعینات کردی گئی ہے۔

مشن شکتی مہم کے تحت مہاراج سنگھ انٹر کالج میں پروگرام کا انعقاد

دیوبند 15: اکتوبر (فیروز خان) مشن شکتی فیز 5.0 مہم کے تحت مہاراج سنگھ انٹر کالج گنگداسپور میں پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں طالبات کو خواتین ہیلپ لائن نمبر کی جانکاری دی گئی اور انہیں خواتین اور لڑکیوں کے خلاف ہونے والے جرائم کے تئیں بیدار کیا گیا۔ منعقدہ پروگرام میں خاتون ایس آئی سدھا تیاگی اور خاتون کانسٹیبل راکھی سنگھ نے خواتین کی ہیلپ لائن، چائلڈ ہیلپ لائن وغیرہ کے متعلق آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ مشن شکتی کو کامیاب بنانے کے لئے ہم تمام کو اپنا تعاون پیش کرنا چاہئے۔ انتظامیہ خواتین کی طاقت کو جلا بخشنے کے لئے کمربستہ ہے۔ کالج کے سینئر ٹیچر گروندر سنگھ، ٹیچر سارِکا اہلاوت اور پریتی دیوی نے کہا کہ کالج میں وقتاً فوقتاً طلبہ وطالبات کی کونسلنگ کی جاتی ہے، جس میں کالج کی جانب سے طلبہ وطالبات کو ان کے حقوق کے تئیں بیدار کرنے کے ساتھ ساتھ منشیات کے مضر اثرات سے آگاہ کرنے کے لیے مختلف تعمیری سرگرمیاں بھی کی جاتی ہیں جن میں جسمانی سرگرمیاں، کھیل اور ایئر رائفل شوٹنگ کے مقابلے شامل ہیں۔ اس دوران راکھی، اشوک کمار، کپل، راکیش اور مکیش سمیت کالج کا جملہ اسٹاف موجود تھا۔

راہل گاندھی کو جھٹکا: الہ آباد ہائی کورٹ نے درخواست کردی مسترد

پریاگراج 26 ستمبر (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ نے کانگریس رہنما راہل گاندھی کی جانب سے دائر کی گئی نظرثانی کی درخواست خارج کردی۔ یہ درخواست وارانسی کی خصوصی MP/MLA عدالت کے حکم کو چیلنج کرتی تھی۔ جسٹس سمیر جین کے اس فیصلے سے راہل گاندھی کے خلاف مقدمے کی سماعت کا راستہ ہموار ہوگیا ہے۔ راہل گاندھی کی مشکلات میں اضافہ ہوگیا۔ یہ معاملہ راہل گاندھی کے امریکہ میں سکھوں کے بارے میں مبینہ ریمارکس سے جڑا ہے۔ ستمبر 2024 میں انہوں نے مبینہ طور پر سکھوں کی حفاظت پر سوال اٹھائے تھے۔ شکایت کنندہ ناگیشور مشرا نے ان ریمارکس کو اشتعال انگیز" قرار دیا تھا۔ ناگیشور مشرا نے سارناتھ پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کرانے کی درخواست کی۔ پولیس کی جانب سے ایف آئی آر درج نہ ہونے پر وہ جوڈیشل مجسٹریٹ کے پاس گئے۔ مجسٹریٹ نے مرکزی حکومت کی اجازت کے بغیر درخواست کو ناقابل سماعت قرار دیا۔ اس کے بعد خصوصی عدالت میں نظرثانی کی درخواست دائر کی گئی۔ خصوصی عدالت نے مجسٹریٹ کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کیس کو دوبارہ سماعت کے لیے واپس بھیج دیا۔ راہول گاندھی نے اسی حکم کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا تھا۔ راہل گاندھی کے وکیل گوپال سوروپ چتر ویدی نے الزامات کو بے بنیاد قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ واقعہ کی تاریخ بھی درج نہیں تھی اور یہ درخواست صرف خبروں پر مبنی تھی۔ ان کے مطابق، کوئی فوجداری مقدمہ نہیں بنتا۔ ریاستی حکومت اور مدعی کے وکلاء نے دلیل دی کہ خصوصی عدالت نے درخواست کو دوبارہ سماعت کے لیے واپس بھیجا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ فیصلہ کرنا کہ جرم ہوا ہے یا نہیں، جانچ کے بعد ہی واضح ہوگا۔ ابھی تک کوئی ایف آئی آر درج نہیں ہوئی ہے۔ ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد، وارانسی کی خصوصی عدالت میں مقدمے کی سماعت جاری رہے گی۔ مجسٹریٹ کی عدالت اب یہ جانچے گی کہ کیا الزامات جرم کی تشکیل کرتے ہیں اور تحقیقات کا حکم دے سکتی ہے۔ حقائق اور شواہد جمع کیے جائیں گے۔

نماز جمعہ پرامن طریقے سے ادا کی گئی: پولیس نے کیا فلیگ مارچ

دیوبند 26/ستمبر (فیروز خان) "آئی لو یو محمدؐ" معاملہ میں جمعہ کے روز ہونے والے ممکنہ احتجاج و مظاہرہ کے پیش نظر نماز جمعہ سے قبل ایس پی دیہات ساگر جین کی سربراہی، سی او دیوبند روی کانت پراشر، ایس ڈی ایم دیوبند یوراج سنگھ، اے ڈی ایم ایف سللیل پٹیل اور دیوبند کوتوالی انچارج نریندر کمار شرما کی قیادت میں پولیس اہلکاروں نے لاٹھیوں اور ہنگامہ آرائی کو کنٹرول کرنے والے آلات کے ساتھ سڑکوں پر فلیگ مارچ کر لوگوں سے امن وامان بنائے رکھنے میں تعاون کی اپیل کی۔ نماز جمعہ کے دوران پولیس مستعد رہی، اس دوران دارالعلوم دیوبند کی مسجد رشید سمیت دیوبند کی دیگر مساجد میں نماز جمعہ پرامن طریقے سے ادا کی گئی، کہیں کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہیں ہوا۔ اس درمیان پولیس اہلکار کسی بھی احتجاج کو روکنے کے لئے شہر کی مخصوص مساجد کے باہر پہرہ دے رہے تھے۔ نماز جمعہ کے بعد نمازی پرامن طور پر اپنے گھر کو روانہ ہوگئے۔ اس موقع پر ایس پی دیہات ساگر جین نے عوام سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وہ کسی کے بھڑکانے یا بہکاوے میں آکر کسی بھی ہجوم یا مظاہرے کا حصہ نہ بنیں، پولیس کی شہر کے ہر چوک، گلی اور اہم مقامات پر سخت نظر ہے، سکیورٹی انتظامات سخت کردئے گئے ہیں، کسی کو بھی قانون کی خلاف ورزی یا نامناسب حرکت کی اجازت نہیں ہوگی۔ انہوں نے تمام شہریوں سے فرقہ وارانہ طور پر حساس علاقوں میں امن وامان کو یقینی بنانے کے لئے پرامن رہنے اور قانون کی پابندی کرنے کی بھی اپیل کی۔

پاکستانی خاتون شمائلہ خان کی گرفتاری پر روک، وہ بریلی میں بطور ٹیچر تعینات تھی

پریاگ راج 26 ستمبر (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ نے ہندوستان میں غیر قانونی طور پر مقیم پاکستانی شہری شمائلہ خان کی گرفتاری پر روک لگادی ہے۔ جسٹس سدھارتھ ورما اور جسٹس عبدالشاہد کی ڈویژن بنچ نے شمائلہ خان کی درخواست پر سماعت کے بعد یہ حکم جاری کیا۔ شمائلہ خان، جو 2015 سے بریلی کے ایک پرائمری اسکول میں پڑھا رہی ہیں، نے جنوری میں ان کے خلاف درج ایف آئی آر کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس کیس میں شمائلہ خان پر پاکستانی شہری ہونے اور غیر قانونی طور پر بھارت میں رہائش پذیر ہونے کا الزام لگایا گیا ہے۔ وہ بریلی کے فتح گنج بلاک کے مادھو پور گاؤں کے ایک پرائمری اسکول میں اسسٹنٹ ٹیچر کے طور پر بھی فرضی رہائشی سرٹیفکیٹ استعمال کر رہی ہے۔ درخواست گزار نے دلیل دی کہ وہ پہلے ہی اپنے رہائشی سرٹیفکیٹ کی منسوخی کے خلاف درخواست دائر کر چکی ہے جس کی سماعت ہو چکی ہے۔ ڈویژن بنچ نے ہدایت کی کہ اس معاملے کو متعلقہ درخواست کے ساتھ سماعت کے لیے پیش کیا جائے۔ عدالت نے درخواست گزار کی گرفتاری پر اگلی سماعت تک روک لگادی۔ عدالت نے اگلی سماعت کے لیے 7 اکتوبر کی تاریخ مقرر کی ہے۔ پاکستان کی ایک خاتون اتر پردیش کے بریلی ضلع میں سرکاری ٹیچر بن گئی۔ اس نے 2015 میں جعلی سرٹیفکیٹس کے ذریعے اسسٹنٹ ٹیچر کی نوکری حاصل کی تھی۔ جب تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی تو ڈسٹرکٹ بیسک ایجوکیشن آفیسر نے اسے نو سال بعد اکتوبر 2024 میں معطل کردیا۔ اس معاملے میں خاتون کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی گئی۔ فتح گنج ویسٹ کے بلاک ایجوکیشن آفیسر نے برطرف اسسٹنٹ ٹیچر شمائلہ خان کے خلاف پولیس میں شکایت درج کرائی۔

اے ایم یو کے فیکلٹی ممبر نے بین الاقوامی ڈینٹل کانفرنس میں دیا لیکچر

علی گڑھ، 26 ستمبر: ڈاکٹر زیڈ اے ڈینٹل کالج واسپتال، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے شعبہ پیڈیاٹرکس و پریوینٹیو ڈینٹسٹری کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر محمد عاطف عبدالحکیم نے دہلی میں منعقدہ آئی اے ڈی آر-اے پی آر بین الاقوامی کانفرنس میں 'ڈینٹسٹری میں فائنائٹ ایلیمنٹ کا تجزیہ' موضوع پر ایک لیکچر دیا۔ انھوں نے ڈینٹل ریسرچ میں جدید کمپیوٹیشنل طریقوں کے استعمال کے بارے میں اپنے خیالات پیش کئے۔ اس علاوہ انھوں نے طلبہ کے پیپر پرزنٹیشن سیشن کی صدارت بھی کی اور بطور جج ذمہ داری نبھائی۔ فیکلٹی ریسرچ سیشن کے ایک حصے کے طور پر ڈاکٹر عاطف نے اپنے تجربات اور پریکٹس پر مبنی پیشکش میں بچوں کے دانتوں میں سڑن گلن کی پیش گوئی کے ماڈلز پر گفتگو کی اور بچوں میں منہ کی صحت کے مسئلہ پر اپنے تجربات سے شرکاء کو مستفید کیا۔ کانفرنس میں ایشیا بحرالکاہل خطہ کے دانتوں کے ماہرین، محققین، اور طلبہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ صدر شعبہ پروفیسر صائمہ یونس خان اور سینئر فیکلٹی ممبران نے ڈاکٹر محمد عاطف کی اس دستیابی پر انہیں مبارکباد پیش کی۔

میرٹھ میں سہ روزہ جشن سرسید کا آغاز 16/اکتوبر سے

میرٹھ 26/ستمبر/2025ء آج یہاں شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ کے پریم چند سیمینار ہال میں جشن سرسید کے تعلق سے ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت کے فرائض مائنارٹی ایجوکیشنل سوسائٹی، میرٹھ کے صدر آفاق احمد خاں نے انجام دیے۔ میٹنگ کی نظامت کرتے ہوئے ڈاکٹر شاداب علیم نے کہا کہ شعبۂ اردو اور سرسید ایجوکیشنل سوسائٹی کے مشترکہ اہتمام میں ہر سال کی طرح امسال بھی سہ روزہ جشن سرسید کا انعقاد بڑے تزک واحتشام سے کرے گا۔ جس کے تحت مختلف پروگراموں کا انعقاد کیا جائے گا جیسے ریسرچ اسکالر سیمینار، سر سید لیکچر سیریز کے علاوہ سرسید نیشنل ایوارڈ بھی ادبی، تعلیمی اور سماجی میدان میں نمایاں خدمات انجام دینے والوں کو پیش کیے جائیں گے۔ ساتھ ہی غزل سرائی مقابلہ اور مقابلۂ بیت بازی کا انعقاد بھی عمل میں آئے گا۔ معروف ادیب وناقد پروفیسر اسلم جمشید پوری نے کہا کہ شعبۂ اردو بڑے اہتمام سے جشن سرسید کا انعقاد کرنے جارہا ہے۔ جس میں مقامی اسکالرز کے ساتھ ساتھ دیگر کالجز اور یونیورسٹیز کے اسکالرز بھی حصہ لیں گے۔ سیمینار کے علاوہ اس کے علاوہ میرٹھ، مظفر نگر، کھتولی، دیوبند، بلند شہر، سیانا اور سہارنپور کے مختلف اسکول وکالجز میں سرسید کوئز اور سرسید لیکچر سیریز کا بھی اہتمام کیا جائے گا۔ ساتھ ہی شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی میں، غزل سرائی مقابلہ اور مقابلۂ بیت بازی کا انعقاد بھی کیا جائے گا۔ جشن سر سید 2025ء کا آغاز 16/اکتوبر بروز جمعرات حیدر پبلک اسکول، شیام نگر، میرٹھ میں صبح 9:00/بجے سر سید لیکچر سیریز سے ہو گا۔ 17/اکتوبر بروز جمعہ اسماعیل انٹر کالج، پرانی تحصیل، میرٹھ سرسید لیکچر اور سرسید کوئز کا اہتمام کیا جائے گا اور شام 3:00/بجے سے شعبۂ اردو کے پریم چند سیمینار ہال میں وی کمٹ سوسائٹی، میرٹھ کے اشتراک سے بیت بازی کا انعقاد کیا جائے گا اور 18/اکتوبر بروز ہفتہ صبح 10:00/بجے سے ریسرچ اسکالر سیمینار اور دو پہر بعد غزل سرائی اور شام چار بجے اختتامی اجلاس منعقد ہو گا۔ میٹنگ میں ڈاکٹر پروین، ڈاکٹر اشرف رضوی، سرور بیگ، حاجی نور عالم، قاضی زین السالکین، رما نہرو، اتل سکسینہ بدر معراج، فیض محمود، محمد رضوان، اشتیاق رانا، فرزانہ عاصم سبزواری، محمد دانش، حاجی سلیم سیفی۔

اتر پردیش میں سرمایہ کاری کی بے پناہ صلاحیت ہے

پی ایم مودی کے دوراندیشی کے ساتھ، ہندوستان ایک ترقی یافتہ ملک بننے کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے: راکیش سچان

لکھنؤ: 26 ستمبر۔ اتر پردیش میں سرمایہ کاری کی بے پناہ صلاحیت ہے، اور ریاستی حکومت سرمایہ کاروں کو ہر ممکن تعاون فراہم کرے گی۔" راکیش سچان، اتر پردیش کے وزیر برائے مائیکرو، سمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز (DSMEs)، کھادی، ہینڈلوم اور ٹیکسٹائل نے کہا۔ انہوں نے یہ ریمارکس جمعہ کو ٹریڈ انٹرنیشنل شو یو پی کے دوسرے دن منعقدہ انڈیا-روس بزنس ڈائیلاگ سے خطاب کرتے ہوئے کہے۔ روسی حکام اور کاروباری رہنماؤں کا خیر مقدم کرتے ہوئے وزیر راکیش سچان نے کہا کہ یہ تقریب دونوں ممالک کے درمیان کاروباری تعلقات کو نئی بلندیوں تک لے جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی دوراندیش قیادت میں ہندوستان تیزی سے ترقی یافتہ ملک بننے کی طرف بڑھ رہا ہے، جب کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں اتر پردیش مسلسل ترقی کے نئے ریکارڈ قائم کر رہا ہے۔ تعاون سے لے کر آج کی شراکت تک راکیش سچان نے کہا کہ ہندوستان کی صنعت کاری کی حمایت کرنے کے دنوں سے لے کر آج کی اسٹریٹجک شراکت داری تک، ہمارے تعاون میں دفاع، توانائی، خلائی اور اب مختلف شعبوں کو شامل کرنے کے لیے ترقی ہوئی ہے۔ حالیہ برسوں میں یہ شراکت داری مزید گہری ہوئی ہے اور دونوں ممالک کے درمیان تجارت نئی بلندیوں پر پہنچی ہے۔ ہندوستان نے 2025 تک روس کے ساتھ اپنی تجارت کو 30 بلین امریکی ڈالر تک بڑھانے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ سچان نے یقین ظاہر کیا کہ یہ ہدف حاصل کر لیا جائے گا۔ دادوم یوپی کی طاقت وزیر نے کہا کہ یوپی انٹرنیشنل ٹریڈ شو کی افتتاحی تقریب میں وزیر اعظم مودی نے خاص طور پر ڈی ڈی اے ایم سیکٹر کی طاقت پر زور دیا تھا۔ اتر پردیش میں ملک میں سب سے زیادہ ڈی ڈی اے ایم یونٹ ہیں، جن کی تعداد 9 ملین ہے، جو ریاست کی آبادی کا تقریباً 15 فیصد کام کرتی ہے۔ ایک ضلع، ایک پروڈکٹ ٪ اسکیم نے مقامی کاریگروں اور کاروباری افراد کو بین الاقوامی مارکیٹ تک رسائی فراہم کی ہے۔ سرمایہ کاروں کے لیے سنہری موقع راکیش

سچان نے کہا کہ اتر پردیش 250 ملین سے زیادہ کی آبادی کے ساتھ ایک بہت بڑا بازار ہے، جو سرمایہ کاروں کے لیے پائیدار مواقع پیش کرتا ہے۔ یہاں کی صنعتیں پیداوار اور کھپت دونوں سطحوں پر مضبوط ہیں۔ انہوں نے روس پر زور دیا کہ وہ اپنی جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے ریاست کی صنعتی ترقی کی حمایت کرے۔ تجارتی نمائش صرف میلے نہیں ہیں۔ وزیر راکیش سچان نے کہا، "یوپی انٹرنیشنل ٹریڈ شو صرف ایک میلہ نہیں ہے، بلکہ ملک اور ریاست کی ترقی کو نئے افق سے جوڑنے کی پہل ہے۔" انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ اس تقریب سے ہندوستان اور روس کے تجارتی تعلقات مزید مضبوط ہوں گے اور سرمایہ کاری اور روزگار کے نئے مواقع کھلیں گے۔ تجارتی بات چیت ہندوستان اور روس کے تعلقات کے لیے سنگ میل ثابت ہوگی۔ یوپی انٹرنیشنل ٹریڈ شو میں ہندوستان-روس بزنس ڈائیلاگ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو بلند کرنے میں سنگ میل ثابت ہوگا۔ مکالمے کا افتتاح اتر پردیش حکومت کے ایڈیشنل چیف سکریٹری آلوک کمار نے کیا۔ اس موقع پر ایمیزون پرائم ویڈیو پر مبنی ایک مختصر فلم بھی دکھائی گئی۔ پروگرام کی نظامت روس کے اکنامک ڈیپارٹمنٹ کی ڈپٹی ہیڈ زلاٹا اگنیشیوا نے کی اور خطبہ استقبالیہ ڈاکٹر ایوگینی ژانچینکو، ڈپٹی ٹریڈ کمشنر نے دیا۔ ڈائیلاگ سے خطاب کرتے ہوئے، پیراماؤنٹ کمیونیکیشنز کے ایم ڈی سندیپ اگروال نے کہا کہ ہندوستان اور روس قابل اعتماد شراکت دار ہیں۔ ہندوستان تیزی سے اقتصادی سپر پاور بن رہا ہے، اور دونوں ممالک کے درمیان پاور، ٹیلی کام، توانائی اور دفاع سے لے کر مضبوط کاروباری تعلقات ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستانی صنعت سرمایہ کاری مؤثر اور قابل اعتماد ہے، اور دوا سازی کے شعبے میں تعاون کے ذریعے نئی کامیابیاں حاصل کی جا سکتی ہیں۔

کاروباری تعلقات مزید مضبوط ہوں گے۔ روس کے نمائندے زلاٹا اگنیشیوا نے کہا کہ مستقبل میں ہمارے تجارتی تعلقات مزید مضبوط ہوں گے۔ دریں اثنا، ڈاکٹر اجے سہائے نے کہا کہ ہندوستان اور روس کے تعلقات صرف تجارت تک محدود نہیں ہیں، بلکہ مارکیٹ تک رسائی، جہاز رانی کے راستوں اور انشورنس جیسے شعبوں میں بھی چیلنجز اور مواقع موجود ہیں۔ پی ایچ ڈی چیمبر آف کامرس کے وشال ڈھینگرا نے ایم ایس ایم ای سیکٹر میں تعاون کی امید ظاہر کی۔ دریں اثنا، تنظیم کے عہدیدار ووِیک اگروال نے کہا کہ یوپی انٹرنیشنل ٹریڈ شو ہندوستان اور روس تعلقات کے لحاظ سے ایک بہت اہم تقریب ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اتر پردیش اب ایک بہترین ریاست بن گیا ہے اور یہاں سرمایہ کاری کے بے پناہ امکانات ہیں۔

یوپی انٹرنیشنل ٹریڈ شو-2025 میں نوجوانوں کا جوش دیدنی

تمام اسٹالوں پر نوجوانوں کی جانب سے 2000 سے زائد کاروباری پوچھ گچھ کی گئی

لکھنؤ: 26 ستمبر۔ یوپی انٹرنیشنل ٹریڈ شو (UPI-2025) میں منعقدہ سی ایم یوتھ کنکلیو کے دوسرے دن نوجوانوں کی ایک بڑی بھیڑ دیکھی گئی۔ ہزاروں طلباء نے اسٹالز کا دورہ کیا اور نئے کاروباری آئیڈیاز اور اختراعی منصوبوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ 2000 سے زیادہ کاروباری پوچھ گچھ این سی آر کے تقریباً 1500 نوجوانوں نے نمائش کا دورہ کیا جن میں فیروز آباد، غازی آباد، میرٹھ، آگرہ، گوتم بدھ نگر، مین پوری اور متھرا کے 700 سے زائد طلباء شامل ہیں۔ تمام سٹالز پر نوجوانوں کی جانب سے 2000 سے زائد کاروباری پوچھ گچھ کی گئی۔ اوشین انٹرپرائزز کے کارپوریٹ گفٹنگ اسٹال نے خاص طور پر 125 سے زائد نوجوانوں کی دلچسپی کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ Prosper Group، Grip International، QTM، اور Koshish Sustainable Solutions کے مشینری سپلائی کرنے والے اسٹالز پر بھی زبردست ٹرن آؤٹ دیکھنے میں آیا۔ اسٹارٹ اپس اور فوڈ برانڈز کی کشش کانکلیو کے دوران 20 سے زیادہ B2B میٹنگز ہوئیں۔ ڈاکٹر گیراج، مسٹر سینڈوچ، دھوبیلائٹ، پیراملٹری کینٹین، اور اموِل انڈیا جیسے اسٹارٹ اپس اور برانڈز نے طلباء کے سامنے اپنے کاروباری ماڈل پیش کیے۔ مضامین کے ماہرین نے نوجوانوں کی رہنمائی کرتے ہوئے انٹرپرینیورشپ اور اسٹارٹ اپ کی تشکیل کے بارے میں بھی تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ یوگی حکومت کی پہل سے اعتماد میں اضافہ ہوا ہے۔ سی ایم یوتھ کنکلیو نے واضح کیا کہ یوگی حکومت کی پالیسیاں اور پلیٹ فارم جیسے این سی ای آر ٹی-2025 نہ صرف سرمایہ کاروں کو راغب کر رہے ہیں بلکہ ریاست کے نوجوانوں کے لیے نئے روزگار اور کاروباری مواقع بھی فراہم کر رہے ہیں۔ یہ تقریب ریاست میں ایک مضبوط اسٹارٹ اپ ماحولیاتی نظام اور خود انحصار اتر پردیش کی جانب ایک مضبوط قدم ثابت ہو رہی ہے۔

دیدی کی مصنوعات: عالمی سطح پر پہچان مل رہی ہے: کیشو پرساد موریہ

لکھنؤ: 26 ستمبر۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ کی ہدایات کے مطابق، اتر پردیش کا قومی دیہی روزی روٹی مشن گریٹر نوئیڈا کے انڈیا ایکسپو سینٹر اور مارٹ میں منعقد ہونے والے بین الاقوامی تجارتی شو میں حصہ لے رہا ہے۔ دیہی روزی روٹی مشن کے تحت تمام 75 اضلاع میں بنائے گئے گروپس حصہ لے رہے ہیں۔ تجارتی شو میں ان گروپوں کی تیار کردہ مصنوعات کی نمائش اور مارکیٹنگ کی جا رہی ہے۔ مشن کے اسٹالز بڑی تعداد میں لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر رہے ہیں۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ تجارتی شو میں حصہ لینے والی خواتین کے گروپوں کو اپنی مصنوعات کی مارکیٹنگ کرنے کا ایک قیمتی موقع ملا ہے، جس سے ان کے لیے اچھی مارکیٹ تلاش کرنے کے امکانات بڑھ گئے ہیں۔ ڈپٹی چیف منسٹر نے کہا کہ اس سے خواتین کی مصنوعات کی تجارت اور صلاحیت کو عالمی سطح پر پہچان مل رہی ہے۔ اتر پردیش میں سیلف ہیلپ گروپوں کی خواتین کی صلاحیتوں کو ملک اور دنیا کے سامنے دکھایا جا رہا ہے۔ یوپی انٹرنیشنل ٹریڈ شو 2025 ایکسپو مارٹ کے مہمانوں نے جوش و خروش سے اتر پردیش ریاستی دیہی روزی روٹی مشن کے تحت مختلف اسکیموں کے بارے میں معلومات حاصل کیں، جیسے کہ گروپ بنانے کا عمل، گھر لے جانے والا راشن، بی سی سکھی، ودیوت سکھی، اور بالکنی، اور اس مشن میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر کی۔ گروپوں کی تیار کردہ مصنوعات، جیسے مصالحے، جام، اچار، ملبوسات اور زری زردوزی بھی بڑی مقدار میں خریدی گئیں۔ یوپی انٹرنیشنل ٹریڈ شو کے تیسرے ایڈیشن میں، تمام 75 اضلاع سے اتر پردیش نیشنل رورل لائیولی ہڈس مشن کے ذریعہ منتخب کردہ 75 سیلف ہیلپ گروپس اپنی مصنوعات کی فروخت اور نمائش کر رہے ہیں، جن میں جوٹ کی اشیاء، زری ساڑھیاں، زیورات، چکنکاری ساڑیاں، سوٹ، اسنیکس، ٹیراکوٹا آئٹمز، چمڑے کی مصنوعات، ماریڈا گڈ میں شامل ہیں۔ مشن ڈائرکٹر دیپا رنجن نے کہا کہ یہ تجارتی شو ریاستی دیہی روزی روٹی مشن کے تحت تشکیل دیے گئے سیلف ہیلپ گروپس کی خواتین کے لیے ایک بہترین موقع ہے کہ وہ اپنی مصنوعات فروخت کر سکیں، جس سے انھیں خاطر خواہ منافع حاصل ہو سکے۔ 3 بجے تک آج، ان سٹالز کے ذریعے تقریباً 2.26 لاکھ روپے کا سامان فروخت کیا گیا ہے، جس کی فروخت روزانہ جاری رہنے کی توقع ہے۔ مزید برآں، ریاست بھر سے خواتین مزیدار ہاتھ سے تیار کردہ پکوان اور روایتی کھانے کی مصنوعات کے ساتھ اتر پردیش انٹرنیشنل ٹریڈ شو میں پہنچی ہیں۔ یہ صرف کھانے پینے کی اشیاء نہیں ہیں بلکہ ان کی محنت، خود انحصاری اور خوابوں کی عکاس ہیں۔ تجارتی نمائش میں آنے والے خریدار ان خواتین کو معاشی طاقت اور ان کے خاندانوں کو نئی روشنی فراہم کرتے ہیں۔ ایکسپو مارٹ کا دورہ کریں، ان کی حوصلہ افزائی کریں، اور اس ووکل فار لوکل اقدام کو آگے بڑھائیں۔ مسز دیپا رنجن نے اپیل کی ہے کہ براہ کرم منسلک QR کوڈ کو اسکین کریں اور جلد از جلد ہمارے دفتر کے آفیشل انسٹاگرام اکاؤنٹ کو فالو کریں۔ یہ ہماری سرگرمیوں کی رسائی کو بڑھانے اور اپنے پروگراموں کو زیادہ مؤثر طریقے سے فروغ دینے میں ہماری مدد کرے گا۔ ایڈیشنل ڈائرکٹر، ریاستی دیہی روزی روٹی مشن مسٹر جیناتھ یادو نے بتایا کہ مشن کے پریرنا کیفے کے 10 اسٹال یہاں لگائے گئے ہیں، جہاں گروپ کی خواتین روایتی پکوان تیار کر کے پیش کر رہی ہیں، جنہیں مقامی باشندوں اور مہمانوں نے سراہا ہے۔

ایرا کالج آف فارمیسی میں قومی فارماکوویجیلنس ہفتے کا انعقاد

لکھنؤ، ستمبر 2025: ایرا یونیورسٹی کے تحت ایرا کالج آف فارمیسی میں پانچواں قومی فارماکوویجیلنس ہفتہ نہایت جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔ اس برس کا موضوع تھا: "آپ کی حفاظت، بس ایک کلک کی دوری پر: رپورٹ کریں PvPI کو۔" تقریب کا افتتاح پروفیسر (ڈاکٹر) محمد آصف، پرنسپل ایرا کالج آف فارمیسی، کے دستِ مبارک سے ہوا۔ اس موقع پر ڈاکٹر موہنی چورسیا اور ڈاکٹر راج کمار تیواری بھی خصوصی طور پر موجود تھے۔ ڈاکٹر موہنی چورسیا نے معزز مہمان کا پودا پیش کر کے خیر مقدم کیا۔ اپنے استقبالیہ خطاب میں پروفیسر (ڈاکٹر) محمد آصف نے طلبہ کو فارماکوویجیلنس کی اہمیت سے روشناس کرایا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ دواؤں کے مضر اثرات کی بروقت نشاندہی اور رپورٹنگ مریضوں کی سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے نہایت ضروری ہے۔ ہفتے کے دوران متعدد علمی و آگاہی سرگرمیوں کا اہتمام کیا گیا۔ فارماکوویجیلنس پر مبنی کوئز مقابلہ منعقد ہوا جس میں بی فارمیسی اور ڈی فارمیسی کے طلبہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس مقابلے میں بی فارمیسی فائنل ایئر کی ٹیم فاتح قرار پائی۔ اسی طرح بی فارمیسی کے اوّل اور سوم سال کے طلبہ نے ایک مؤثر نکڑ ناٹک پیش کیا جس میں عوام کو دواؤں کے مضر اثرات، ادویہ کے محفوظ استعمال اور PvPI کو رپورٹنگ کی اہمیت سے آگاہ کیا گیا۔ تقریب کا اختتام ڈاکٹر آلوک شیو مورتی ترپاٹھی کے شکریہ کے کلمات پر ہوا۔ انہوں نے اس کامیاب انعقاد پر اساتذہ اور طلبہ کی کاوشوں کو سراہا اور کہا کہ ایسے پروگرام نہ صرف طلبہ میں علمی فہم و ادراک کو بڑھاتے ہیں بلکہ انہیں سماجی ذمہ داری کا احساس بھی دلاتے ہیں۔ یہ ہفتہ بھر کا انعقاد بلاشبہ طلبہ میں فارماکوویجیلنس کے شعور کو اجاگر کرنے اور انہیں "محفوظ ادویہ کے استعمال" کی تحریک میں سرگرم شمولیت پر آمادہ کرنے میں کامیاب رہا۔

سمبھو ابھیان کے ذریعے غذائی قلت پر نرتیہ کی جیت

لکھنؤ: 26 ستمبر۔ سمبھو ابھیان کے دوران، گورکھپور ضلع میں غذائیت کے فروغ کے میدان میں کامیابی کی کئی کہانیاں سامنے آئیں۔ ایسی ہی ایک کہانی گورکھپور کے بلاک جنگل کاؤڈیا کی ہے۔ چائلڈ ڈیولپمنٹ سروسز اینڈ نیوٹریشن کی ڈائرکٹر مسز سرنیت کور بروکا نے اطلاع دی کہ گورکھپور ضلع کے گرام پنچایت چیوٹھان کے آنگن واڑی سنٹر میں ورکر مسز گیتا یادو نے ایس اے ایم زمرے میں نتیا نامی لڑکی کی شناخت کی۔ نیتا کی تاریخ پیدائش 29 نومبر 2023 تھی۔ اس کا وزن اس کے قد کے لحاظ سے بہت کم تھا۔ خاندان کی مالی حالت خراب تھی، اور والدین کو مناسب غذائیت کے بارے میں محدود معلومات تھیں۔ آنگن واڑی کارکن نے بچے کو SAM زمرے میں رجسٹر کیا اور باقاعدہ نگرانی شروع کی۔ سمبھو ابھیان کے دوران اگست 2024 میں بچے کا قد 74 سینٹی میٹر اور وزن 3.6 کلوگرام تھا۔ آنگن واڑی ورکر نے بچے کی ماں کو بار بار سمجھایا کہ بچہ بہت کمزور ہے اور اسے اس کی غذائیت پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے، لیکن خاندان کی خراب مالی حالت اور کم تعلیم کی وجہ سے خاندان نے بچے کو مناسب غذائیت اور دیکھ بھال فراہم کرنے سے معذوری ظاہر کی۔ بچے کا والد گاؤں سے باہر مزدوری کرتا ہے۔ آنگن واڑی ورکر گیتا نے فیلڈ وزٹ کے دوران چائلڈ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ آفیسر، مسز ریچا پانڈے کے ساتھ اپنے خدشات کا اظہار کیا۔ چائلڈ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ آفیسر نے بچے کے گھر کا دورہ کیا اور اس کی ماں کو صفائی اور بچے کی غذائیت پر توجہ دینے کا مشورہ دیا۔ اس نے آنگن واڑی ورکر کو یہ بھی ہدایت کی کہ وہ ہر 15 دن بعد بچے کے گھر جا کر غذائیت سے متعلق مشاورت اور معلومات فراہم کریں۔ جب چائلڈ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ آفیسر نے پہلی بار 2 ستمبر 2025 کو بچے کے گھر کا دورہ کیا تو بچہ 76 سینٹی میٹر لمبا اور وزن 5.6 کلوگرام تھا۔ بچہ SAM کے زمرے میں آتا ہے۔ مسز ریچا نے بچے کو ایک غذائیت کا پیکٹ فراہم کیا جس میں مونگ پھلی، چنے، گڑ، سویابین، سبزیاں اور پھل شامل تھے۔ 10 ستمبر کو، بچے کو دوسرے چیک اپ کے لیے اے این ایم لے جایا گیا اور پھر ای-کاوچ پر رجسٹر کیا گیا۔ 10 ستمبر کو نتیا کو ای-کاوچ پر رجسٹر کیا گیا اور اسے کمیونٹی پر مبنی SAM مینجمنٹ کے لیے چھ قسم کی دوائیں فراہم کی گئیں۔ آنگن واڑی ورکر نے غذائیت سے متعلق مشاورت فراہم کرنے کے لیے گھر کا باقاعدہ دورہ بھی کیا اور ماں کو بار بار مشورہ دیا کہ وہ بچے پر زیادہ توجہ دیں۔ آنگن واڑی ورکر نے مشورہ دیا کہ جب بھی بچے کو دودھ پلایا جائے تو اس بات کو یقینی بنائیں کہ اس میں تیل یا گھی، کوئی موسمی پھل اور انڈے یا دودھ شامل ہو۔ چائلڈ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ آفیسر نے 18 ستمبر کو دوبارہ نتیا کے گھر کا دورہ کیا تاکہ اس کی نشوونما کی نگرانی کی جا سکے۔ اس دن نیتا کا قد 76 سینٹی میٹر اور وزن 6.800 کلوگرام تھا۔ آج بھی چائلڈ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ آفیسر نے بچے کی ماں کو نیوٹریشن کٹ فراہم کر کے مدد کی۔ نیتا کا وزن بتدریج بہتر ہو رہا ہے، لیکن وہ SAM کیٹیگری میں برقرار ہے۔ آنگن واڑی ورکر نے کمیونٹی مینجمنٹ کے لیے تجویز کردہ تمام ادویات پر بھی عمل کیا ہے۔

زبانیں قوموں اور تہذیبوں کو جوڑنے کا مؤثر وسیلہ ہیں: پروفیسر اجے تنیجا

شعبۂ انگریزی میں "یورپی زبان کا دن" کے موقع پر پروگرام کا انعقاد

لکھنؤ، 26 ستمبر: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ انگریزی و جدید یورپی و ایشیائی زبانوں کے زیرِ اہتمام آج "یوروپی زبان کا دن" کے موقع پر یونیورسٹی کی چانسلر اور اتر پردیش کی گورنر کے دفتر کی ہدایات کے مطابق "زبان اور اتحاد اقوام عالم" کے موضوع پر یوم تاسیس کی مناسبت ایک پروگرام انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے اپنی صدارتی تقریر میں اس اہم موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ زبانیں محض اظہارِ خیال کا ذریعہ نہیں بلکہ یہ تہذیبوں کے ملاپ اور دلوں کو جوڑنے کا سب سے مؤثر وسیلہ ہیں۔ دنیا کی مختلف قومیں، ثقافتیں اور معاشرتیں اگر ایک دوسرے کو سمجھنے اور قریب آنے میں کامیاب ہوئی ہیں تو اس میں سب سے بڑا کردار زبانوں کا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اقوامِ متحدہ ہو یا کوئی اور عالمی پلیٹ فارم، زبانوں کے بغیر عالمی اتحاد اور امن قائم نہیں ہو سکتا۔" انہوں نے مزید کہا کہ "خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی اپنے قیام ہی سے زبانوں کے فروغ اور بین الثقافتی ہم آہنگی کے لیے کوشاں ہے۔ ہم نہ صرف یورپی بلکہ ایشیائی اور دیگر عالمی زبانوں کی تدریس و تحقیق کے ذریعے طلبہ کو عالمی برادری کا حصہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آنے والے دنوں میں یونیورسٹی ایسے اقدامات کرے گی جن سے طلبہ عالمی سطح پر اپنی پہچان بنا سکیں اور کثیر لسانی تربیت کے ذریعے دنیا میں امن، اتحاد اور ترقی کے سفیر بن سکیں۔ شعبۂ انگریزی کی صدر پروفیسر تنویر خدیجہ نے کہا کہ ہمارے شعبے کی یہ ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ طلبہ زبان سیکھنے کے ساتھ ساتھ مختلف ثقافتوں اور تمدنی اقدار کو بھی سمجھیں۔ اس طرح وہ نہ صرف ایک بہتر پروفیشنل بن سکتے ہیں بلکہ عالمی سطح پر امن، بھائی چارے اور ترقی کے علمبردار بھی ثابت ہو سکتے ہیں۔ زبانوں کی تعلیم طلبہ میں برداشت، مکالمے اور احترامِ آدمیت کا شعور پیدا کرتی ہے، جو آج کے دور کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ پروفیسر تنویر خدیجہ نے اس بات پر زور دیا کہ یونیورسٹی کی یہ پہچان ہونی چاہیے کہ یہ صرف زبانوں کی تعلیم دینے والا ادارہ نہیں بلکہ عالمی ہم آہنگی، یکجہتی اور امن کا پیغامبر ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے فارغ التحصیل طلبہ مختلف زبانوں اور ثقافتوں کے سفیر بن کر دنیا کو ایک بہتر اور متحد جگہ بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ اس موقع پر ڈاکٹر ہارون رشید نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ یورپی زبان کا دن صرف لسانی جشن نہیں بلکہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ زبانیں دنیا کو قریب لانے کا سب سے مضبوط وسیلہ ہیں۔ زبان کے ذریعے نہ صرف خیالات اور جذبات منتقل ہوتے ہیں بلکہ مختلف قومیں ایک دوسرے کی تہذیب، تاریخ اور اقدار کو بھی بہتر طور پر سمجھ پاتی ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کی یہ کوششیں قابلِ تحسین ہیں کہ وہ کثیر لسانی تعلیم کو فروغ دے کر طلبہ کو ایک عالمی شہری بنانے کی سمت میں عملی اقدامات کر رہی ہے۔ آج کے دور میں جب غلط فہمیوں اور بداعتمادی کی بنیاد پر فاصلے بڑھتے جا رہے ہیں، وہاں زبان اور ثقافت کا مطالعہ امن و محبت کی فضا قائم کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ یہ خصوصی تقریب دن بھر جاری رہی جس میں طلبہ کے لیے کئی علمی و ثقافتی سرگرمیاں شامل رہیں۔ سب سے اہم" ٹاک شو تھا جس میں طلبہ کو وائس چانسلر سے براہِ راست گفتگو کا موقع ملا۔ اس پروگرام میں ڈاکٹر شپرا سنگھ، ڈاکٹر یوسف ایاز، صدف فاطمہ کے علاوہ دیگر اساتذہ اور کثیر تعداد میں طلبہ نے شرکت کی۔

ثقافتی پروگرام طلبہ کے پوشیدہ جوہروں کو نکھارتے ہیں: ڈاکٹر منور حسین

لینگویج یونیورسٹی میں ڈرامہ کلب کے زیر اہتمام مختلف ثقافتی پروگرام کا انعقاد

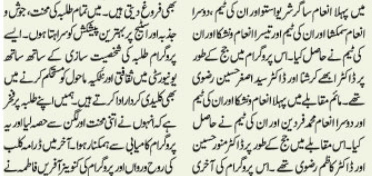

لکھنؤ، 26 ستمبر 2025: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں ڈرامہ کلب کے زیر اہتمام یوم تاسیس کے موقع پر وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی سرپرستی اور رہنمائی میں ایک شاندار ثقافتی و ادبی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں طلبہ نے اپنی بھرپور شرکت کے ذریعے نہ صرف اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا بلکہ فنون لطیفہ کے مختلف پہلوؤں کو بھی اجاگر کیا۔ ڈرامہ کلب کے تحت ایڈ میڈ، مائم اور نکڑ ناٹک جیسے نمایاں اور دلچسپ پروگرام منعقد کیے گئے۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے اساتذہ، طلبہ و طالبات اور معزز مہمان بڑی تعداد میں موجود تھے جنھوں نے پروگرام کو خوب سراہا۔ ڈاکٹر منور حسین نے اپنے خطاب میں کہا کہ اس طرح کے پروگرام نہ صرف طلبہ کو اپنی پوشیدہ صلاحیتیں اجاگر کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں بلکہ یہ ان کی شخصیت سازی، خوداعتمادی میں اضافہ، ٹیم ورک، قیادت کی صلاحیت اور فنِ مکالمہ کو بھی نکھارتے ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ ڈرامہ اور تھیٹر محض تفریح کا ذریعہ نہیں بلکہ یہ معاشرے کی عکاسی کرتا ہے اور طلبہ کو اپنی تخلیقی سوچ اور مثبت طرزِ فکر کے اظہار کا پلیٹ فارم دیتا ہے۔ پروفیسر شالنی نے بھی پروگرام میں حصہ لینے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ یہ پروگرام طلبہ کے تخلیقی ذہن اور فنکارانہ صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کا بہترین موقع فراہم کرتے ہیں۔ ایسے مواقع طلبہ کو نہ صرف اسٹیج پر اعتماد سکھاتے ہیں بلکہ انہیں سماجی رویوں اور مشترکہ کام کرنے کی مہارت بھی سکھاتے ہیں۔ ہمیں اپنے طلبہ پر فخر ہے کہ انھوں نے اس پروگرام میں جوش و خروش اور محنت کے ساتھ حصہ لیا۔ ایڈ میڈ مقابلے میں پہلا انعام ساگر شریواستو اور ان کی ٹیم، دوسرا انعام سمکشا اور ان کی ٹیم اور تیسرا انعام ونشکا اور ان کی ٹیم نے حاصل کیا۔ اس پروگرام میں جج کے طور پر ڈاکٹر ابھے کرشنا اور ڈاکٹر سید اصغر حسین رضوی تھے۔ مائم مقابلے میں پہلا انعام ونشکا اور ان کی ٹیم اور دوسرا انعام محمد فردین اور ان کی ٹیم نے حاصل کیا۔ اس مقابلے میں جج کے طور پر ڈاکٹر منور حسین اور ڈاکٹر کاظم رضوی تھے۔ اس پروگرام کی آخری کڑی نکڑ ناٹک مقابلہ تھا جس میں پہلا انعام محمد ایان اور ان کی ٹیم دوسرا انعام محمد آصف اور ان کی ٹیم اور تیسرا انعام عامر اور ان کی ٹیم نے حاصل کیا۔ اس اہم مقابلے کے جج ڈاکٹر عباس رضا حیدری، ڈاکٹر شوبتا اگروال اور ڈاکٹر ظفر النقی تھے۔ ان سبھی پروگراموں کے اختتام پر ڈاکٹر موسیٰ رضا نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ تقریبات نہ صرف طلبہ کی تخلیقی صلاحیتوں کو ابھارتی ہیں بلکہ ان کے اندر خوداعتمادی، تعاون، نظم وضبط اور قیادت کے جذبات کو بھی فروغ دیتی ہیں۔ میں تمام طلبہ کی محنت، جوش و جذبہ اور اسٹیج پر بہترین پیشکش کو سراہتا ہوں۔ ایسے پروگرام طلبہ کی شخصیت سازی کے ساتھ ساتھ یونیورسٹی میں ثقافتی اور علمی ماحول کو مستحکم کرنے میں بھی کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ ہمیں اپنے طلبہ پر فخر ہے کہ انھوں نے اتنی محنت اور لگن سے حصہ لیا اور یہ پروگرام کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ آخر میں ڈرامہ کلب کی روح رواں اور پروگرام کی کنوینر آفریں فاطمہ نے سبھی کا شکریہ ادا کیا۔ اس پروگرام کے انعقاد میں ڈاکٹر موسیٰ رضا، ڈاکٹر ضیا جعفری اور جشدیپ سنگھ نے اہم کردار ادا کیا۔

چائلڈ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ آفیسر محترمہ رچنا پانڈے کی پہل

چائلڈ ڈویلپمنٹ پروجیکٹ آفیسر نے ذاتی طور پر بچے کے گھر کا دورہ کیا اور بچے میں غذائیت کا پیکٹ تقسیم کرنا شروع کیا۔ اس نے بچے کی والدہ کو سمجھایا کہ گھر میں سادہ اور مقامی خوراک جیسے دالیں، ہری سبزیاں، انڈے اور دودھ دستیاب ہیں اور بچے کے لیے غذائیت سے بھرپور خوراک تیار کرنے کی ترغیب دی۔ آنگن واڑی کارکن نے باقاعدگی سے گھر کا دورہ شروع کیا اور بچے کی نشوونما کی نگرانی کی۔ 3 اگست 2025 کو انتیما کا قد 84 سینٹی میٹر اور وزن 9500 گرام تھا لیکن بچہ "مام" کیٹیگری میں رہا۔ چائلڈ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ آفیسر نے اے این ایم سے رابطہ کیا اور انتیما کو آئرن کا شربت فراہم کیا، اور آنگن واڑی ورکر باقاعدہ پیروی کر رہی ہے۔ 8 ستمبر 2025 کو فالو اپ وزٹ کے دوران، بچے کا قد 85 سینٹی میٹر اور وزن 9.800 کلوگرام تھا، جس سے بچہ نارمل ہو گیا۔ اس طرح گھر کے مسلسل تین دوروں اور مؤثر کونسلنگ کے نتیجے میں آنگن واڑی ورکر اور چائلڈ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ آفیسر نے بچے کو "مم" کے زمرے سے باہر لانے میں اہم رول ادا کیا۔ صحت اور غذائیت کے بارے میں والدین کی بیداری میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اب وہ آنگن واڑی سنٹر سے بروقت غذائیت اور مشاورت حاصل کر کے دوسری ماؤں کو ترغیب دے رہے ہیں۔ کامیابی کی یہ کہانی اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ اگر آنگن واڑی کارکنان گھر پر بروقت غذائیت سے متعلق مشاورت فراہم کرتی ہیں، خاندانوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں، اور انہیں صحت کی خدمات سے جوڑتی ہیں، تو کم وزن بچوں کو اچھی طرح سے غذائیت کا حامل بنانا ممکن ہے۔

ہارنر کالج کے سالانہ یوم کھیل کود تقریب میں نہرو ہائوس چمپیئن

لکھنؤ: 26 ستمبر۔ راجدھانی کے مہانگر وستار میں واقع ہارنر کالج کا سالانہ کھیل کود یوم تقریب کے ڈی سنگھ اسٹیڈیم میں شاندار طریقے سے کیا گیا۔ اس موقع پر مختلف کھیل مسابقہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں طلباء و طالبات نے پورے حوصلے اور کھیل کے جذبہ سے حصہ لیا۔ اس درمیان مختلف کھیل مسابقہ میں نہرو ہاوس نے شاندار مظاہرہ کیا۔ اور 387 نمبرات کے ساتھ فاتح ٹرافی اپنے نام کر لی۔ جبکہ ٹیگور ہاوس کی ٹیم 367 نمبرات کے ساتھ نائب فاتح رہی۔ وہیں مختلف کھیلوں میں بہترین مظاہرہ کرنے والے ٹیگو ہاوس کے آشیش کو سال کا بہترین کھلاڑی کا انعام دیا گیا۔ کھیل کود تقریب کا افتتاح مہمان خصوصی ایم ایل سی انجینئر اونیش کمار سنگھ اور مہمان اعزازی انیتا توڑی نے پرچم کشائی کر کھیل مشعل جلا کر کیا۔ اس موقع پر مہمانان کا استقبال ہارنر کالج کی پرنسپل ڈاکٹر مالا مہرا نے کیا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی ایم ایل سی انجینئر اونیش کمار سنگھ نے اپنے خطاب میں بچوں کے دلکش مظاہرے کی جم کر سراہنا کی۔ اس موقع پر نمتا پرساد، منجیت بترا، سواتی ورما وغیرہ موجود تھے۔